قال النبی صلعم الایمان بضع وسبعون شعبۃ

الحمد للہ

کہ رسالہ فیض مقالہ ہادی اہل ایقان راہبر اصحاب عرفان یعنی

فروع الایمان

از تالیف لطیف واقف علوم عقلی ونقلی ماہر رموز خفی وجلی عالم المعی
فاضل لوذعی نخبۃ المفسرین زبدۃ المحدثین حضرت مولانا حافظ حاجی
شاہ محمد اشرفعلی صاحب تھانوی مدظلہ العالی

حسب فرمایش

محمد ابراہیم تاجر کتب امین آباد لکھنؤ

مطبع گلشن ابراہیم لکھنؤ امین آباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ الذی ضرب مثلاً کلمۃً طیّبۃً کشجرۃٍ طیّبۃٍ اصلھا ثابتٌ و فرعھا فی السمآءِ توتی اکلھا کل حینٍ باذن ربّھا ط ویضرب اللّٰہ الامثال للناس لعلّھم یتذکّرون ٥ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہٖ وخلیلہٖ وحبیبہٖ محمّدٍ الذی جعل الایمان بضعًا وستّین شعبۃً فافضلھا قول لآ الٰہ الّا اللّٰہ وادناھا اماطۃ الاذیٰ عن الطریق والحیاء شعبۃ من الایمان متّفق علیہ ورحمۃ اللّٰہ وبرکاتہٗ علیٰ عبادہٖ العلمآء الصالحین الذین استنبطوا ھذہ الشعب من الکتاب والسنّۃ وعیّنوھا لعامّۃ الامّۃ جعلنا اللّٰہ تعالیٰ ممّن تقتحم ھذہ الشعاب وید خل تلک الابواب وارزقنا عندہٗ حسن مآبٍ ویسّر لنا فی یوم الحساب ٥

جاننا چاہیے کہ قرآن مجید کی آیت مرقومہ بالا سے مجملاً معلوم ہوتا ہے کہ ایمان مین کچھ اصول اور کچھ فروع ہین اور حدیث مذکور مین انکا عدد بھی متعین فرما دیا گیا ہے کہ ستر سے کچھ زائد ہین اور انکی تعیین و تفصیل کے پتہ تبلانے کو اسکے تین شعبے ایک ادنی ایک اعلی ایک اوسط

بھی فرما دیے گئے تاکہ علمائے مستنبطین و مستخرجین شعب باقیہ کو خود اپنی ذہن خدادادکی قوت سے نکالکر دوسرون کو تبلادین چنانچہ علمائے محدثین محققین نے قرآن و حدیث مین غور کر کے ان سب شعبون کو جمع کیا اور متعدد کتابین اس بحث مین تصنیف فرمائین جزاہم اللہ تعالی خیر الجزا۔ مدت سے میرے خیال مین تھا کہ ان سب شعبون کو اپنے ہم وطن اسلامی بھائیون کی آگاہی کیواسطے عام فہم اُردو مین لکھون تاکہ ان کو یہ تو معلوم ہو کہ جس ایمان کا ہم دعوی کیا کرتے ہین اُسکے اسقدر شعبے ہین اور غور کرین کہ ہم مین کتنی باتین ہین کتنی نہین ہین تاکہ اس سے اپنے ایمان کے نقصان و کمال کا اندازہ کرسکین اور جن اوصاف کی کمی اپنے اندر پائین انکی تحصیل و تکمیل کی کوشش کرین اور بدون تکمیل اس دعوے سے شرمائین گو اصول دین کے مان لینے سے ادنی درجہ کا ایمان میسر ہو جاتا ہے مگر وہ ایمان ایسا ہی ہے جیسا لنگڑا لنجا اندھا کانا اپاہج آدمی آدمی کہلایا جاتا ہے سب جانتے ہین کہ ایسا آدمی کس درجہ کا آدمی ہے۔ دوسری غرض ان شعبونکے تبلانے سے یہ بھی ہے کہ غیر قومون کو یہ بات معلوم ہو جاوے کہ اسلام کی تعلیم کافی و تام ہے اور اسلام اُسی کو کامل مسلمان جانتا ہے جسمین یہ سب خصال خیر و اوصاف کمال ہون ناقص مسلمانون کی حالت دیکھکر اسلام کی تعلیم کو بے وقعت نہ سمجھین کیونکہ اسلام کا کام تبلا دینا ہے نہ کہ زبردستی کسیکو ویسا ہی بنا دینا یہ قصور ہم لوگون کا ہے۔ اسلام پر کوئی الزام نہین بھائیو اسلام کے شعبے سنتے کے لئے تیار ہو جاؤ اور ہمت قوی رکھو کہ یہ سب شعبے تمکو حاصل ہو جاوین اُسوقت البتہ مومن کامل بن سکتے ہو مقدمہ یہ سب شعبے حسب تعداد محققین ستتر ہین جنمین تیس تو قلب سے متعلق ہین اور سات زبان کے ساتھ اور چالیس باقی جوارح کے ساتھ ہم تینون قسمون کو تین باب مین ذکر کرتے ہین۔ و باللہ التوفیق۔

پہلا باب

بیان مین اُن شعب ایمان کے جو قلب سے متعلق ہین وہ تیس شعبے ہین۔ ایمان لانا اللہ تعالی پر۔ یہ اعتقاد رکھنا کہ ماسوائے اللہ تعالےٰ کے حادث اور مخلوق ہے۔ ایمان لانا فرشتون پر ایمان لانا اُسکی سب کتابون پر۔ ایمان لانا پیغمبرون پر۔ ایمان لانا تقدیر پر۔ ایمان لانا قیامت کے دن پر۔ جنت کا یقین کرنا۔ دوزخ کا یقین کرنا۔ محبت رکھنا اللہ تعالی سے۔ محبت کرنا

کسی سے اللہ تعالےٰ کے واسطے اور بغض کرنا اللہ تعالےٰ کیواسطے۔ محبت رکھنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے۔ اخلاص۔ توبہ۔ خوف۔ رجاء۔ حیا۔ شکر۔ وفا کرنا عہد کا۔ صبر۔ تواضع رحمت وشفقت مخلوق پر۔ راضی ہونا قضاے الٰہی پر۔ توکل کرنا۔ ترک کرنا خود پسندی کا ترک کرنا کینہ کا۔ ترک کرنا حسد کا۔ ترک کرنا غصہ کا۔ ترک کرنا بد خواہی کا۔ ترک کرنا حب دنیا کا۔ اِن شعبون کی مختصر فضیلت اور کچھ کچھ متعلقات چند فصلون مین بیان کرتے ہین۔

فصل فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایمان یہ ہے کہ یقین لاوے تو اللہ پر اور اُس کے سب فرشتون پر اور اُس کے سب پیغمبرون پر اور اُس کی سب کتابون پر اور یوم آخرت کے دن پر اور تقدیر پر اور اُسکے خیر پر بھی اور شر پر بھی روایت کیا اُسکو بخاری وسلم نے اور مسلم کی ایک روایت مین ہے اور یقین لانا جنت پر اور دوزخ پر اور مرنے کے بعد زندہ ہونے پر اور ترمذی کی روایت مین ہے کوئی بندہ ایمان والا نہین ہو سکتا یہان تک کہ ایمان لاوے تقدیر پر اور یہان تک کہ یقین کرے کہ جو بات آنے والی ہے ہرگز ٹل نہین سکتی اور جو رہ گئی وہ پہونچ نہین سکتی۔ **ف** اللہ تعالےٰ پر ایمان لانے مین یہ سب داخل ہے اُسکی ذات پر ایمان لانا۔ اُس کے صفات پر ایمان لانا۔ اُس کو واحد جاننا۔ **تنبیہ اوّل**۔ جاننا چاہیے کہ جسطرح اللہ تعالیٰ کی ذات بیچون وبیچگون ہے اسیطرح اس کی صفات بھی بیچون وبیچگون ہین سو اللہ تعالیٰ کی صفات مین راے وقیاس سے کلام کرنا اور اُنکی کیفیات وتوجیہات معین کرنا نہایت محل خطر ہے اِس بات مین اکثر عوام کا عقیدہ بہت سلامتی پر ہے کہ مجملاً صفات الٰہی کا اعتقاد رکھتے ہین اُسکی تکییف وتفتیش کی طرف التفات بھی نہین کرتے اور سلف صالحین صحابہ وتابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کا اعتقاد بھی اسطور تھا پچھلے زمانے مین جب مبتدعین کی کثرت ہوئی۔ اور علم کلام کا شیوع ہوا اُس وقت صفات مین کلام زیادہ ہوگیا اور اکثر دعاوی واحکام مین بے احتیاطی کی نوبت آگئی مثلاً قرآن مجید مین ہے۔ الرحمٰن علی العرش استوی۔ اب اِسمین یہ تفتیش کرنا کہ استوا سے کیا مراد ہے اور اِس کی کیا تاویل ہے بیشک نہایت جرأت کی بات ہے۔ اپنی صفات کے حقائق تو پوری طور پر معلوم نہین تا بحقائق صفات چہ رسد

بس سیدھی بات یہی ہے۔ کہ مجملاً اعتقاد رکھے کہ جو کچھ ارشاد فرمایا ہے حق ہے جیسی اُسکی ذات ہے ویسا ہی استوا ہوگا۔ زیادہ تفتیش کی ضرورت ہی کیا ہے نہ ہم اسکے مکلف ہین نہ ہمسے اسکا سوال ہوگا البتہ یہ یقینی طور پر اعتقاد رکھے کہ یہ استواء ہمارے استواء کے مثل نہین ہے بقولہ تعالیٰ لیس کمثلہ شیٔ رہا یہ کہ پھر کیسا ہے اِس سے بحث نکرے اللہ تعالیٰ کے حوالہ کرے یا حدیث شریف مین آیا ہے۔ یَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالیٰ كُلَّ لَيْلَةٍ اِلَی السَّمَاءِ الدُّنْيَا اب اِس فکر مین نہ پڑے کہ نزول سے کیا مراد ہے اور یہ کسطرح ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا اِس نزول کے خبر دینے سے جو مقصود ہے کہ لوگ ذوق وشوق وحضور قلب سے اسوقت ذکر وعبادت مین مشغول ہون اِس کام مین لگنا چاہیے۔ ان فضول تحقیقات مین پڑکر حقیقت کا پتہ قیامت تک بھی لگنے کی امید نہین خواہ مخواہ اپنا وقت عزیز ضائع کرنا ہے ؎ نیست کس را از حقیقت آگہی + جملہ می میرند با دست تہی + قال اللہ تعالیٰ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَاْوِيْلِهٖ ۞ تنبیہ ثانی حضرت شارع علیہ السلام سے توحید کے دو معنی ثابت ہوئے ہین ایک لا معبود الا اللہ۔ دوسرا لا مقصود الا اللہ پہلے معنون کا ثبوت تو اظہر من الشمس ہے قَالَ اللّٰهُ تَعَالیٰ يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ط مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اَسْمَآءً سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالیٰ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَآءَ الآیہ اور تمام قرآن مجید اِس سے بھرا پڑا ہے اور یہی توحید ہے جسکے اخلال ونقصان سے کافر اور مشرک ہوجاتا ہے اور جہنم مین ہمیشہ رہنا پڑتا ہے یہ ہرگز معاف نہوگا۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالیٰ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ دوسرے معنی کا ثبوت اسطرح پر ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ریا کو شرک اصغر فرمایا ہے اور ظاہر ہے کہ ریا مین غیر اللہ معبود نہین ہوتا البتہ مقصود ضرور ہوتا ہے جب غیر اللہ کا مقصود ہونا شرک ٹھہرا تو توحید جو مقابل شرک

ہے اِس کی حقیقت یہ ٹھہرے گی کہ اللہ ہی مقصود ہو غیر اللہ بالکل مقصود نہو یہی معنی ہین لامقصود الا اللہ کے اب ہم وہ حدیث نقل کرتے ہین جسمین ریا کو شرک فرمایا گیا ہے محمود ابن لبید سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بڑی خوفناک چیز جس سے مین تمپر اندیشہ کرتا ہون شرک اصغر ہے لوگون نے عرض کیا یارسول اللہ شرک اصغر کیا چیز ہے آپ نے فرمایا ریا روایت کیا اُسکو احمد نے اور بھی بہت حدیثین اس مطلب مین وارد ہین تفسیر مظہری مین سورۂ کہف کے ختم پر جمع کی گئی ہین بوجہ اختصار بیان نہین لکھی گیئین - اِس معنے کے نہونے سے اخلاص جاتا رہتا ہے جس پر کسی قدر عقوبت کا استحقاق ہوتا ہے لیکن خلود فی النار نہوگا تیسرے معنے توحید کے اصطلاح صوفیہ مین ایک اور ہین لاموجود الا اللہ جس کو وحدت الوجود کہتے ہین اس معنے کو قرآن وحدیث سے ثابت کرنا نرا تکلف مالایعنی ہے یہی غنیمت ہے کہ اس معنے کی اسطرح تقریر کی جاوے کہ قرآن وحدیث سے خلاف نہ پڑے آج کل اِسی کی مشکل پڑ رہی ہے چونکہ مسئلہ نازک ہے اور مدار ثبوت اسکا محض ذوق اور کشف اس لیے اولاً تو اس کی تعبیر کے لیے کافی عبارت ہی ملنا دشوار ہے اور جو کچھ قلیل وکثیر تعبیر ممکن ہے اِس کے سمجھنے کے لیے علاوہ ذوق ومناسبت کشفی کے علوم عقلیہ ونقلیہ مین تبحر کی حاجت ہے - اِس زمانے مین اکثر مدعیان وحدۃ الوجود کی حالت دیکھکر سخت رنج ہوتا ہے کہ نہ اِن کو علم نہ ذوق محض زبانی طامات وشطحیات فرما دینے سے کام نہ یہ پروا ہے کہ ان ملحدانہ کلمات سے جو بے سمجھے بوجھے زبان سے نکال رہے ہین ایمان جاتا رہیگا نہ اِس کا کچھ خیال ہے کہ دوسرے عوام ہمکو محقق سمجھکر مقلدانہ اِس کا نہ صرف اعتقاد بلکہ دعوی کرنے لگین گے اِنکا ٹوٹا پھوٹا جو ایمان تھا وہ بھی رخصت ہو جاویگا نماز روزہ الگ چھوڑ کر بیٹھین گے کہ جب ہم خدا ہو گئے پھر نماز اور روزہ کسکا - حاشا وکلا وحدۃ الوجود کے ہرگز یہ معنی نہین حقیقت یہ ہے کہ وہ ایک حالت ہے جس پر گذرتی ہے وہی جانتا ہے نہ اسکو قصداً منھ سے نکالنا چاہیے نہ دوسرے کی سمجھ مین آسکتی ہے اِس حالت کے غلبہ مین یہ کیفیت ہو جاتی ہے - ۵

بسکہ در جان فگار وچشم بیدارم توئی	ہر کہ پیدا میشود از دور پندارم توئی

سمایا ہی جب سی تو آنکھون مین میری ‖ جدھر دیکھتا ہون اودھر تو ہی تو ہے

کبھی یہ حالت دائمی ہوتی ہے کبھی زائل ہو جاتی ہے۔ انشاء اللہ بشرط خیریت کسی موقع پر اس مسئلہ کی زیادہ تحقیق کیجاوے گی اُس مقام پر صرف خیرخواہانہ یہ عرض کرکے بس کرتا ہون کہ خدا کے واسطے اپنی جان پر اور امت محمدیہ پر رحم فرمایئے اور اس مسئلہ مین غلو سے بچیئے بلکہ احتیاط یہ ہے کہ بعد کشف کے بھی اسکو قطعی نہ سمجھیے کیونکہ کشف مین خصوصاً کشف الٰہیات مین بعض اوقات لغزش ہو جاتی ہے جو اصل مقصود ہے یعنی عبودیت اُس مین لگے رہیئے اور زبانی جمع خرچ کو الگ پھینکیئے ع کار کن کار بگذر از گفتار ف قدم باید اندر طریقت نہ دم کہ اصلی ندارد دمے بے قدم + تتمیم شرک کی دو قسم ہین + شرک فی العقیدہ اور شرک فی العمل شرک فی العقیدہ یہ ہے کہ غیر اللہ کو مستحق عبادت سمجھا جائے یہی شرک ہے جسکی نسبت ارشاد ہوا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَاءُ یعنی بیشک اللہ نہ بخشین گے اُسکو کہ اُنکے ساتھ شرک کیا جاوے اور بخشدین گے اس سے کم کو جس شخص کے لیے چاہین گے۔ شرک فی العمل یہی ہے کہ جو معاملہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کرنا چاہیئے وہ غیر اللہ کے ساتھ کیا جاوے اُس شرک مین اکثر عوام بالخصوص مستورات کثرت سے مبتلا ہین۔ مثلاً اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی قسم کھانا کسیکی منت ماننا۔ کسی چیز کو طبعاً مؤثر سمجھنا کسی کے روبرو سجدہ تعظیم کرنا۔ سوا بیت اللہ کسی اور چیز کا طواف کرنا۔ کسی قبر پر تقرباً کچھ چڑھانا۔ کسی سے یہ کہنا کہ اوپر خدا نیچے تم۔ اسیطرح کے اور ہزارون افعال ہین یہ افعال سخت معصیت ہین مسلمانون پر واجب ہے کہ اپنے گھرون مین اسکا پورا انسداد کرین۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ نَارًا یعنی اے ایمان والو بچاؤ اپنی جانون کو اور اپنے گھر والون کو دوزخ کی آگ سے فائدہ چونکہ فرشتون کا مرد یا عورت ہونا کسی دلیل سے ثابت نہین اس لیے نہ انکے مرد ہونے کا اعتقاد رکھے نہ عورت ہونے کا اسکو اللہ تعالیٰ کے علم کے حوالہ کرے یہی مطلب ہے اہل کلام کی اس عبارت کا لَا یُوْصَفُوْنَ بِذُکُوْرَۃٍ وَّلَا اُنُوْثَۃٍ فافہم

فائدہ چونکہ پیغمبرون کی تعداد کسی دلیل سے ثابت نہین اس لیے اعتقاد

مین کوئی عدد معین نکرے شاید کمی بیشی ہو جاوے اسیطرح کتابون کی تعداد معین نکرے
فائدہ آخرت کے دن پر ایمان لانے مین یہ سب کچھ داخل ہو گیا یقین لانا ثواب
و عذاب قبر پر یقین لانا حشر و نشر پر یقین لانا پل صراط و حوض کوثر و میزان اعمال اور تمام
واقعات قیامت پر۔ ان ابواب مین بیشمار نصوص وارد ہین **فائدہ متعلقہ**
تقدیر اسمین ہرگز کلام نہین ہو سکتا کہ بندہ کو کسی قدر اختیار ضرور حاصل ہی
یہی وجہ ہے کہ وہ اپنی بعض ناشایستہ حرکات پر طبعًا و اضطرارًا سخت نادم ہوتا ہے کہ دلکو
کسیطرح سکون نہین ہوتا رعشہ والے کو کسی نے نہ دیکھا ہوگا کہ حرکت ارتعاشی پر اسکو
ندامت ہوئی ہو اور معذرت کرتا ہو اس سے یقینًا معلوم ہوا کہ وجود اختیار کا تو بدیہی ہے
مگر اسکے ساتھ یہ بھی ظاہر ہے کہ اسکی صفت اختیار مخلوق ہے اور ہر مخلوق کا سلسلہ خالق
تک پہونچتا ہے تو ضرور اسکا اختیار کسی کے اختیار کے ماتحت ہوگا یہ مرتبہ بے اختیاری کا
نکلا پس بندہ نہ پورا مجبور رہے نہ پورا مختار یہی خلاصہ ہی مسئلہ تقدیر کا اور اسقدر سمجھ لینے مین
نہ کوئی دقت ہے نہ کوئی اشکال اور اسیقدر سمجھنے کا ہمکو حکم بھی ہے اس سے آگے نہ
ہمارے سمجھنے کے لائق تھا نہ ہم کو اسکے سمجھنے کا حکم ہوا بلکہ زیادہ تفتیش کرنے کی ممانعت آئی
کیونکہ اسکے لیے تبحر علوم عقلیہ و نقلیہ و کشف کی ضرورت ہے بلکہ اسکے ہوتے بھی حل
ہونے مین کچھ تردد سا معلوم ہوتا ہے اور عوام کے بعض شبہات کا جواب جو اس مسئلہ
سے متعلق ہین رسالہ جزاء الاعمال کے خاتمہ مین ذکر کیا گیا ہے اس کا دیکھ لینا ضروری ہے
فصل شیخین نے حضرت انس رض سے روایت کیا ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے تین چیزین ایسی ہین کہ جس شخص مین وہ پائی جاوین وہ ایمان کی حلاوت پاتا ہے
اللہ اور رسول اسکے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہون اور جس سے محبت کرے اللہ
ہی کے واسطے کرے اور کوئی وجہ نہو۔ ابوداؤد و ترمذی نے روایت کیا کہ اللہ کیواسطے محبت
اور بغض رکھنا ایمان سے ہے **ف** شاید کسیکو تعجب ہو کہ اللہ و رسول کا سب سے زیادہ
محبوب ہونا کیسے ممکن ہے اور اگر ممکن ہے تو شاید دنیا بھر مین دو ہی چار ایسے ہونگے
تو سارا جہان ایمان سے بے نصیب ہی ٹھیرا اسکا جواب محققین نے مختلف طور پر دیا ہے گو

نزدیک تو ادنی سے ادنیٰ درجہ کے مسلمان کو بفضلہ تعالیٰ یہ دولت حاصل ہے امتحان اسکا یہ ہے کہ یہ جسکے ساتھ سب سے زائد محبت رکھتا ہے مثلاً بیٹا بیوی۔ اگر یہ لوگ اس شخص کے روبرو اللہ ورسول کی شان مین کوئی سخت گستاخی کرین تو ہرگز اس شخص کو تاب نہ ہوگی جو کچھ اسکے امکان مین ہوگا انتقام لینے مین کوئی بات اُٹھا نہ رکھیگا اگر اللہ ورسول کے ساتھ اس درجہ کی محبت نہین تھی تو یہ جوش کہان سے پیدا ہوا اور اس محبوب کی محبت کیسے مضمحل و مغلوب ہوگئی پس معلوم ہوا کہ اللہ ورسول کے ساتھ اس درجہ کی محبت ہر مسلمان کو میسر ہے الحمد للہ علے ذلک رہا یہ کہ پھر نافرمانی کیون ہوجاتی ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ یہ محبت تہ دل کے اندر بیٹھی ہے اسکا استحضار اور ابھار ہر وقت نہین ہے کوئی محرک آ پہونچتا ہے تو موے سر سے ناخن پا تک اسکا نور پھیل جاتا ہے بعد زوال محرک وہ پھر اندر کو اتر جاتی ہے۔ **فائدہ** اللہ کے واسطے محبت کرنا یہ ہے کہ دنیا کی کوئی غرض نہو اور اہل ذوق یون کہتے ہین کہ ثواب بھی غرض نہو اسمین بھی تعجب نہ کیجیے روزمرہ کے برتاؤ سے یہ بات سمجھ مین آسکتی ہے آپ اپنے استاد یا پیر کے لئے کوئی بہت نفیس چیز تحفہ لیجایئے اُسوقت نہ آپ کو دنیا مطلوب ہے نہ ثواب کا خیال بلکہ محض ان بزرگون کا دل خوش کرنا مقصود ہے میرے نزدیک تو حب فی اللہ بایں معنی کچھ عجیب نہین بلکہ بکثرت واقع ہے **فائدہ** رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے مین یہ امور بھی داخل ہوگئے اعتقاد رکھنا آپکی تعظیم کا آپ پر درود شریف پڑھنا آپکے طریقہ کی پیروی کرنا۔ فرمایا اللہ تعالےٰ نے یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَلَا تَجْہَرُوْا لَہٗ بِالْقَوْلِ الآیۃ یعنی اے ایمان والو مت بلند کرو آوازین اپنی نبی اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی آواز پر اسمین تعلیم تعظیم کی ہے۔ محققین نے فرمایا کہ یہی ادب حضور کے کلام مقدس یعنے حدیث شریف کا ہے کہ اسکے درس کے وقت پست آواز سے بولنا چاہیئے اور فرمایا وَتُوَقِّرُوْہُ یعنے توقیر کرو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اور فرمایا اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا یعنی بیشک اللہ تعالیٰ اور انکے فرشتے صلوٰۃ بھیجتے ہین نبی پر اے ایمان والو صلوٰۃ بھیجو اُن پر اور سلام پڑھو

سلام پڑھنا اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے
یعنی جو کچھ تمکو دین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم (یعنی مال اور حکم) پس قبول کرو اُسکو اور
جس چیز سے روک دین پس رُک جاؤ تم اس مین آپکی اتباع کا حکم ہے اور فرمایا رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہرگز نہ کامل کرے گا کوئی شخص تم مین سے اپنے ایمان کو
یہانتک کہ اسکی نفسانی خواہش میرے حکم کے تابع ہوجاوے روایت کیا اسکو اصفہانی نے
ترغیب وترہیب مین اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لازم رکھو تم اپنے اوپر
میرے طریقہ کو اور خلفائے راشدین کے طریقہ کو پکڑ لو اُسکو دانتون سے اور بچو نئی بات سے
کیونکہ ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے روایت کیا اُسکو ترمذی نے فصل
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزین ہین کہ مسلمان کا دل انکے قبول کرنے مین
پس وپیش نہین کرتا عمل کا خالص کرنا۔ حکام کی اطاعت جماعت سے لگا رہنا روایت کیا
اسکو احمد نے اور اخلاص مین داخل ہوگیا ترک کرنا ریا و نفاق کا۔ ابن ماجہ نے شداد بن اوس
سے روایت کیا کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مجکو اس چیز کا اپنی امت پر
بڑا اندیشہ ہے وہ شریک ٹھیرانا ہے اللہ تعالےٰ کے ساتھ یاد رکھو مین یہ نہین کہتا کہ وہ
آفتاب کی پرستش کرین گے یا چاند کی یا بُت کی لیکن وہ غیر اللہ کے واسطے کچھ عمل کیا
کرین گے اور پوشیدہ خواہش نفسانی کے لیے اور اس آیت مین شرک کی تفسیر ریا کے
ساتھ کی گئی ہے وَلَا یُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖ اَحَدًا ف ریا کا شرک ہونا فصل
توحید مین کسی قدر بیان ہوچکا ہے وہان دیکھ لینا چاہیے۔ اور نفاق کہتے ہین کفر دل
مین رکھکر اسلام کے ظاہر کرنے کو ف نفاق کی دو قسمین ہین ایک نفاق اعتقادی
تفسیر مذکور اسی نفاق کی تھی اور اسی نفاق کے بارے مین یہ وعید آئی ہے اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ
فِی الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ یعنی بیشک منافق لوگ نیچے کے درجہ مین ہونگے
جہنم کی دوسری قسم نفاق عمل یعنی اعتقاد تو درست ہے مسلمانون کا سا مگر بعضے افعال ایسے
صادر ہوتے ہین جیسے منافقین کے ہوتے تھے جیسے حدیث مین عبداللہ بن عمرو رض سے
روایت ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے چار خصلتین ہین۔

جس شخص مین وہ چارون ہون وہ تو پورا خالص منافق ہوگا اور جس مین انمین سے ایک خصلت ہو اسمین نفاق کی ایک خصلت ہوگی جب تک کہ اس خصلت کو نہ چھوڑے گا جب اسکے پاس کچھ امانت رکھوائی جائے۔ خیانت کرے اور جب بات کرے جھوٹ بولے اور جب معاہدہ کرے بدعہدی کرے اور جب لڑے جھگڑے گالیان بکنے لگے۔ روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم نے اس حدیث مین نفاق سے مرادیہی نفاق عملی ہے جیسے کسی شریف زادہ کو جو دنا ت کے افعال اختیار کرے چمار کہدیتے ہین یعنی چمارون کا سا کام کرنے والا ف ریا کے آفات عظیم ہین اس سے بچنے کا بہت ہی اہتمام چاہیے مگر یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ شیطان کے اغواء اور اعمال صالحہ کے ترک کرانے کا یہ بھی ایک طریقہ ہے کہ وسوسہ ڈالتا ہے کہ اس عمل کو مت کرو یہ ریا ہو جائے گی اس صورت مین اسکو جواب دینا چاہیے کہ ریا اُس وقت ہو سکتی ہے جب ہمارا قصد یہی ہو کہ مخلوق کو دکھلاوین اور وہ خوش ہون اور ہم کو اس خیال سے حظ ہو اور جس حالت مین کہ ہم اسکو برا سمجھ رہے ہین اور دفع کرنا چاہتے ہین خواہ دفع ہو یا نہ ہو تو یہ ریا کدھر سے ہے جواب دیکر اعمال صالحہ مین مشغول ہو وساوس وخطرات کی کچھ پروا نکرے دوچار مرتبہ کیسیقدر وسوسہ آوے گا پھر شیطان جھک مار کر خود دفع ہو جاوے گا۔ حضور پیرومرشد قبلہ وکعبہ عقیدت مندان مولانا الحاج الحافظ محمد امداد اللہ دامت برکاتہم کا ارشاد ہے کہ ریا ہمیشہ ریا نہین رہتی اول ریا ہوتی ہے پھر ریا سے عادت ہو جاتی ہے اور عادت سے عبادت اور اخلاص مطلب یہ ہے کہ جو ریا بلا قصد ہو اُسکی پروا نکرے اور اس کی وجہ سے عمل کو ترک نکرے

فصل فرمایا اللہ تعالے نے وَتُوبُوا اِلَی اللّٰہِ جَمِیعًا اَیُّہَا المُؤمِنُونَ لَعَلَّکُم تُفلِحُونَ یعنی رجوع کرو اللہ کی طرف سب کے سب اے ایمان والو تاکہ تم فلاح پاؤ اور بہت حدیثین اس باب مین وارد ہین

ف توبہ کی پوری حقیقت ایک بزرگ نے نہایت مختصر الفاظ مین بیان کی ہے ھُوَ تَحَرُّقُ الحَشَا عَلَی الخَطَا یعنی دلمین سوزش پیدا ہو جانا گناہ پر حضرت ابن مسعودؓ کا ارشاد اَلنَّدَمُ تَوبَۃٌ اسکا مؤید ہے آداب توبہ کے بہت ہین مگر مختصر یون سمجھ لیجیے

کہ جب کسی بڑے آدمی کا کچھ قصور ہوجاتا ہے توکسطرح اُس سے معذرت کرتے ہین ہاتھ
جوڑتے ہین پاؤن پکڑتے پاؤن پر ٹوپی ڈال دیتے ہین خوشامد کے الفاظ کہتے
ہین رونے کا سامنھ بناتے ہین طرح طرح کے عنوانات سے معذرت کرتے ہین بھلا اللہ
تعالیٰ کے روبرو جب معذرت کرین کم ازکم ایسی حالت توضرور ہونا چاہیے ایسی توبہ
حسب وعدہ خداوندی ضرور قبول ہوتی ہے۔

فصل اصفہانی نے ترغیب مین معاذ رضہ سے روایت کیا ہے کہ ایمان والے کا دل (خوف)
بےخوف نہین ہوتا اور اس کے خوف کو کسیطرح سکون نہین ہوتا۔ ف طریقہ خوف (خوف پیدا ہونے کا طریقہ)
پیدا ہونے کا یہ ہی کہ ہر وقت یہ خیال رکھے کہ اللہ تعالیٰ میرے تمام اقوال واحوال ظاہری
وباطنی پر ہر وقت مطلع ہین اور مجھسے بازپرس کرین گے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا ہے کہ بندہ کی افضل ایمان سے یہ ہے کہ یقین رکھے کہ اللہ تعالیٰ اس کے
ساتھ ہین وہ جہان کہین بھی ہو روایت اسکو بیہقی رضہ نے شعب الایمان کے باب خوف
مین اور طبرانی نے اوسط مین فصل اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اِنَّہٗ لَا یَایْئَسُ مِنْ (رجا)
رَّوْحِ اللّٰہِ اِلَّا الْقَوْمُ الْکٰفِرُوْنَ یعنی بیشک نہین ناامید ہوتے اللہ کی رحمت
سے مگر وہ لوگ جو کافر ہین۔ اس سے معلوم ہوا کہ امید رکھنا جزو ایمان ہے اور فرمایا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے نیک گمان رکھنا اللہ تعالیٰ کے ساتھ حسن عبادت سے ہے۔ روایت
کیا اسکو ابوداؤد اور ترمذی نے ف یاد رکھنا چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ سے نیک گمان (اللہ تعالیٰ سے نیک گمان رکھنے کا عمدہ طریقہ)
اور امید رکھنے کا عمدہ طریقہ یہ ہے کہ اسکی پوری اطاعت کی کوشش کرے یہ طبعی بات
ہے کہ جسکی اطاعت کی جاتی ہے اُس سے سب طرح کی امیدین رہتی ہین اور نافرمانی
سے ضرور دل کو وحشت اور ناامیدی سی ہوجاتی ہے اور توبہ کرنے کے وقت امید رکھنے
کے معنی یہ ہین کہ اسکی وسعت رحمت پر نظر کرکے یقین کرے کہ میرا عذر ضرور قبول ہوجائیگا
مقصود شارع علیہ السلام کا امر رجاء سے بھی دو امر معلوم ہوتے ہین ایک اصلاح عمل دوسرے توبہ
آج کل اکثر لوگ گناہ مین انہماک اور توبہ مین تاخیر کرنے کے وقت بہانہ حسن ظن وامید
نیک کا لایا کرتے ہین ان لوگون نے مقصود شارع علیہ السلام کو بالکل منعکس کردیا اللہ تعالیٰ

فہم سلیم عطا فرما دین - بلکہ رحمت الٰہیہ کی وسعت دریافت کرکے تو زیادہ شرمانا چاہیے کہ
اللہ اکبر سے تصدق اپنے خدا کے جاؤن + یہ پیار آتا ہے مجکو انشا + ادھر سے ایسے گناہ
بہم + اُدھر سے وہ دمبدم عنایت + جب یہ شرم غالب ہوگی ہرگز نافرمانی نہین ہوسکتی
فصل فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حیا ایک شاخ ہے ایمانکی روایت کیا اسکو
بخاری وسلم نے ف حیا عجب چیز ہے اگر مخلوق سے حیا ہوگی ایسی حرکت کوئی نہوگی
جسکو مخلوق پسند نہ کرتی ہو اور اگر خالق سے حیا ہوگی تو اُن افعال سے بچیگا جو خالق کے
نزدیک ناپسند ہین مخلوق سے تو حیا کرنا ایک طبعی امر ہے البتہ خالق سے حیا کرنے کا طریقہ
معلوم کرنا ضرور ہے۔ سو طریقہ اُسکا یہ ہے کہ کوئی وقت تنہائی کا مقرر کرکے بیٹھکر اپنی نافرمانیان اور
اللہ تعالی کی نعمتین یاد کیا کرے چندروز مین کیفیت حیا کی قلب مین خودبخود پیدا ہوجائیگی
اور ایک شعبہ عظیم ہاتھ آجاوے گا فصل شکر کی دو قسم ہین شکر کرنا خالق کا جو منعم حقیقی ہے
فرمایا اللہ تعالی نے وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ یعنی تم میرا شکر کرو اور میری ناشکری
مت کرو دوسری قسم شکر کرنا مخلوق کا جو واسطۂ نعمت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ یعنی جس نے آدمیون کی ناشکری کی اُس نے اللہ
تعالی کا شکر نہین ادا کیا اور ابو داؤد نے حدیث روایت کی ہے کہ جس شخص کو کوئی چیز ملی
اگر اُسکو میسر ہو تب تو اُسکا عوض دے اور اگر میسر نہو تو دینے والے کی ثنا اور صفت ہی کردے پس جسنے
ثنا و صفت کردی اُس نے شکر ادا کیا اور جس نے اُسکو پوشیدہ رکھا اُس نے ناشکری کی ف
شکر کی حقیقت نعمت کی قدر دانی کرنا جب نعمت کی قدر ہوگی تو منعم کی بھی ضرور قدر ہوگی
اور جسکے ذریعہ سے وہ نعمت پہونچی ہے اسکی بھی قدر ہوگی اسطرح سے خالق اور مخلوق دونون
کا شکر ادا ہوجاوے گا اب سمجھو کہ دل مین جسکی قدر ہوتی ہے اُسکی تعظیم ومحبت بھی کرتا ہے اسکی
بات ماننے کو بھی بالاضطرار دل چاہتا ہے سو کمال شکر خالق کا یہی ہوگا کہ دل مین اُنکی تعظیم ہو
اور زبان پر ثنا و صفت جوارح سے احکام کی حتی الامکان پوری تعمیل یہی راز ہے مفہوم شکر کے
عام ہونے مین کہ قلب ولسان وجوارح تینون اسکے محل ورود ہین - دوسری بات
ضروری سمجھنے کے قابل یہ ہے کہ جب واسطہ نعمت کی شکرگذاری بھی ضروری ٹھیری ہمان سے اُستاد

وپیر وغیرہما کا حق بھی نکل آیا کہ لوگ نعمت حقیقی علم دین وعرفان ویقین کے واسطے ہین سو جتنی بڑی نعمت ہوگی اُتنا ہی واسطہ نعمت کا بھی حق ہوگا اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ اُستاد وپیر کا حق کتنا بڑا ہے۔ افسوس اس زمانے مین یہ دونو علاقے ایسے کمزور ہو گئے ہین کہ کوئی انکی وقعت ہی نہین رہی اب ہم بہت اختصار کے ساتھ دونون کے حقوق جُدا جُدا لکھے دیتے ہین آگے توفیق اللہ تعالی کیطرف سے ہے۔

حقوق اُستاد (۱) اُسکے پاس مسواک کرکے صاف کپڑے پہنکر جاوے (۲) ادب کے ساتھ پیش آوے (۳) نگاہ حرمت وتعظیم سے اُسپر نظر کرے (۴) جو بتلاوے اُسکو خوب توجہ سے سُنے (۵) اُسکو خوب یاد رکھے (۶) جو بات سمجھ مین نہ آوے اپنا قصور سمجھے (۷) اُسکے روبرو کسی اور کا قول مخالف ذکر نکرے (۸) اگر کوئی اُستاد کو بُرا کہے حتی الوسع اسکا دفعیہ کرے ورنہ وہان سے اُٹھ کھڑا ہو (۹) جب حلقہ کے قریب پہونچے سب حاضرین کو سلام کرے پھر اُستاد کو بالخصوص سلام کرے لیکن اگر وہ تقریر وغیرہ مین مشغول ہو تو اُسوقت سلام نکرے (۱۰) اُستاد کے روبرو بہت نہ ہنسے نہ بہت باتین کرے ادھر اُدھر نہ دیکھے نہ کسی اور کی طرف متوجہ ہو بالکل اُستاد کیطرف متوجہ رہے (۱۱) اُستاد کی بدخلقی کا سہار کرے (۱۲) اُسکی تندخوئی سے اُسکے پاس جانا نہ چھوڑے نہ اُسکے کمال سے بداعتقاد ہو بلکہ اُسکے اقوال اور افعال کی تاویل کرے (۱۳) جب اُستاد کسی کام مین لگا ہو یا ملول ومغموم یا بھوکا پیاسا ہو یا اونگھ رہا ہو یا اور کوئی عذر ہو جس سے تعلیم شاق ہو یا حضور قلب سے نہ ہو ایسے وقت نہ پڑھے (۱۴) حالت بُعد وغیبت مین بھی اس کے حقوق کا خیال رکھے (۱۵) گاہ گاہ تحفہ تحائف خط وکتابت سے اس کا دل خوش کرتا رہے اور بہت سے ہین مگر ذہین آدمی کے لیئے اسی قدر لکھنا کافی ہے وہ اسی سے باقی حقوق کو بھی سمجھ سکتا ہے۔

(حقوق پیر) جس قدر حقوق اُستاد کے لکھے گئے ہین یہ سب پیر کے بھی حقوق اور کچھ حقوق جو زائد ہین وہ لکھے جاتے ہین (۱) یہ اعتقاد کرے کہ میرا مطلب اسی مرشد سے حاصل ہوگا اور اگر دوسری طرف توجہ کرے گا تو مرشد کے فیض وبرکات سے محروم رہیگا (۲) ہر طرح مرشد کا مطیع ہو اور جان ومال سے اُسکی خدمت کرے کیونکہ بغیر محبت پیر کے کچھ

نہین ہوتا اور محبت کی پہچان یہی ہے (۳) مرشد جو کچھ کہے اُسکو فوراً بجا لاوے اور بغیر اجازت
اسکے فعل کی اقتدا نکرے کیونکہ بعض اوقات وہ اپنے حال اور مقام کے مناسب ایک
کام کرتا ہے کہ مرید کو اُسکو کرنا زہر قاتل ہے (۴) جو ورد و وظیفہ مرشد تعلیم کرے اُسی کو
پڑھے اور تمام وظیفے چھوڑدے خواہ اُس نے اپنی طرف سے پڑھنا شروع کیا ہو یا کسی دوسرے
نے بتایا ہو (۵) مرشد کی موجودگی مین ہمہ تن اُسی کیطرف متوجہ رہنا چاہیئے یہانتک کہ
سوائے فرض وسنت کے نماز نفل اور کوئی وظیفہ بغیر اس کی اجازت کے نہ پڑھے (۶) حتی الامکان
ایسی جگہ نہ کھڑا ہو کہ اُسکا سایہ مرشد کے سایہ پر یا اُسکے کپڑے پر پڑے (۷) اسکے
مصلے پر پیر نہ رکھے (۸) اُسکی طہارت اور وضو کی جگہ طہارت یا وضو نہ کرے (۹) مرشد
کے برتنون کو استعمال مین نہ لاوے (۱۰) اُسکے سامنے نہ کھانا کھائے نہ پانی پیئے
اور نہ وضو کرے ہان اجازت کے بعد مضائقہ نہین (۱۱) اُسکے روبرو کسی سے بات نکرے
بلکہ کسیکی طرف متوجہ بھی نہو (۱۲) جس جگہ مرشد بیٹھا ہو اُسطرف پیر نہ پھیلاوے اگرچہ سامنے
نہ ہو (۱۳) اور اُسکی طرف تھوکے بھی نہین (۱۴) جو کچھ مرشد کہے یا کرے اسپر اعتراض
نکرے کیونکہ جو کچھ وہ کرتا ہے یا کہتا ہے الہام سے کرتا اور کہتا ہے اگر کوئی بات سمجھ
مین نہ آوے تو حضرت موسیٰ اور حضرت خضر علیہما السلام کا قصہ یاد کرے (۱۵) اپنے مرشد
سے کرامت کی خواہش نکرے (۱۶) اگر کوئی شبہہ دل مین گذرے تو فوراً عرض کرے اور
اگر وہ شبہہ حل نہو تو اپنے فہم کا نقصان سمجھے اور اگر مرشد اُسکا کچھ جواب نہ دے تو جان لے
کہ مین اُس کے جواب کے لائق نہ تھا (۱۷) خواب مین جو کچھ دیکھے وہ مرشد سے عرض
کرے اور اگر اُسکی تعبیر ذہن مین آوے تو اُسے بھی عرض کردے (۱۸) بے ضرورت اور بے
اذن مرشد سے علیحدہ نہو (۱۹) مرشد کی آواز پر اپنی آواز بلند نکرے اور باآواز بلند اس سے
بات نہ کرے اور بقدر ضرورت مختصر کلام کرے اور نہایت توجہ سے جواب کا منتظر رہے
(۲۰) اور مرشد کے کلام کو دوسرون سے اُسقدر بیان کرے جسقدر لوگ سمجھ سکین
اور جس بات کو یہ سمجھے کہ لوگ نہ سمجھین گے تو اُسے بیان نکرے (۲۱) اور مرشد کے کلام
کو رد نکرے اگرچہ حق مرید ہی کی جانب ہو بلکہ یہ اعتقاد کرے کہ شیخ کی خطا میرے صواب سے بہتر ہے

(۲۲) جو کچھ اُسکا حال ہو بھلا یا برا اُسی مرشد سے عرض کرے کیونکہ مرشد طبیب قلبی ہے اطلاع کے بعد اسکی اصلاح کریگا مرشد کے کشف پر اعتماد کر کے سکوت نہ کرے (۲۳) اِسکے پاس بیٹھکر وظیفہ مین مشغول نہو اگر کچھ پڑھنا ضرور ہو اُس کے نظر سے پوشیدہ بیٹھکر پڑھے (۲۴) جو کچھ فیض باطنی اِسے پہنچے اسے مرشد کا طفیل سمجھے اگرچہ خواب مین یا مراقبہ مین دیکھے کہ دوسرے بزرگ سے پہونچا ہے تب بھی یہ جانے کہ مرشد کا کوئی لطیفہ اس بزرگ کی صورت مین ظاہر ہوا ہے (کذا فی ارشاد رحمانی) قال العارف الرومی رحمۃ اللہ علیہ

چون گزیدی پیر من تسلیم شو
ہمچو موسیٰ زیر حکم خضر رو
صبر کن در کار خضر ای بے نفاق
تا نگوید خضر رو ہذا فراق

گر ہوا ے این سفر داری دلا
دامن رہبر بگیر و پس بیا
قال العطار رحمۃ اللہ علیہ
در ارادت باش صادق ای فرید
تا بیابی گنج عرفان را کلید

دامن رہبر بگیر اے راہ جو
ہر چہ داری کن نثار راہ او
گر روی صد سال در راہ طلب
راہبر نبود چہ حاصل زان تعب

بے رفیقے ہر کہ شد در راہ عشق
عمر بگذشت و نشد آگاہ عشق
پیر خود را حاکم مطلق شناس
تا براہ فقر گردی حق شناس

ہر چہ فرماید مطیع امر باش
آنچہ میگوید سخن تو گوش باش
طوطیای دیدہ کن از خاک پاش
تا نگوید او بگو خاموش باش

تنبیہ مگر یہ سب آداب مذکورہ شیخ کامل کے ہین اسکی چند علامات تبلائے جاتے ہین جس سے طالب دھوکے سے بچا رہے (۱) خواص یعنی علما و فقرا کے نزدیک اسکی قبولیت زیادہ ہو بہ نسبت عوام کے (۲) اسکی صحبت مین یہ اثر ہو کہ توجہ الی اللہ مین زیادتی اور خیالات دنیوی مین کمی معلوم ہوتی ہو (۳) اُسکا کلام بزرگان پیشین کے کلام کے مشابہ ہو (۴) کسی کلام ہا کی جانب سے ماذون اجازت یافتہ ہو (۵) متقی ہو یعنی دلائل شرعیہ صحیحہ صریحہ کے خلاف کسی فعل پر اصرار نہو اور احیاناً لغزش ہو جانا منافی کمال نہین اور اگر بظاہر کوئی قول یا فعل مخالف شرع سرزد ہوتا ہو تو اُسکی توجیہ و تاویل موافق قواعد شرعیہ کے ممکن ہو۔ اگر ان اوصاف کا جامع کوئی شخص مل جاوے تو اسکو غنیمت سمجھے اور دل سے اُسکا غلام بنجاوے ورنہ اُس سے علیحدگی اختیار کرے خصوصاً قرآن وحدیث کے خلاف کرنیوالے سے ہرگز مجالست ومخالطت نہ کرے کہ صحبت اسکی برہم کن دین وایمان ہے قال العارف الرومی رحمۃ اللہ علیہ

ے اے بسا ابلیس آدم روے ہست + پس بہر دستی نباید داد دست + کار شیطان میکند
نامش ولی + گر ولی این ست لعنت بر ولی + قال العارف الشیرازی ے نخست
موعظت پیر این طریق این است + کہ از مصاحب ناجنس احتراز کنید + ف اسی طرح
شکر مین داخل ہی تمام اہل حقوق کے حقوق ادا کرنا باپ ماں اولاد چچا ماموں میاں بیبی
پڑوسی عام مسلمان عام بنی آدم بہائم اس مضمون مین کتاب حقیقۃ الاسلام تصنیف قاضی
ثناء اللہ صاحبؒ کافی وافی ہے فصل فرمایا اللہ تعالے نے یا ایہا الذین آمنوا
اوفوا بالعقود یعنی اے ایمان والو پورا کرو عہدون کو اور فرمایا اللہ تعالے نے
واوفوا بعہد اللہ اذا عاہدتم یعنی پورا کرو اللہ کا عہد جب تم عہد کرو اور فرمایا
واوفوا بالعہد ان العہد کان مسئولا یعنی پورا کرو عہد کو بیشک عہد پوچھا جاویگا
یعنی قیامت مین سوال ہوگا کہ پورا کیا یا نہین اور اوپر حدیث مین گذر چکا ہے کہ عہد پورا
نہ کرنا علامت نفاق کی ہے۔ تاسف افسوس ہمارے زمانہ مین عہد پورا کرنے کا
بہت ہی کم لوگون کو خیال ہے وعدہ کرکے دوسرے کو امید دلا کر آخر مین ناامید کردیتے
ہین اسکا بہت خیال چاہیے خوب سوچ سمجھکر وعدہ کرنا چاہیے پھر جسطرح ممکن ہو ایفاء کرنا
چاہیئے البتہ خلاف شرع ہو تو پورا کرنا درست نہین فصل حدیث مین ہے صبر نصف
ایمان ہے روایت کیا اسکو بیہقی نے ابن مسعودؓ سے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان اللہ مع
الصابرین یعنی بیشک اللہ تعالیٰ صابرین کے ساتھ ہین فصل فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے جس شخص نے تواضع کی اللہ کے واسطے بلند مرتبہ فرمایا اسکو اللہ تعالے نے پس
وہ شخص اپنے دل مین چھوٹا ہے اور لوگون کی آنکھ مین بڑا ہے اور جو شخص تکبر کرتا ہے اللہ
تعالیٰ اسکو بے قدر کردیتے ہین پس وہ لوگون کی آنکھ مین چھوٹا ہے اور اپنے دلمین بڑا
یہانتک کہ وہ شخص لوگون کے نزدیک کتے سور سے بھی زیادہ ذلیل وخوار ہوجاتا ہی
روایت کیا اس کو بیہقی نے شعب الایمان مین اور ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ فرمایا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین داخل ہوگا دوزخ مین کوئی ایسا شخص جسمین رائی برابر
بھی ایمان ہو اور نہین داخل ہوگا جنت مین کوئی ایسا شخص جس کے دلمین رائی برابر بھی تکبر

ہو اور ایک روایت مین ہے کہ جس کے دل مین ذرہ برابر تکبر ہو ایک شخص نے عرض کیا
کہ آدمی کا جی چاہتا ہے کہ اُس کا کپڑا اچھا ہو اُسکا جوتہ اچھا ہو (یعنی کیا یہ سب بھی تکبر ہی)
آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ خود جمیل ہین جمال کو پسند کرتے ہین تکبر تو یہ ہے حق کا رد کرنا
اور لوگون کا حقیر سمجھنا روایت کیا اسکو مسلم نے (یعنی خوش وضعی تکبر نہین ہے) ف
اور تواضع مین اپنے سے بڑے کی توقیر کرنا بھی داخل ہے احمدؒ نے حدیث روایت
کی ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میری امت مین داخل نہین جو شخص ہمارے (رحم و شفقت)
بڑے کی تعظیم نہ کرے اور ہمارے چھوٹے پر رحم نہ کرے **فصل** ابی ہریرہؓ سے روایت
ہے کہ سنا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے نہین دور کی جاتی مہربانی
کی صفت کسی کے دل سے مگر شقی سے روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی نے عبداللہ بن عمروؓ
سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے رحم کرنے والون پر رحمان رحم
فرماتے ہین تم زمین والون پر رحم کرو تم پر آسمان والا رحم کرے گا روایت کیا اسکو ابوداؤد
نے اور نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمانون کو
ایک دوسرے کی ہمدردی اور محبت اور عطوفت مین اسطرح پاؤ گے جیسے بدن مین ایک اگر عضو (رضا بالقضا)
دکھتا ہے تو تمام بدن بدخوابی اور بخار مین مبتلا ہو جاتا ہے روایت کیا اسکو بخاری و مسلم نے
فصل فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے آدمی کی سعادت مین سے ہے خیر مانگنا اللہ تعالیٰ (شکر نعمت)
سے اور راضی ہونا اُسپر جو اللہ تعالیٰ نے حکم نافذ فرمایا اور آدمی کی شقاوت مین سے ہے ترک
کرنا خیر مانگنے کو اور ناخوش ہونا اللہ کے حکم پر روایت کیا اسکو ترمذی نے ف رضا بالقضا
کے لیے یہ ضرور نہین ہے کہ دل مین بھی رنج نہ آنے پاوے رنج تو امر طبعی ہے یہ کس طرح اختیار
مین ہو سکتا ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ دل اُسکو پسند کرے جیسے دنبل والا خوشی سے جراح
کو نشتر مارنے کی اجازت دیتا ہے مگر دُکھ ضرور ہوتا ہے ہان بوجہ غلبہ حال کے بعض اوقات
الم محسوس نہین ہوتا بلکہ بعض اوقات سرور و فرح ہوتا ہے یہ حالت اکثر متوسطین اہل سلوک
کو پیش آتی ہے اور اہل کمال و تمکین کو رنج و غم سب کچھ ہوتا ہے پھر بھی نہ کوئی کلمہ شکایت کا منھ
سے نکالتے ہین نہ کوئی فعل خلاف مرضی حاکم حقیقی کے کرتے ہین یہ زیادہ کمال کی بات

ہے باوجود رنج کے اپنے کو ضبط کرتے ہین اور جب رنج ہی نہ ہو ضبط کرنا کیا مشکل ہے اور صبر کا تو بدون رنج کے وجود ہی محال ہے حضرت یعقوب علی نبینا و علیہم السلام کے مقام صبر و رضا مین کسکو کلام ہو سکتا ہے حضرت یوسف علیہ السلام کے فراق مین جو کچھ ان کا حال ہو گیا تھا سب جانتے ہین جب اِن کے بیٹون نے سمجھایا تو آپ جواب مین ارشاد فرماتے ہین اِنَّمَآ اَشْکُوْا بَثِّیْ وَحُزْنِیْٓ اِلَی اللّٰہِ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰہِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ یعنی مین تو صرف اپنی پریشانی اور رنج کا اللہ تعالےٰ ہی سے گلہ کرتا ہون اور مین اللہ کی طرف سے وہ باتین جانتا ہون کہ تم نہین جانتے ہمارے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب وفات فرمائی تو حضور رونے لگے عبدالرحمٰنؓ بن عوف نے تعجباً عرض کیا کہ یارسولؐ اللہ اور آپ بھی روتے ہین آپ نے فرمایا اے ابن عوف یہ تو رحمت ہے پھر آپ دوبارہ روئے اور فرمایا بیشک آنکھ آنسو بہاتی ہے اور دل غمگین ہوتا ہے اور زبان سے ہم وہی بات کہین گے جس سے ہمارا مالک راضی ہو اور بیشک ہم تمھاری جدائی مین اے ابراہیم مغموم ہین روایت کیا اسکو بخاری و مسلم نے اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ صبر تو جب ہی ہے جب تازہ صدمہ پڑے روایت کیا اسکو بخاری و مسلم نے ان حدیثون کے سننے کے بعد ہمارے دعوی مذکور مین اب کچھ شک و شبہہ باقی نرہا ہوگا **فصل** فرمایا اللہ تعالی نے وَعَلَی اللّٰہِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ہ یعنی اللہ تعالی پر ہی چاہیئے کہ توکل کرین ایمان والے حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے داخل ہونگے بہشت مین میری امت سے ستر ہزار آدمی بدون حساب کے یہ وہ لوگ ہین جو جھاڑ پھونک نہین کرتے اور بدشگونی نہین لیتے اور اپنے پروردگار پر بھروسہ کرتے ہین روایت کیا اسکو بخاری و مسلم نے مراد یہ کہ جو جھاڑ پھونک ممنوع ہے وہ نہین کرتے اور بعض نے کہا ہی کہ افضل یہی ہے کہ جھاڑ پھونک بالکل نہ کرے اور بدشگونی یہ کہ مثلاً چھینکنے کو یا کسی جانور کے سامنے نکل جانیکو منحوس سمجھکر وسوسہ مین مبتلا ہو جاوین مؤثر حقیقی اللہ سبحانہ و تعالی ہین اسقدر وسواس نکرنا چاہیئے البتہ نیک فال لینا اگرچہ وہان بھی حقیقۃً کوئی تاثیر نہین مگر چونکہ اس مین رحمت خداوندی

حقیقت توکل و رفع غلطی

سے امید ہوتی ہے مستحسن ہے بخلاف بدفالی کے کہ اسمین اللہ کی رحمت سے مایوسی ہوتی ہے ف آج کل توکل کے معنی یہ مشہور ہین کہ تمام اسباب کو چھوڑ کر بیٹھ جاوے یہ معنی بالکل غلط ہین تمام قرآن وحدیث اثبات تدبیر واسباب سے پر ہے بلکہ توکل بایں معنے تو کبھی ہو ہی نہین سکتا اچھا اگر بلا تدبیر کچھ کھانے پینے کو مل بھی گیا تو کیا کھانے مین لقمہ بھی منہ مین نہ رکھو گے اسکو چباؤ گے بھی نہین اسکو نگلو گے بھی نہین پھر یہ سب بھی تو اسباب وتدابیر ہین غذا آپہونچنے کے پھر توکل کہان رہا اس سے تو لازم آتا ہے کہ آج تک کوئی نبی و ولی متوکل ہوا ہی نہین پھر اسکا کون قائل ہو سکتا ہے بلکہ توکل کی حقیقت وہ ہے جو توکیل کی ہے یعنی مقدمہ مین کسیکو وکیل بناتے ہین تو کیا صاحب مقدمہ پیروی وکوشش چھوڑ دیتا ہے کیا گواہون کے تیار کرانے مین اہتمام نہین کرتا کیا طلبانہ کا روپیہ داخل نہین کرتا سب کچھ کرتا ہے مگر باوجود اسکے مقدمہ کی کامیابی کا نتیجہ وکیل کی لیاقت وحسن تقریر وسعی کا سمجھتا ہے اس کو اپنے تدبیر کی طرف نسبت نہین کرتا بالکل یہی حال توکل کا سمجھنا چاہیے کہ اسباب تدابیر بشرطیکہ خلاف شرع نہون سب کچھ کرے مگر ان کو موثر نہ سمجھے یہ اعتقاد رکھے کہ کام جب بنے گا اللہ تعالیٰ کے حکم وفضل سے بنے گا اور واقع مین اگر دیکھا جاوے تو تدبیر کا موثر ہونا محض خدا ہی کے حکم سے ہے بندہ کو اسمین ذرا بھی تو دخل نہین مثلاً زمین مین بیج ڈال دیا یہ تو اسکی تدبیر تھی اب وقت پہ بارش ہونا اوس کا زمین سے ابھرنا پکنا آفات سماوی سے محفوظ رہنا یہ اس کے اختیار مین کب ہے اس لیے واجب ہے کہ کامیابی کو ثمرہ فضل خداوندی کا سمجھے بس یہ توکل ہو گیا اس سے معلوم ہوا ہو گا کہ اکثر مسلمان اس نعمت توکل سے مشرف ہین البتہ بعض بعض کو کسی قدر خیالات کے اصلاح کی ضرورت ہے اور جو کچھ مقدمہ رزق وغیرہ مین طبیعت کو تشویش پیش آتی ہے اسکی وجہ یہ نہین ہے کہ لوگون کو صفت توکل حاصل نہین یا وعدہ الٰہیہ پر اعتماد نہین بلکہ وجہ اس تشویش کی صرف یہ ہے کہ کامیابی کے طریق واوقات معین نہین ابہام کو تردد لازم ہے اور بعض متوکلین کو بلا اسباب کچھ مل گیا ہے وہ کرامت کے قبیل سے ہے جو توکل کے آثار غیر لازمہ سے ہے حقیقت توکل مین داخل نہین خوب سمجھ لو۔

فصل طبرانی نے حدیث نقل کی ہی کہ تین چیزین ہلاک کرنیوالی ہین ایک حرص جسکی
اطاعت کرنے لگے اور خواہش نفسانی جسکی پیروی کیجاوے اور خود بینی اور خودپسندی اور
یہ بھی خودپسندی مین داخل ہی کہ اپنے منہ سے اپنی تعریف کرے اپنی بزرگی و کمالات بیان
کرے فرمایا اللہ تعالی نے فَلَا تُزَکُّوْا اَنْفُسَکُمْ الآیۃ ف اور تکبر کی برائی فصل
تواضع مین بیان کیگئی ہی جاننا چاہیے کہ یہ تین چیزین ہین تکبر عجب ریا سرسری نظر سے انمین
فرق نہین معلوم ہوتا مگر یہ سب جُدا جُدا ہین خلاصہ فرق کا یہ ہے کہ ریا تو ہمیشہ عبادت و امور
دینی ہی مین متحقق ہوتی ہے بخلاف عجب و تکبر کے کہ امور دینیہ و دنیویہ دونون مین ہوتا ہی پھر تکبر مین تو
دوسرے کو حقیر سمجھتا ہی بخلاف عجب کے کہ وہ اپنے کو اچھا سمجھتا ہے گو دوسرے کو حقیر نہ سمجھے ف
اس مقام پر ایک اشکال ہے وہ یہ کہ اللہ تعالی اگر کسیکو کوئی صفت و کمال عطا فرماوے تو
اسکو صفت کمال نہ جاننا تو ایک قسم کی ناشکری ہے اور صفت کمال جاننا موجب عجب ہے
تو اب کیا کرے حل اشکال کا یہ ہی کہ اسکو صفت کمال ضرور سمجھے مگر اپنے کو اسکا مستحق اور موصوف
حقیقی نجانے اور اس پر افتخار نکرے بلکہ محض اس صفت کو نعمت غیبی اور عطیہ خداوندی اور پرتو
کمال الٰہی سمجھکر شکر بجا لاوے اور سمجھے کہ یہ میرے پاس بطور عاریت کے ہے اور جب چاہین مجھسے
سلب کرلین یہ عطیہ میرے پاس اس طرح ہے جیسے کوئی کریم و منعم بادشاہ ادنی چمار کے پاس
ایک گوہر بے بہا امانت رکھدے اور جب چاہے سے لے اور خواہ اپنے کرم سے عمر بھر بھی نہ لے
بلکہ اسکو انتفاع کی اجازت بخش کر اسکے بخششون مین سرفراز کرتا رہے اسپر بھی وہ اتراتا
نہین بلکہ پہلے سے زیادہ کچھ لرزان ترسان رہتا ہی کہ کہین اُس دُر بے بہا کی بےقدری نہ ہو جاوے
کہین ضائع نہ ہو جاوے کہین بے آب نہ ہو جاوے جو شخص اپنے کمالات کو اسطرح سمجھے گا
وہ شاکرین مین ہے نہ خودپسندون مین فصل فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
کج خلقی اور کینہ دوزخ مین لیجانے والی چیز ہے مسلمان کے قلب مین دونون جمع نہین
ہو سکتین روایت کیا اس کو طبرانی نے فصل فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ
حسد کھا لیتا ہی نیکیون کو جسطرح کھا لیتی ہے آگ لکڑیون کو روایت کیا اسکو ابو داؤد
نے فصل فرمایا اللہ تعالے نے وَالْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ یعنی ایسے لوگ جو روکنے والے

ہین غصہ کے ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم
مین عرض کیا کہ مجھکو کچھ وصیت فرمایئے آپ نے فرمایا غصہ مت کیا کرو اس نے کئی
مرتبہ یہی بات کہی آپ ہر بار مین یہی فرمایا کئے کہ غصہ مت کیا کرو روایت کیا اسکو
بخاری نے اور غصہ روکنا گو اسوقت شاق معلوم ہوتا ہے مگر ہمیشہ اسکا انجام نیک ہوتا ہی
کہ دشمن بھی دوست بنجاتا ہے قال اللہ تعالیٰ اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَکَ
وَبَیْنَهٗ عَدَاوَةٌ کَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ الآیۃ اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ پہلوان
وہ نہین جو دوسرے کو کشتی مین گراوے بلکہ بڑا پہلوان وہ ہی کہ جو غصہ کے وقت اپنے کو قابو
مین رکھے روایت کیا اسکو بخاری ومسلم نے گویا شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے اسی حدیث کا ترجمہ
فرمایا ہے ؎ نہ مرد است آن بہ نزدیک خردمند + کہ با پیل دمان پیکار جوید + بلے مرد
آنکس است از روے تحقیق + کہ چون خشم آیدش باطل نگوید + اور انسؓ سے روایت ہے کہ
فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص روکے اپنے غصہ کو روک لینگے اللہ تعالےٰ
اس سے اپنا عذاب قیامت کے دن روایت کیا اسکو بیہقی نے مولانا رومؒ نے اسی قسم کا مضمون
ارشاد فرمایا ہے ؎ گفت عیسیٰ را یکے ہشیار سر + چیست در ہستی ز جملہ صعب تر + گفت
اے جان صعب تر خشم خدا + کہ ازو دوزخ ہمی لرزد چو ما + گفت از خشم خدا چہ بود امان + گفت
ترک خشم خویش اندر زمان + ف غصہ منجملہ مہلکات عظیمہ ہے بلکہ نظر تحقیق مین کینہ وحسد
بھی اسی غصہ کے آثار مین سے ہین کیونکہ جب کسی پر پورے طور سے غصہ چلتا نہین تو اندر ہی
اندر گھٹ کر کینہ وحسد پیدا ہو جاتا ہے اسکا علاج اول ہی سے کرنا ضرور ہے حدیث شریف
مین اسکا علاج اسطرح آیا ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ غصہ شیطان
کی جانب سے ہی اور شیطان پیدا ہوا ہے آگ سے اور آگ بجھ جاتی ہے پانی سے سو جب تم
مین سے کسیکو غصہ آیا کرے تو وہ وضو کر لیا کرے روایت کیا اسکو ابوداؤد نے اور دوسرا
اور علاج آیا ہے ارشاد فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب تم مین کسی کو غصہ آیا کرے
اگر وہ کھڑا ہو تو بیٹھ جاوے اگر غصہ جاتا رہے تو خیر ورنہ لیٹ جاوے روایت کیا
اسکو احمد اور ترمذی نے اور اشارات حدیث سے سمجھکر بعض معالجات بزرگون

نے بھی فرمائے ہین ایک تو یہ کہ یقین کرے کہ جس بات پر مجھکو غصہ آتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے سو غصہ کس پر کیا جائے دوسرے یہ یاد کرے کہ جیسے مین کسی پر غصہ کر رہا ہون اللہ تعالیٰ کی تو مجھپر بڑی قدرت ہے اگر وہ بھی مجھپر اسی طرح غصہ کرین تو مین کسکی پناہ مین جاؤنگا تیسرے یہ کہ وہان سے ٹل جاوے ہرگز توقف نہ کرے اور اگر غصہ کے ضبط سے حقد وحسد پیدا ہو گیا تو اسکا علاج یہ ہے کہ بہ تکلف اس شخص سے ملاقات کرکے اسکے ساتھ طرح طرح کی خدمت واحسان سے پیش آوے یہانتک کہ اسکو اس شخص کے ساتھ محبت ہو جاوے اور اسکا احسان ماننے لگے طبعی بات ہی کہ اپنی احسان ماننے والے اور اپنے ساتھ محبت کرنے والے سی حقد وحسد باقی نہین رہا کرتا **فصل** فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس شخص نے بدخواہی کی وہ مجھسے علیحدہ ہی روایت کیا اسکو مسلم نے اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ یعنی دین خیر خواہی وخلوص کا نام ہی اگر بدخواہی مین بدگمانی بھی آگئی وہ بھی حرام ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ یعنی اے ایمان والو بچا کرو بہت گمان سے بیشک بعض گمان گناہ ہوتا ہی اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے گمان سے اپنے کو بچاؤ پس بیشک گمان کرنا سب سی بڑھکر جھوٹ ہی روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم نے **ف** آج کل منجملہ اسباب نااتفاقی وپریشانی کے ایک سبب قوی بدگمانی ہی کہ قرائن ضعیفہ محتملہ یا اخبار کاذبہ کی بنا پر دوسرے مسلمان بھائی پر بدگمانی کر بیٹھتے ہین اسکے بعد معمولی قرائن اسکی تائید وتقویت کرتے جاتے ہین حتی کہ وہ بدگمانی درجہ یقین تک پہونچ جاتی ہے اس سے یہ آفتین پیدا ہوتی ہین حقیر سمجھنا دوسرے کو اُس سے بغض و عداوت کرنا اُس کے افعال حسنہ کو محمول کرنا کسی نفسانی غرض پر اُسکی غیبت کرنا اُسکے نقصان وذلت پر خوش ہونا اور طرح طرح کی خرابیان اُسپر مرتب ہوتی ہین مسلمان کو چاہیے کہ قوی قرائن کے ہوتے بھی حتی الامکان بدگمانی نہ کرے بلکہ کچھ تاویل کرکے اسکو اپنے دل سی دفع کرے اِس سے بڑھکر کیا ہوگا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک شخص کو بچشم خود چوری کرتے دیکھکر ٹوکا اُسنے خدا کی قسم کھاکر کہا کہ مین چوری نہین کرتا ہون آپ فرماتے ہین

میرے خدا کا نام سچا ہے میری آنکھ جھوٹی ہے۔ البتہ اگر دفع کرنے پر بھی دل سے دفع نہو
اُسپر مواخذہ نہیں مگر اسکا ذکر کرنا اسکے مقتضا کے موافق برتاؤ کرنا یہ ضرور گناہ ہے خصوصاً
چغلخوری کی وجہ سے کسی سے بدگمان ہو جانا۔ سیدھا علاج چغلخور کا یہ ہے کہ اول تو منع کر دے کہ ہمسے
کسی کی بات مت کہا کرو اور جو وہ نہ مانے تو چغلخوری کے ساتھ چغلخور کا ہاتھ پکڑ کر اُس شخص سے
مواجہہ کرا دے جسکی چغلی کھائی ہے غالبًا یا تو یہ چغلخور جھوٹا نکلیگا اور پھر کبھی چغلی نہ کھاویگا اور اگر
سچا نکلا تو وہ شخص شرمندہ ہو کر معذرت کریگا اور اس طریق سے باہم صلح وصفائی ہو جاویگی اور جن
دو شخصوں میں منہ در منہ صفائی کی باتیں ہو جاتی ہیں پھر چغلی کھانیکی ہمت ذرا کسیکو کم ہوتی ہے۔

فصل جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر ایک بکری کی مری ہوے
بچہ پر ہوا جسکے کان کٹے تھے آپ نے فرمایا کہ تم مین کسیکو یہ بات پسند ہے کہ یہ بچہ اسکو ایک درہم
مین ملجاوے لوگون نے عرض کیا کہ ہم تو اسکو کسی ادنے چیز کے عوض بھی پسند نہ کرین آپنے
فرمایا خدا کی قسم دنیا اللہ تعالے کے نزدیک اس سے بھی زیادہ بیقدر ہے جیسا یہ تمھارے
نزدیک روایت کیا اسکو مسلم نے اور عمرو بن عوف سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے قسم خدا کی مین تمپر فقر وفاقہ سے اندیشہ نہیں کرتا لیکن یہ اندیشہ کرتا ہون کہ تم پر دنیا
فراخ ہو جاوے جیسا پہلے لوگون پر ہوئی تھی پھر تم اُسکی رغبت کرنے لگو جیسا اُن پہلون نے
رغبت کی تھی اور وہ دنیا تمکو برباد کر دے جیسا اُن لوگون کو اُس نے برباد کر دیا روایت
کیا اسکو بخاری ومسلم نے اور عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم نے بیشک فلاح پائی اُس شخص نے جو مسلمان ہوا اور گذارے کا اُسکو رزق دیا گیا اور جو
کچھ اسکو اللہ تعالی نے دیا اس پر قناعت بھی دی روایت کیا اُسکو مسلم نے اور حدیث قدسی
مین اللہ تعالی نے فرمایا اے فرزند آدم میری عبادت کے لیے فارغ ہو جا بھر دونگا تیرے سینہ کو
غنا سے اور بند کر دونگا تیری محتاجی کو اور اگر تو ایسا نکریگا بھر دونگا تیرے ہاتھ کو شغل سے اور نہ
بند کرونگا تیری محتاجی کو روایت کیا اُسکو احمد اور ابن ماجہ نے اور سہل بن سعدؓ سے روایت ہے
کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر دنیا کی قدر اللہ تعالی کے نزدیک مچھر کے پر برابر بھی
ہوتی تو کسی کافر کو پانی کا ایک گھونٹ بھی نہ ملتا روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ

نے ابو موسیٰ اشعری رضی سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے دوست
رکھا دنیا کو ضرر پہونچایا اُس نے اپنی آخرت کو اور جس شخص نے دوست رکھا آخرت کو
ضرر پہونچایا اپنی دنیا کو پس فنا ہونیوالی چیز پر باقی رہنے والی چیز کو ترجیح دو روایت کیا اسکو
احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین کعب بن مالک رضی سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اگر دو بھوکے بھیڑیے بکریون کی جگہ مین چھوڑ دیے جاوین وہ بھی اتنا تباہ نکرینگے
جسقدر آدمی کے دین کو مال اور جاہ کی حرص تباہ کر ڈالتی ہے روایت کیا اسکو ترمذی اور
دارمی نے ابن مسعود رضی سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک چٹائی پر سو کر جو اُٹھے
تو آپ کے بدن مبارک پر اُسکا نشان بنگیا تھا ابن مسعود رضی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر آپ ہم
کو اجازت دیجیے تو کچھ فرش بچھا دیا کرین اور بھی اہتمام کر دین آپنے فرمایا کہ مجھکو دنیا سے کیا علاقہ
میری اور دنیا کی تو ایسی مثال ہے جیسے کوئی سوار کسی درخت کے نیچے سایہ لینے کھڑا ہو گیا پھر
اسکو چھوڑ کر آگے چلدیا روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے + ابی امامہ رضی سے روایت
ہی کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ میرے پروردگار نے مجھپر یہ بات پیش کی کہ مکہ
معظمہ کی زمین کو سونیکی بنا دون مینے عرض کیا کہ نہین ای پروردگار بس ایک روز پیٹ بھر لیا
کرون ایک روز بھوکا رہون جب بھوکا ہون تو آپ سے تضرع کرون اور آپکو یاد کرون
اور جب پیٹ بھرے آپکی تعریف کرون اور شکر کرون روایت کیا اسکو احمد نے اور انکے علاوہ
اِس کثرت سے دنیا کی مذمت اور حرص و امل و حب مال و جاہ کی بُرائی مین اور زہد و قناعت و
طلب آخرت اور گمنامی کی فضیلت مین احادیث صحیح صریحہ موجود ہین جنکا احاطہ محال ہی ہماری
زمانے مین ترقی کا بڑا شور و غل ہی جب اسکی حقیقت کی تفتیش کیگئی یہی طول امل و حرص مال و جاہ
اِس ترقی کا حاصل نکلا سو ایمان والا تو اسمین ہرگز شک نہین کر سکتا کہ اس ترقی کی ترغیب دینا
حقیقت مین اپنے حلیم و شفیق پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی مبارک و مقدس تعلیم کا پورا معارضہ ہی
اگرچہ اپنی کارروائی کی غرض سے اِس ترقی کی ایسی طرح تقریر کرتے ہین جس سے بھولے
آدمی دھوکا کھا سکتے ہین وہ یہ کہ اصل مقصود ہمارا اسلامی ترقی ہی مگر زمانہ کی رفتار کا مقتضا
ہو گیا ہی کہ بدون ظاہری شان و شوکت کے اسلام کی وقعت و عظمت لوگونکی نظر مین بالخصوص

غیر قومون کی نگاہ مین نہین ہو سکتی اسلیے دینوی ترقی بھی ضروری ٹھیری۔ صاحبو یہ تقریر نری رنگ آمیزی ہے اول تو یہی بات غلط ہے کہ بدون دینوی ٹیپ ٹاپ کے اسلام کی وقعت کسیکی نظر مین نہین ہو سکتی اسلام کا وہ خدادا د حسن و جمال ہے کہ سادگی مین بھی وہ دلربا و دلفریب ہے بلکہ سادگی مین اسکا زیادہ روپ کھلتا ہے اور زیب و زینت سے تو چھپ جاتا ہے صحابہ رضؓ کے زمانہ سے اسوقت تک سیر و تواریخ سے تحقیق کر لیجیے کہ جس کسی شخص مین کامل اسلام ہوا ہے تمام موافق و مخالف اسکی ہیبت و عظمت کو مان گئے اور ہماری جو وقعت بدون نمائش و تصنع کے نہین ہے سبب اسکا یہی ہے کہ ہمارا اسلام قوی و کامل نہین ہے اسکے رخنون کو مہمل زیب و زینت سے رفو کرتے پھرتے ہین اب بھی اللہ کے بندے اس قسم کے جہان کہین موجود ہین انکی وقعت و عظمت خود جا کر آنکھ سے دیکھ لیجیے ابھی کا قصہ ہے حضرت مولانا سیدنا الشاہ محمد فضل الرحمن علیہ فضل الرحمن کے دربار شریف مین بڑے بڑے امراء و حکام کا حاضر ہونا اور ادب و تعظیم کے ساتھ پیش آنا کسکو معلوم اور یاد نہین وہان کون سی ظاہری شان و شوکت تھی یہی سیدھا سادہ اسلام تھا جسکی یہ کشش تھی عارف شیرازی کا قول گویا اسی مضمون مین ہے ؎ زعشق نا تمام ما جمال یار مستغنی ست + باآب و رنگ و خال و خط چہ حاجت روی زیبا را + اور بالفرض اگر اس تسبب و ترتب کو تسلیم بھی کر لیا جاوے تب بھی یہ کہنا کہ مقصود بالذات اسلام کی ترقی ہے اور ترقی دینوی محض اسکا واسطہ اور مقصود بالعرض اسوقت مانا جاتا کہ یہ حضرات مدعین جس قدر دنیا کا اہتمام کرتے ہین دین کا اس سے زیادہ اور برابر نہین تو اس سے نصف و ربع کچھ تو کرتے تو سمجھا جاتا کہ اصل مقصود دین ہے اور دنیا محض ضرورت کی چیز اب تو ہم دیکھتے ہین کہ اکثر ان صاحبو نین ایسے منہمک ہین کہ نہ خدا کی خبر نہ رسول کی یاد نہ عقائد کی فکر نہ احکام کی پروا ؎ چو میر د مبتلا میر د چو خیز د مبتلا خیز د + کے اچھے خاصے مصداق ہین پھر ہم کیسے اس دعوی کو تسلیم کرین بعض حضرات انمین صحابہ رضی اللہ عنہم کی ترقی کو نظیر مین پیش فرما دیتے ہین ہم اس نظیر سے بدل و جان راضی ہین آئیے اس کے ہمارے آپ کے درمیان مین محاکمہ ہوا جاتا ہے نظر تحقیق و انصاف سے دیکھ لیجیے کہ صحابہ رضؓ نے کس چیز مین ترقی کی تھی دین مین یا دنیا مین اگر توسیع ممالک مین کوشش کی تھی تو کیا اس سے ترقی تجارت یا زراعت یا حرفت صنعت مقصود

تھی یا نماز و روزہ و قرآن و ذکر اللہ و اقامت حدود و عدل مطمح نظر تھا قرآن مجید جو سب سے سچی تاریخ ہے اُس سے اِسکی تصدیق کر لیجئے اور بڑے صحابہ مہاجرین کا ذکر فرماکر ارشاد ہوتا ہی اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّکَّنّٰھُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَھَوْا عَنِ الْمُنْکَرِ وَلِلّٰہِ عَاقِبَۃُ الْاُمُوْرِ اور احادیث و سیر سے اُن حضرات کے حالات تحقیق کر لیجئے کہ باوجود ان فتوحات وسیعہ کے کبھی پیٹ بھر کھایا نہین نیند بھر سوئے نہین شب و روز خوف و خشیت و ذکر و فکر مین گذرتے تھے بلکہ دنیا کی دن کثرت سے فراخی کو دیکھکر ڈرتے تھے اور روتے تھے کجا صحابہ کی ترقی کجا اِسوقت کی معکوس ترقی مصرع ع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا + اصل بات یہ ہی کہ حرص و شہوت نے ہر چہار طرف سی گھیر لیا ہی طبیعت آرام پسند ہے خواہش ہوتی ہے کہ اسباب تنعم و تلذذ کے جمع ہون دین اسلام کا نام محض بطور امتیاز و شعار قومی کے باقی رہی باقی نماز کسکی روزہ کسکا بلکہ اکثر ان احکام کے ساتھ استخفاف و استہزا سی پیش آتے ہین صاحبو یہ کیسا دین ہی قُلْ بِئْسَمَا یَاْمُرُکُمْ بِہٖٓ اِیْمَانُکُمْ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ

رفع اشتباہ

کسیکو یہ شبہ نہو کہ مین تحصیل دنیا سے منع کرتا ہون یا اس کے اسباب و وسائل مثلاً انگریزی پڑھنا صنائع جدیدہ ایجاد کرنا وغیرہ وغیرہ کو حرام کہتا ہون بھلا بلا دلیل شرعی محض تعصباً مین ایسی حرمت کا فتوی دیکر اللہ پر افترا کرنے والا بننا کیسے پسند کرونگا ہرگز یہ میرا مطلب نہین خوب دنیا کماؤ نوکری کرو اس کے وسائل بہم پہونچاؤ بلکہ ظاہری اطمینان اکثر باطنی اطمینان کا ذریعہ ہوتا ہے ع خداوند روزی بحق مشتغل + پراگندہ روزی پراگندہ دل + مگر دین کو ضائع مت کرو اسکو بے وقعت مت سمجھو تحصیل دنیا مین احکام و قوانین الٰہی کی پابندی رکھنے کی کوشش کرو دنیا کو دین پر ترجیح مت دو جس جگہ دونو نہ سما سکین نفع دنیا کو چولھے مین ڈالدو تعلیم علوم دنیویہ مین نماز و روزہ سے غافل مت ہو جاؤ۔ عقائد اسلام پر پختہ رہو بُری صحبت سے بچتے رہو۔ اور نہ بچ سکو تو کم از کم بلا ضرورت دوستی اور اختلاط تو نکرو علما و صلحا کی صحبت سے نفور مت ہو اپنے عقائد و اعمال کو انکی خدمت مین جاکر سنوارتے رہو کوئی شبہ

ہو دریافت کرلیا کرو اور غیر کے حق پر نظر مت رکھو اللہ تعالی کو ہر وقت اپنے اقوال و افعال
پر بصیر و خبیر سمجھو حساب و جزا سے ڈرتے رہو وضع و لباس مین شریعت کا پاس رکھو
غربا و مساکین کو حقیر مت سمجھو انکی خدمت و سلوک کو فخر سمجھو اپنے کو تواضع و مسکنت سے رکھو
بڑون کا ادب کرو کسی پر ظلم و غصہ مت کرو دل مین رقت پیدا کرو سنگدل لاابالی مت ہو
جسقدر وجہ حلال سے ملجاوے اوسپر قناعت کرو اپنے سے زیادہ مالدارون کو دیکھکر حرص و
ہوس مت کرو سادگی سے بسر کرو تاکہ فضول خرچی سے بچو اسوقت کثرت آمدنی کی بھی حرص
نہو گی اور اسیطرح جسقدر اسلامی اخلاق ہین ان کو برتاؤ مین رکھو تصحیح عقائد پابندی اعمال
و اخلاق و وضع اسلامی کے ساتھ اگر لندن جاکر بیرسٹر بن آؤ منصفی کرو۔ ڈپٹی کلکٹری و
ججی سے ممتاز ہو۔ چشم ماروشن دل ماشاد + ورنہ ؎ مبادا دل آن فرومایہ شاد +
کہ از بہر دنیا دہد دین بباد اَللّٰھُمَّ اھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ
اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ اٰمِیْن ؕ

شکر

الحمد للہ کہ یہ تیسون شعبے قلب کے متعلق مع بیان فضائل و متعلقات کے لکھے گئے اگر کوئی صفت
قلبیہ اور دیکھو سنو غور کرو گے تو انھین تیس مین سے کسی نہ کسی مین داخل پاؤ گے اے طالبان حق
خوب کوشش کرکے ان صفات سے اپنے قلب کی اصلاح کرو اگر قلب درست ہو گیا تو زبان جوارح کا
درست ہونا بہت آسان ہے جیسا حدیث شریف مین ہے کہ اِنَّ فِی الْجَسَدِ مُضْغَۃً فَاِذَا
صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ کُلُّہٗ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ کُلُّہٗ مگر یہ نہ سمجھو کہ جبتک
یہ حاصل نہون زبان و جوارح کے اعمال کو مہمل چھوڑ دو وہ بھی بجائے خود فرض ہین دوسرے کبھی ظاہر
کی اصلاح سے باطن کی اصلاح بھی ہو جاتی ہے اب وہ شعبے سنو جو زبان سے متعلق ہین

دوسرا باب

بیان مین اُن ایمانی شعبون کے جو زبان سے متعلق ہین اور وہ سات شعبے ہین۔ کلمہ توحید کا پڑھنا

قرآن مجید کی تلاوت ۔ علم سیکھنا ۔ علم سکھلانا ۔ دعا کرنا ۔ ذکر کرنا ۔ لغو اور منع کلام سی بچنا مثل
شعب متعلقہ قلب کے ان شعبون کے بھی مختصر فضائل اور متعلقات چند فصول مین مرقوم ہوتے
ہین فصل حضرت ابوذر غفاری رض روایت کرتے ہین کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے نہین کوئی بندہ جسنے لا الہ الا اللہ کہا ہو اور اسی پر اسکا خاتمہ ہو گیا ہو مگر داخل ہو گا وہ بہشت
مین مینے عرض کیا کہ اگرچہ زنا کرے اور چوری کرے آپ نے فرمایا اگرچہ وہ زنا کرے اور چوری
کرے اسیطرح تین بار سوال و جواب ہوا روایت کیا اسکو بخاری و مسلم نے ابو سعید اور ابوہریرہ
رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تلقین کرو اپنے مرنے
والون کو لا الہ الا اللہ روایت کیا اسکو مسلم نے حضرت عمر رض فرماتے ہین کہ ارشاد فرمایا رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجکو حکم ہوا ہے کہ مین لوگون سے مقاتلہ کرون یہانتک کہ کہین لا الہ
الا اللہ پس جو شخص لا الہ الا اللہ کہہ لیوے اس نے مجھسے اپنا مال اور جان بچا لیا مگر اسکے حق
سے اور حساب اسکا اللہ کے حوالہ ۔ روایت کیا اسکو بخاری و مسلم نے امام احمد رح نے حدیث
روایت کی ہے کہ اپنا ایمان تازہ کر لیا کرو عرض کیا گیا یا رسول اللہ ایمان کسطرح تازہ کیا کرین
آپنے ارشاد فرمایا لا الہ الا اللہ کثرت سے کہا کرو ف ان احادیث سی لا الہ الا اللہ کی بڑی فضیلت
ثابت ہوئی حضرات صوفیہ رحمہم اللہ تعالی نے اسی کی مشق کے طرح طرح کے طریقے نکالے ہین
اب اس مقام پر چند امور قابل تحقیق ہین تحقیق اول ایمان مین تصدیق کا وجود تو
سب اہل حق کے نزدیک ضروری ہے لیکن اقرار اور عمل مین گفتگو ہے اقرار مین گفتگو یہ ہے
کہ آیا ایمان کا شطر ہے یا شرط یعنی ایمان مین داخل ہے یا خارج نظر دقیق مین یہ اختلاف
محض اختلاف عنوان ہے کیونکہ اسپر سب متفق ہین کہ بدون اقرار کے وجود ایمان کا
ممکن نہین تو معلوم ہوا کہ شطر و شرط بالمعنی الاصطلاحی مراد نہین ہے ورنہ کوئی شئی بدون
وجود جزء اور شرط کے ممکن الوجود نہین ہوتی بلکہ جس نے شرط کیا ہے اجراے احکام ظاہرہ
کے لئے کیا ہی اور جس نے رکن کہا ہے اس نے تصریح کر دی ہے کہ یہ رکن زائد قابل سقوط
ہے سو معنون مین دونون قائل متفق ہین کہ اقرار موقوف علیہ حقیقت ایمان کا نہین لیکن
احکام بدون اقرار کے جاری نہونگے اسی کو کسی نے شرط کہدیا کسی نے شطر و لا مشاحۃ

فی الاصطلاح تحقیق دوم اور عمل مین گفتگو یہ ہے کہ یہ ایمان مین داخل ہے یا خارج ایمین بھی نظر تحقیق سے اختلاف لفظی ہے کیونکہ جنھون نے داخل کہا ہے اس کے وہ بھی قائل ہین کہ اعمال صالحہ کے ترک کردینے سے ایمان سلب نہین ہوتا پس معلوم ہوا کہ جنھون نے داخل کہا ہے انھون نے ایمان سے مراد ایمان کامل یعنی مقرون بالاعمال لیا ہے اور جنھون نے خارج کہا ہے انھون نے نفس تصدیق مراد لی ہے پس ایمان کے دو معنی ہوئے ایمان بالمعنی الاول دخول فی النار سے نجات دینے والا ہے اور ایمان بالمعنی الثانی خلود فی النار سے بچانیوالا ہے تحقیق سوم ایمان زائد یا ناقص ہوتا ہے یا نہین حقیقت مین یہ اختلاف بھی لفظی ہے کیونکہ ایمان کامل مقرون بالعمل تو اعمال کی کمی زیادتی سے زائد و ناقص ہوتا ہے اور نفس تصدیق چونکہ کیفیات سے ہے اور زیادت و نقصان کمیات مین ہوتا ہے وہ زائد و ناقص نہین ہوتی البتہ زیادت و نقصان کبھی شدت و ضعف پر بولا جاتا ہے اس معنی کے اعتبار سے تصدیق مین بھی کمی زیادتی ہوتی ہے قرآن مجید مین جو زیادت وغیرہ الفاظ آئے ہین وہان زیادت بمعنی شدت ہے اہل لغت کے نزدیک زیادت کا لفظ عام ہے البتہ اہل اصطلاح کے نزدیک شدت و زیادت مین تباین ہے فارتفع الاشکال فصل ارشاد فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید پڑھا کرو بس بیشک وہ قیامت کے دن آویگا شفاعت کرتا ہوا اپنے پڑھنے والون کے لیے روایت کیا اس کو مسلم رح نے اور بیہقی رح نے حدیث نقل کی ہے آپ نے ارشاد فرمایا کہ میری امت کی تمام عبادات مین افضل قرآن مجید کا پڑھنا ہے اور امام احمد رح نے حدیث روایت کی ہے کہ قرآن والے وہی اللہ والے اور اسکے خاص بندے ہین اور حدیثین فضائل تلاوت قرآن مجید مین وارد ہوئی ہین ف تلاوت قرآن کے بہت سے آداب ہین کچھ ظاہری کچھ باطنی مختصر یہ ہے کہ جب قرآن مجید پڑھے باوضو ہو پاک کپڑا ہو۔ جگہ پاک ہو وہان بدبو نہو قبلہ رو ہو تو بہتر ہے حرف صاف صاف پڑھے جب بالکل دل نہ لگے اسوقت موقوف کردے پڑھتے وقت دل حاضر ہو اسکا سہل طریق یہ ہے کہ قبل تلاوت کے یون تصور کرے کہ گویا اللہ تعالے نے مجھسے فرمایش کی ہے کہ ہم کو کچھ قرآن سناؤ اور

تحقیق دخول اعمال و خروج آن

تحقیق زیادت و نقصان ایمان

تلاوت قرآن مجید

آداب ظاہری و باطنی تلاوت قرآن مجید

مین اس فرمائش کی تعمیل کے لیے پڑھتا ہون اور انکو سناتا ہون اس مراقبہ سے بے تکلف
تمام آداب کی خود رعایت ہو جاوے گی۔ افسوس ہمارے زمانہ مین اکثر عوام بلکہ خواص
بھی قرآن مجید کی طرف سے بالکل بے توجہ ہو گئے ہین بعض لوگ تو اس کے پڑھنے پڑھانے
ہی کو نعوذ باللہ بیکار سمجھتے ہین جو مر مار کر پڑھ بھی لیتے ہین وہ اس کے یاد رکھنے کی
فکر نہین کرتے اور ہمیشہ جو پڑھتے رہتے انکو انکی تصحیح کا خیال نہین رہتا بعضے طالب
علمون کے قرآن پڑھنے پر پورا یہ شعر صادق آتا ہے ؎ گر تو قرآن بدین نمط
خوانی + ببری رونق مسلمانی + جو تصحیح بھی کر لیتے ہین اُنکو فہم معانی کی طرف التفات نہین
جو ترجمہ یا کوئی تفسیر بھی پڑھ لیتے ہین وہ بھی تدبر و تفکر سے کچھ علاقہ نہین رکھتے جو اس مرحلہ
کو بھی طے کر لیا تو عمل کا خیال نہین۔ اور یہ شکایت تو عام ہے اکثر اہل علم قرأت سبعہ
متواترہ سے ناواقف ہین گویا بجز ایک قرأت کے دوسری قرأتین شارع علیہ السلام سے
منقول و ثابت ہی نہین بہر حال خوب مل جل کر قرآن مجید کو متروک کر دیا ہے ڈرنا چاہیے
کبھی قیامت کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یون نہ فرما دین یَا رَبِّ اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوا
هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا **فصل** ارشاد فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جس شخص کے
ساتھ اللہ تعالیٰ کو بھلائی منظور ہوتی ہے اسکو دین کا علم اور سمجھ عنایت فرماتے ہین روایت کیا
اِسکو بخاری و مسلم نے اور ارشاد فرمایا کہ طلب کرنا علم کا فرض ہے ہر مسلمان پر روایت کیا
ابن ماجہ نے **فصل** فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص پوچھا جاوے کوئی علم
کی بات پھر وہ اسکو چھپا لیوے لگام دیگا اللہ تعالیٰ اُسکو قیامت کے دن آگ کی لگام روایت
کیا اسکو ترمذی نے ارشاد فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ تعالیٰ اور اُسکے
سب فرشتے اور آسمان والے اور زمین والے یہانتک کہ چیونٹی اپنے سوراخ مین اور یہانتک
کہ مچھلی دعاء خیر کرتی ہے اُس شخص کیلئے جو لوگون کو خیر کی یعنے دین کی تعلیم دیتا ہو روایت
اسکو ترمذی نے **ف** یہ جو فضائل تعلیم تعلم کے وارد ہین یہ سب علوم دینیہ کے ساتھ خاص
ہین یا جو علوم ان علوم کے خادم ہین اور جو فنون علوم دینیہ مین کچھ دخل نہین رکھتے
یا دخل رکھتے ہون مگر کبھی انکو خدمت علم دین کا ذریعہ نہ بنایا جاوے تمام عمر ان ہی خرافات

مین پھنسا رہے اسکو ان فضائل سے کچھ تعلق نہین بلکہ ایسے علوم کی شان مین اِنَّ مِنَ الْعِلْمِ جَهْلًا وارد ہوا ہی یعنی بعض علم بھی جہل ہی شیخ فرماتے ہین ؎ علمیکہ رہ بحق نہ نماید جہالت است + اور اس علم دین مین دو مرتبے ہین ایک فرض عین دوسرا فرض کفایہ فرض عین تو وہ ہے جسکی ضرورت واقع ہوئی ہو مثلاً نماز سب پر فرض ہی تو اُسکے احکام کا جاننا بھی سب پر فرض ہی زکوۃ مالدارون پر فرض ہے اسکے احکام کا جاننا بھی ان ہی پر فرض ہوگا۔ علی ہذا القیاس جو جو حالت ہوتی جاوے اُسکے احکام کا سیکھنا فرض ہوتا جاوے گا اور فرض کفایہ یہ کہ ہر جگہ ایک دو آدمی ایسے ہونے چاہئین جو اہل بستی کی دینی ضرورتون کو رفع کر سکین اور مخالفین اسلام کے شبہات و اعتراضات کا جواب دے سکین **ایقاظ** یہ بات تجربہ سے ثابت ہوتی ہے کہ کسی شئی مین پورا کمال بدون کمال اشتغال کے حاصل نہین ہوتا اور کمال اشتغال بدون قطع تعلقات وحصول یکسوئی کے میسر نہین ہوتا سو علوم دینیہ مین تبحر اور اسکی پوری طور سے خدمت کرنی دوسرے اشتغال کے ساتھ عادۃً محال ہی سو اکثر نادان ابناء زمان کا علماء دین پر یہ اعتراض کہ یہ لوگ اور کسی کام کے نہین کسقدر کم فہمی کی دلیل ہے **تسہیل** جو علم فرض عین ہے اسکے لیئے عربی زبان کی تحصیل ضرور نہین بلکہ فارسی یا اُردو مین مسائل وعقائد کا سیکھ لینا کافی ہے لوگون کو چاہیے کہ کم از کم اپنے بچون کو اتنا علم دین سکھلا دیا کرین کہ دو چار نسلون کے بعد شاید دین سے ایسی اجنبیت نہ ہو جاوے کہ دین واسلام کے انتساب سے بھی عار آنے لگے خدا کے لیئے اس طوفان بے تمیزی کے روکنے کی فکر کرو اگر کسی شخص کو کسی وجہ سے اُردو فارسی پڑھنا بھی ممکن نہو تو علما کی صحبت مین اپنے عقائد و مسائل کی تصحیح کرے اور اولاد کو بھی تاکید کرے کہ روز مرہ یا تیسرے چوتھے روز دس پندرہ منٹ کے لیئے کسی خوش عقیدہ متقی محقق عالم کی صحبت سے فیض اُٹھایا کرین۔
صحبت کے عجیب منافع وبرکات ہین ؎ ہر کہ خواہد ہمنشینی با خدا + گو نشیند در حضور اولیا + یکزمانے صحبت با اولیا + بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا +

فصل حضرت انس رضہ سے روایت ہی کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دُعا مغز ہی عبادت کا روایت کیا اسکو ترمذی نے اور ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ کے نزدیک دُعا سے زیادہ قدر کی کوئی چیز نہین روایت کیا اسکو ترمذی نے ابن عمرؓ سے روایت ہی کہ دُعا نفع دیتی ہے اس بلا سے جو نازل ہو چکی ہی اور اس بلا سے بھی جو نازل نہین ہوئی (جو مصیبت واقع ہوگئی ہی اسکا خاتمہ ہوجاتا ہے اور جو واقع نہین ہوئی وہ ٹل جاتی ہی) اپنے ذمہ لازم کرلو اے اللہ کے بندو دعا کو روایت کیا اسکو ترمذی نے حضرت جابرؓ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کوئی ایسا شخص نہین جو دُعا مانگے مگر اسکو اللہ تعالیٰ یا تو اُسکی مانگی چیز دیتے ہین یا کوئی بُرائی اس سے روک دیتے ہین جبتک کہ گناہ یا قطع رحم کی دعا نکرے روایت کیا اس کو ترمذی نے اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا کرو اللہ تعالیٰ سے اس حال مین کہ تم قبولیت کا یقین رکھتے ہو اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ غافل قلب سے دُعا نہین قبول فرماتے روایت کیا اسکو ترمذی نے **ف** ان احادیث سے کئی باتین معلوم ہوئین ایک تو دُعا کی فضیلت اور تاثیر اکثر لوگ شدائد مین طرح طرح کی تدابیر کرتے ہین مگر دُعا کی طرف مطلقاً التفات نہین کرتے حالانکہ وہ اعظم تدابیر ہے دوسری یہ بات معلوم ہوئی کہ دُعا کبھی بیکار نہین جاتی یا تو وہی چیز ملجاتی ہی یا اور کوئی آنیوالی بلا ٹل جاتی ہے یا موافق ایک روایت کے آخرت مین اسکے لیے جمع ہو جاتی ہے بہر حال قبولیت ضرور ہوتی ہے آج کل اکثر یہ شبہہ کیا جاتا ہی کہ ہماری دُعا نہین قبول ہوتی اس سے یہ شبہہ جاتا رہا تیسری بات یہ معلوم ہوئی کہ قبول دُعا کے لیے یہ بھی شرط ہی کہ خلاف شرع درخواست نہو اور حضور قلب سے ہو اور قبولیت کا یقین ہو آج کل ان سب شرائط مین غفلت ہے اکثر یہ خیال نہین ہوتا کہ ہم جو چیز مانگ رہے ہین اسکے موجب ناخوشی اللہ سبحانہ تعالیٰ کے تو نہ ہوگی نہ حضور قلب میسر ہوتا ہے بلکہ حالت یہ ہے کہ ؎ برزبان تسبیح و در دل گاؤ خر + این چنین تسبیح کے دارد اثر + چونکہ اللہ تعالیٰ کی نظر قلب پر ہے قلب کی بے التفاتی کی بالکل ایسی مثال ہی کہ کسی حاکم کی پیشی مین درخواست دیجاوے اور اسکی طرف پیٹھ کرکے کھڑے ہوجاوین ظاہر ہے اس بے رخی کا کیا اثر ہوگا اور سب سی بڑی بلا یہ ہی کہ دُعا کی قبولیت کا یقین نہین ہوتا تردد ہوتا ہے کہ دیکھیے منظور ہوگی یا نہین اسکی تو بعینہ ایسی مثال ہی جیسے کوئی شخص کسی حاکم کے یہان نوکمنی کی تحریری درخواست

دے اول مین تو بہت خوشامد کے الفاظ ہون اور اُسکے ساتھ آخر مین یون بھی لکھدے کہ مجھکو
آپ سے امید تو نہین ہے کہ آپ مجھکو نوکری دینگے ہر شخص جانتا ہے کہ ایسی مہمل درخواست
کا کیا اثر ہوگا بجز اسکے کہ نامنظور ہو بلکہ غالباً اور الٹا عتاب و عقاب ہونے لگے اسی طرح
جب اول مین قبولیت دُعا کا یقین نہو تو اللہ تعالیٰ تو دل کے کیفیات پر مطلع ہین دلمین تردد
رکھنا اُنکے نزدیک ایسا ہی ہے جیسے حکام مجازی کے روبرو زبان یا قلم سے تردد کا اظہار
کرنا پھر ایسی دُعا کیسے قبول ہونے کے لائق ہے اور منجملہ شرائط قبول دُعا کے یہ بھی ہے کہ خوراک و
پوشاک حرام سے بچے اس شرط کو تو آج کل بالکل محال سمجھ رکھا ہے اور روزی حلال کو
عنقا قرار دے رکھا ہے یہ خیال بالکل غلط ہے ۔

شریعت مطہرہ نے وجوہ وطرق معیشت حلال مین بہت وسعت دی ہے جو چیز موافق فتوے
علمائے شرع کے حلال ہو وہ حلال ہے اور تقوی کا درجہ تو بہت بڑھا ہوا ہے وہ مقام صدیقین
کا ہے عوام کے لیے فتوی پر عمل کر لینا جائز ہے **فصل** ابو موسی اشعری رض سے روایت ہے کہ فرمایا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مثال اُس شخص کی جو ذکر کرتا ہو اپنے رب کا اور اُس شخص
کے جو نہ ذکر کرتا ہو مثال زندہ و مردہ کی سی ہے روایت کیا اسکو بخاری و مسلم نے ابن عمر رض سے
روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زیادہ کلام مت کیا کرو بجز ذکر اللہ کے کیونکہ
زیادہ کلام کرنا بجز ذکر اللہ کے قساوت قلب کا سبب ہے اور سب سے زیادہ دور اللہ تعالیٰ
سے وہ قلب ہے جسمین قساوت ہو روایت کیا اسکو ترمذی نے ۔ عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے
کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر چیز کے لیے صیقل ہے اور دلونکا صیقل ذکر اللہ ہے
روایت کیا اسکو بیہقی نے **ف** ان احادیث سے ذکر اللہ کی بزرگی کس درجہ ثابت ہوتی
ہے صوفیہ کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کے طریقہ کی خوبی اس سے ظاہر ہے کہ اُنکو اسکا نہایت اہتمام ہے
اسکے طرح طرح کے طریقے سوچ سوچکر تعلیم فرماتے ہین یہ ذکر اول زبانی ہوتا ہے پھر رفتہ رفتہ خود
قلب مین اثر پہونچتا ہے اس سے بالطبع اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا ہو جاتی ہے اس سے بے تکلف
اطاعت ہونے لگتی ہے اور جو جو آثار و احوال پیدا ہوتے ہین کرنیوالے کو خود معلوم ہو جاوینگا غرض
ذکر اللہ عجیب چیز ہے کسی شیخ کامل سے اسکا طریقہ دریافت کرکے کم و بیش ہر شخص کو اسکام کا

اہتمام ضروری ہے ف ذکراللہ میں استغفار بھی داخل ہے ابوہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم خدا کی میں استغفار کرتا ہوں اللہ تعالیٰ سے اور اُسکی طرف رجوع کرتا ہوں ایکدن میں ستر مرتبہ سے زیادہ روایت کیا اسکو بخاری نے ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص لازم کرلے استغفار کو اسکے لیے اللہ تعالیٰ ہر تنگی سے نجات کی سبیل اور ہر فکر و غم سے کشادگی کردینگے اور اسکو ایسی جگہ سے روزی پہونچاتے ہیں جہان سے اسکو گمان بھی نہین ہوتا روایت کیا اسکو احمد اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے اور عبداللہ بن بسرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی خوشی ہے اُس شخص کے لیے جو اپنے نامۂ عمل مین بہت سا استغفار پاوے روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے فصل سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص ذمہ دار ہوجائے میرے واسطے اس چیز کا جو اُسکے دونو جبڑون کے درمیان ہے یعنی زبان اور جو اُسکی ٹانگون کے بیچ ہے یعنی شرمگاہ مین اسکے لئے ذمہ دار ہون بہشت کا روایت کیا اسکو بخاری نے عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا پس مینے عرض کیا یارسول اللہ نجات کی کیا صورت ہے آپ نے فرمایا اپنی زبان کو قابو مین رکھو اور تمھارا گھر تمھارے لیے گنجایش والا ہونا چاہیے یعنی گھر سے بلاضرورت مت نکلو اور اپنی خطا پر روتے رہو روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی نے۔

ف منجملہ آفات عظیمہ کے زبان کی آفت ہے کہ بظاہر نہایت خفیف ہے اور حقیقت مین نہایت ثقیل اسی واسطے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکے سنبھالنے کے لیے بہت تاکید فرمائی ہے کیونکہ اکثر آفتین زبان کی بدولت نازل ہوتی ہین جبتک زبان نہین چلتی نہ کسی سے لڑائی ہو نہ جھگڑا نہ عداوت نہ خصومت اور جہان یہ چلی سب کچھ آموجود ہوا بزرگون نے حدیثون سے اسکی آفات مستنبط کرکے انکو ایک جگہ جمع کردیا ہے حضرت امام غزالیؒ نے احیاء العلوم مین نہایت تفصیل سے اس مضمون کو لکھا ہے اور اردو مین حضرت مولانا مفتی عنایت احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس مضمون کو اپنے رسالہ ضمان الفردوس مین بقدر کافی تحریر فرمایا ہے اس رسالہ کا دیکھنا بلکہ اپنا وظیفہ بنالینا ہر شخص کو نہایت ضروری ہے راقم الحروف اس مقام پر

صرف اُن گناہون کے نام جو زبان کے متعلق ہین شمار کرتا ہی اور تفصیل اور وعید کو کتابین
مذکورین پر حوالہ کرتا ہے بیان لکھنا سب کا موجب تطویل ہی اور تحصیل حاصل بھی وہ سب
آفات موافق شمار امام غزالی رحمہ کے بیس ہین کلام کرنا ایسے امر مین جسمین کوئی فائدہ نہو۔ حاجت
سے زائد کلام کرنا۔ بیہودہ باتومین خوض کرنا مثلاً غیر عورتون کی حکایتین بیان کرنا یا فساق و فجار
و ظالمونکی حکایات محض دلچسپی کیلیے بیان کرنا جیسا کہ اکثر بیٹھکو مین واقع ہوتا ہی بحث و مباحثہ
کرنا۔ لڑائی وجھگڑا کرنا۔ کلام مین تکلف و تصنع کرنا فحش بکنا کالیان دینا۔ بدزبانی کرنا۔ لعنت
کرنا کسی پر یعنی پھٹکار ڈالنا یہ عادت عورتو مین بہت ہوتی ہی۔ گانا اور شعر پڑھنا جو خلاف شرع
ہو جیسا آجکل کثرت سے یہی ہے۔ حد سے زیادہ خوش طبعی کرنا۔ استہزاء کرنا جسمین دوسرے کی تحقیر
ہو یا وہ بُرا مانے کسیکا راز ظاہر کردینا۔ جھوٹا وعدہ کرنا۔ جھوٹ بولنا البتہ جہان ضرورت شدیدہ
ہو اور دوسرے کی حق تلفی نہوتی ہو وہان اجازت ہی غیبت یہ سب سے بڑھکر ہم لوگون کی غذا
ہو رہی ہی اور اس سے بڑی بڑی خرابیان پیدا ہوتی ہین اکثر لوگ کہا کرتے ہین کہ ہم تو سچ کہہ رہے
ہین پھر غیبت کہان ہوئی یہ شبہہ بالکل مہمل ہی کیونکہ غیبت تو جب ہی ہوتی ہی جب وہ بات سچ ہو
ورنہ بہتان ہی البتہ جس شخص سے کسیکو دینی یا دنیوی مضرت پہونچنے کا اندیشہ ہو اسکا حال بیان کردینا
جائز ہے چغلخوری کرنا ہر گروہ مین جاکر اسکی سی باتین بنادینا کسی کے منھ پر اُسکی تعریف یا خوشامد
کرنا البتہ اگر اسکی تعریف سے مخاطب کو خود بینی پیدا نہو بلکہ امر خیر کی اور زیادہ رغبت پیدا
ہوجاوے تو مضائقہ نہین بول چال مین باریک غلطیون کا لحاظ نرکھنا مثلاً اکثر لوگ کہدیا کرتے
ہین کہ اوپر خدا نیچے تم یہ بڑی بات ہی اسمین شبہہ مساوات خالق و مخلوق کا ہوتا ہے علما سے ایسے
سوالات کرنا جن سے اپنی کوئی ضرورت متعلق نہین **طریق حفظ لسان** علاج اسکا یہ ہی کہ جب
کوئی بات کہنے کا ارادہ ہو تو بے تامل نہ کہہ ڈالے کم از کم دو تین سکنڈ یہ سوچ لے کہ مین جو بات
کہنا چاہتا ہون میرے مالک حقیقی کو ناخوش کردینے والی تو نہین ہی اگر پورا اطمینان ہو تو بولنا شروع
کرے مگر ضرورت کے موافق اور اگر ذرا بھی خلجان ہو تو خاموش رہی انشاء اللہ تعالیٰ نہایت
سہولت سے سب آفات سے بچ جائیگا شیخ سعدی کیا خوب فرماتے ہین ؎ مزن بے تامل
بگفتار دم + نکو گوی اگر دیر گوئی چہ غم + اللہ تعالیٰ توفیق بخشے

الحمد للہ کہ اس مقام پر وہ شعبے جو زبان سے متعلق ہیں ختم ہوئے

باب تیسرا

ان شعبون کے بیان مین جو باقی جوارح سے متعلق ہین اور وہ چالیس شعبے ہین سولہ تو مکلف کی ذات خاص سے متعلق ہین طہارت حاصل کرنا اسمین بدن جامہ مکان کی طہارت وضو کرنا غسل کرنا جنابت سے حیض سے نفاس سے سب کچھ داخل ہوگیا نماز کا قائم کرنا اس مین فرض ونفل وقضا سب آگیا صدقہ اسمین زکوۃ صدقہ فطر جود اطعام طعام اکرام مہمان سب داخل ہے روزہ فرض ونفل حج وعمرہ اعتکاف شب قدر کا تلاش کرنا اسمین آگیا اپنے دین کے بچانے کے لیے کہین بھاگ نکلنا اسمین ہجرت بھی آگئی نذر پوری کرنا قسم کا خیال رکھنا۔ کفارہ ادا کرنا۔ بدن چھپانا نماز اور غیر نماز مین۔ قربانی کرنا۔ جنازہ کی تجہیز وتکفین وتدفین۔ دین ادا کرنا معاملات مین راست بازی کرنا اور غیر مشروع معاملات سی بچنا۔ سچی گواہی ادا کرنا اور اسکو پوشیدہ نکرنا اور چھ اپنی اہل وتوابع کے متعلق ہین نکاح سے عفت حاصل کرنا۔ اہل وعیال کے حقوق ادا کرنا اسمین غلام نوکر خدمتگزار سے نرمی ولطف کرنا بھی آگیا والدین کی خدمت کرنا اور انکو ایذا نہ دینا اولاد کی پرورش کرنا ناتہ دارون سی سلوک کرنا آقا کی اطاعت کرنا اور اٹھارہ عام لوگون سے متعلق ہین حکومت مین عدل کرنا مسلمانون کی جماعت کی اطاعت کرنا حکام کی اطاعت کرنا لوگو مین اصلاح کردینا اسمین خوارج اور باغیون کے ساتھ قتال کرنا بھی داخل ہے کیونکہ فساد کا دفع کرنا اصلاح کا سبب ہوتا ہے نیک کام مین مدد دینا۔ نیک بات بتلانا۔ بری بات سی منع کرنا۔ حدود کا قائم کرنا۔ جہاد کرنا اسمین سرحد کی حفاظت بھی آگئی۔ امانت ادا کرنا اسمین خمس نکالنا بھی داخل ہے۔ قرض دینا کسی حاجتمند کو۔ پڑوسی کی خاطرداری کرنا۔ خوش معاملگی۔ مال کو اسکے موقع مین صرف کرنا اسمین فضول خرچی سے بچنا بھی آگیا سلام کا جواب دینا چھینکنے والے کو جواب دینا یعنی جب الحمد للہ کہے تو جواب مین یرحمک اللہ کہنا لوگون کو ضرر نہ پہونچانا لہو وباطل سی بچنا ایذا دینے والی چیز جیسے کانٹا ڈھیلا راہ سے ایک طرف کردینا ۱۶ اور ۶ اور ۱۸ کا مجموعہ چالیس ہوئے فقل شعب مذکورہ کے ان شعب کے بھی مختصر فضائل ومتعلقات کے لیے چند فصلین منعقد کرتے ہین اللہ تعالی تمام

فرماوین **فصل** ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ طہارت نصف ایمان ہے روایت
کیا اسکو مسلم نے ف اسمین ہر قسم کی صفائی داخل ہوگئی چنانچہ ارشاد ہوا ہی پانچ چیزین فطرۃ
سلیمہ کا مقتضا ہین ختنہ کرنا استرہ لینا لبین ترشوانا ناخن کٹانا بغل کے بال اکھاڑنا روایت
کیا اسکو بخاری اور مسلم نے اور ارشاد فرمایا ہی کہ اللہ تعالیٰ پاک صاف ہین صفائی کو پسند
کرتے ہین سو اپنے گھرون کے آگے میدانون کو صاف رکھا کرو روایت کیا اسکو ترمذی نے
دیکھیے شریعت مطہرہ نے صفائی کی کیسی تعلیم فرمائی افسوس ہم لوگ شریعت پر عمل چھوڑ کر غیر قومون سے
ہنسواتے ہین اور شریعت پر اعتراض کراتے ہین کہ انکی شریعت اصلاح معاش کے لیے کافی نہین
اور دوسری قومین ہمارے اصول واحکام لیکر اپنی طرف نسبت کرتے ہین اور فخر کرتے ہین
انا للہ وانا الیہ راجعون سادگی سے رہو مگر صاف رہو بقدر امکان بدن سب ستھرا ہی میلا پن
نہایت ذلت اور دوسرے کی ایذا کا سبب ہے **فصل** عبداللہ بن عمرو بن العاص رض حضور سرور عالم
فخر بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ حضور نے ایک روز نماز کا ذکر فرمایا ارشاد فرمایا
کہ جو شخص نماز پر محافظت کرے یعنی اسکو ہمیشہ برعایت شرائط وارکان پڑھتا رہی اسکے لیے وہ نماز
قیامت کے روز روشنی اور برہان اور سبب نجات ہوجاویگی اور جو شخص اسپر محافظت نکریگا نہ وہ
اسکے لیئے نور ہوگی نہ برہان نہ نجات اور وہ شخص قیامت کے دن فرعون وقارون وہامان وابی
ابن خلف کے ساتھ ہوگا روایت کیا اسکو احمد اور دارمی نے اور بیہقی رح نے شعب الایمان مین اور
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کرو اپنی اولاد کو نماز کا جب وہ سات برس کے ہوجاوین
اور انکو نماز کے لیے مارو جب وہ دس برس کے ہوجاوین اور علیحدگی کرو ان کے درمیان خوابگاہون
مین یعنی جب وہ ہوشیار ہوجاوین تو انکو علیحدہ بستر پر سلاؤ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے ف
نماز کی فضیلت اور اسکی ترک پر وعید کے بارہ مین بیشمار احادیث موجود ہین اکثر لوگ نماز مین
نہایت غفلت کرتے ہین طرح طرح کے بہانے پیش لاتے ہین بڑا عذر کم فرصتی کا ہوا کرتا ہی صاحبو
اگر عین ہجوم کاروبار کے وقت پیشاب یا پاخانہ کا دباؤ پڑے اسوقت کیا کرو کیا اپنا کام
کرتے رہو یا سب چھوڑ چھاڑ بمپولس دوڑے جاؤ پھر افسوس کیا نماز کی اتنی بھی ضرورت اور
قدر نہین ہی سب سے بڑھکر افسوس یہ ہی کہ بعض درویش اسکو ضروری نہین سمجھتے اور دوسرے عوام

اور جاہلون کو گمراہ کرتے ہین درویشی تو اسواسطے اختیار کیا کرتے ہین کہ پہلے سے زیادہ عبادت
وطاعت مین مشغولی ہوگی جو کام دین کا پہلے دشوار تھا وہ آسانی سے ہونے لگے گا نہ یہ کہ جو لنگڑا
لنجا نماز وروزہ تھا وہ بھی رخصت کردیا اس سے بڑھکر رنج کی بات یہ ہے کہ یہ لوگ قرآن مجید کی
آیات مین تحریف کرکے اپنے مطلب کو ثابت کرنا چاہتے ہین صاحبو تفصیلی جواب تو طالب علمون
کے سمجھنے کے قابل ہے ان بیچارون سے اتنا پوچھ لینا کافی ہے کہ قرآن مجید جنپر نازل ہوا وہ زیادہ سمجھتے
تھے یا تم پھر وہ تو عمر بھر نماز پڑھتے رہے پھر تمنے کس بنا پر نماز چھوڑدی بات یہ ہے کہ یہ بھی نفس کی شرارت
ہے کہ بزرگی کے پردے مین لذت نفس کو پورا کیا جاتا ہے یا اثنائے سلوک مین کوئی دھوکا ہوگیا
ہے جسکا منشاء جہل اور دوسرون سے اپنے کو بڑا سمجھنا ہے ورنہ کسی کامل جامع شریعت وحقیقت
سے رجوع کرتے غلطی نکل جاتی اللہ تعالیٰ سب آفات سے محفوظ رکھے جو لوگ اب نماز کیطرف
متوجہ ہون انکو پچھلی ناغہ نمازین بھی قضا کرنا چاہیے وہ صرف توبہ سے معاف نہین ہوتین اور قضا
کے لیے یہ ضرور نہین کہ فجر کی قضا فجر کیوقت ہو ظہر کی قضا ظہر کیوقت ہو یہ کچھ ضرور نہین بجز تین
وقتون کے اور تمام اوقات مین قضا جائز ہے وہ تین وقت یہ ہین آفتاب نکلتے وقت جب آفتاب
برابر ہو جب آفتاب چھپنے لگے۔ البتہ اسمین اکثر لوگون کو آسانی ہوتی ہے کہ ایک ایک ادا نماز کیساتھ
ایک ایک نماز پڑھ لیا کرین فصل ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو اور وہ اسکی زکوٰۃ نہ دیتا ہو قیامت کی روز اُسکا مال ایک
گنجے سانپ کی شکل بنا دیا جاوے گا جسکی آنکھون پر نقطے ہونگے (ایسا سانپ بڑا زہریلا ہوتا ہے) وہ
اُسکے گلے مین بمنزلہ طوق کے ڈالا جاوے گا پھر وہ اُس شخص کی دونو باچھین پکڑیگا اور کہیگا مین تیرا
مال ہون تیرا خزانہ ہون پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ الخ
الآیۃ (اس آیت مین بھی مال کے طوق ہونے کا ذکر ہے) روایت کیا اسکو بخاری نے ف
اکثر مالدار زکوٰۃ دینے مین بہت کوتاہی کرتے ہین ڈرتے ہین کہ روپیہ کم ہو جاوے گا صاحبو
اول تو اسکا تجربہ ہو چکا ہے کہ زکوٰۃ وصدقہ دینے سے مال کبھی کم نہین ہوتا اُسوقت اگر کسی قدر
نکلجاتا ہے تو کسی موقع پر اُس سے زیادہ آملین آجاتا ہے حدیث شریف مین بھی یہ مضمون موجود ہے
دوسرے اگر بالفرض کم ہی ہوگیا تو کیا ہے آخر اپنے حظوظ نفس مین ہزارون روپیہ خرچ کرڈالتے ہو وہ بھی

توکم ہی ہوتا ہی سرکاری ٹکس اور محصول مین بہت کچھ دینا پڑتا ہی اور نہ دو تو باغی مجرم قرار دیے
جاؤ آخر اسمین بھی تو گھٹتا ہے پھر اسکو خدائی ٹکس سمجھو تیسری یہ کہ یہان گو کم ہوتا ہوا نظر آتا ہی
مگر وہان جمع ہو جاتا ہے آخر ڈاکخانہ مین بنک مین روپیہ جمع کرتے ہو تمھارے قبضہ سے تو
نکل ہی جاتا ہے مگر اطمینان ہوتا ہی کہ معتبر جگہ جمع ہی نفع بڑھتا رہتا ہی اسیطرح صاحب ایمان کو
خداوند جلشانہ کے وعدون پر اعتماد کرکے سمجھنا چاہیے کہ وہان جمع ہو رہا ہی اور قیامت کی روز
اصل مع نفع کے ایسے موقع پر ملیگا کہ اسوقت بہت ہی سخت ضرورت ہوگی اسکے علاوہ حفاظت
مال کیواسطے چوکیدار نوکر رکھتے ہو اسکو تنخواہ دینی پڑتی ہی باوجودیکہ یہ مقدار گھٹ جاتی ہی مگر اس ڈر
سے کہ تھوڑی بچت کے واسطے کہین سارا روپیہ چوری نہو جاوے یہ رقم صرف کرنا گوارا کرتے ہو اسیطرح
زکوۃ کے ادا کرنے کو مال کا محافظ سمجھو- حدیث شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ زکوۃ نہ دینے سے مال
ہلاک ہو جاتا ہے چنانچہ حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ مینے سنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
سے آپ فرماتے تھے کہ نہین مخلوط ہوتی زکوۃ کسی مال مین کبھی مگر کہ ہلاک کر دیتی ہی وہ
اُس مال کو روایت کیا اسکو شافعیؒ نے اور بخاری نے اپنی تاریخ مین اور حمیدی نے اور اسقدر
اُنھون نے اور زیادہ کیا ہے کہ تجھپر زکوۃ واجب ہوئی اور تو نے اسکو نہ نکالا ہو سو یہ حرام اُس
حلال کو ہلاک کر ڈالتا ہی- سوا اپنے مال کی حفاظت کے یہ بھی اُسکو چوکیدارونکی تنخواہ ہی سمجھ لیا
کرو پھر یہ ہے کہ کوئی ایسا شخص نہین ہی جسکو حاجتمندون کے لیے کچھ نہ کچھ خرچ کرنا نہ پڑتا ہو کاش
اگر حساب کرکے خرچ کرین زکوۃ سہولت سے ادا ہو جاوے **صدقہ فطر** ابن عباس سے روایت ہے
کہ انھون نے آخر رمضان مین فرمایا کہ اپنے روزہ کا صدقہ نکالو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
یہ صدقہ مقرر فرمایا ہی ایک صاع خرما ہو یا جو یا نصف صاع گیہون ہر شخص پر خواہ آزاد ہو یا غلام
مرد ہو یا عورت بچہ ہو یا بڈھا روایت کیا اسکو ابوداؤد اور نسائی نے اور انہی سے روایت
ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر کو اسواسطے مقرر فرمایا ہی کہ روزے لغو اور فحش سے پاک
ہو جاوین اور غریبون کو کھانیکو ملے روایت کیا اسکو ابوداؤد نے صدقہ فطر کے مفصل مسائل کتب
فقہ سے لینا چاہیے **رفع غلطی** اکثر قانونی طبیعت کے لوگ یون سمجھا کرتے ہین کہ جب ہمنے زکوۃ
ادا کر دی اب کوئی حق ہمارے ذمہ نہ رہا پھر ان کی قساوت کی یہ حالت ہوتی ہی کہ کوئی غریب

محتاج کیسا ہی بھوکا مرتا ہو اور ان بزرگ کے پاس ہزارون روپیہ بھرا پڑا ہو مگر انکو نہ اسپر رحم آتا ہی نہ اسکو ایک پیسہ دیتے ہین اور اپنے زعم مین بڑے بے فکر بیٹھے ہین کہ ہم زکوۃ تو ادا کر ہی چکے اب ہمارے ذمہ کوئی حق نہین رہا یہ خیال نہایت غلط ہے خود حدیث مین موجود ہی اِنَّ فِی الْمَالِ لَحَقًّا سِوَی الزَّکوٰۃِ ثُمَّ تَلَا لَیْسَ الْبِرَّ الخ رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی یعنی مال مین اور بھی حق ہی سوا زکوۃ کی پھر آپنے تصدیق کے لیے یہ آیت پڑھی لیس البر الآیۃ وجہ تصدیق کی یہ ہی کہ اللہ تعالی نے اس آیت مین مالی دینے کو فرمایا اسکے بعد زکوۃ دینے کا حکم فرمایا سو معلوم ہوا کہ یہ مال کا دینا علاوہ اداے زکوۃ کے ہی اسیطرح احادیث کثیرہ سے اور حقوق کا ثبوت ہوتا ہی بات یہ ہی کہ حقوق مالیہ دو قسم کے ہین معین اور غیر معین۔ زکوۃ معین حق ہی جو خاص وقت مین خاص شرائط سے خاص مقدار کے ساتھ مقرر ہی اور دوسری حقوق غیر معین ہین جن کا اہل حقوق کی حاجت پر ہے اس کا کوئی ضابطہ نہین مثلا ایک محتاج سائل آیا جسکو ایک روپیہ کی ضرورت ہی اور ہمارے پاس حاجت سے زائد ایک روپیہ موجود ہی کیا ہمارے ذمہ اسکی دستگیری ضرور نہوگی بیشک ضرور ہوگی اسیطرح کسیکو قرض دیدینا کوئی چیز عاریۃً دیدینا دینی کامون مین اعانت کرنا یہ سب بقدر وسعت ضروری ہی **فصل** ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے آدمی کے تمام اعمال کا یہ قانون ہی کہ ایک نیکی دس حصہ سے سات سو حصہ تک بڑھتی ہی اللہ تعالی فرماتے ہین کہ سواے روزہ کے کہ وہ خاص میرا ہی اور اسکی جزا مین خود دونگا میری خاطر سے اپنی شہوت کو اپنے کھانے کو چھوڑ دیتا ہی روزہ دار کیواسطے دو خوشیان ہین ایک خوشی افطار کے وقت دوسری خوشی اپنے پروردگار کی ملاقات کیوقت اور البتہ روزہ دار کے منھ کی بدبو اللہ کے نزدیک خوشبوے مشک سے زیادہ پاکیزہ ہی اور روزہ ڈھال ہے اور جب کوئی تم مین روزہ رکھے تو فحش باتین نکرے اور شور وغل نہ مچاوے اگر کوئی گالی گلوچ کرنے لگے یا لڑنے لگے تو یون کہدینا چاہیے کہ بھائی میرا تو روزہ ہے روایت کیا اس کو بخاری ومسلم نے **ف** اور بے شمار حدیثین روزہ کے فضائل اور ترک روزہ کی برائی مین وارد ہین افسوس اُن ماننے مین اکثر اہل نعم روزہ سے جی چراتے ہین کہتے ہین بھوک پیاس کی تاب نہین ہوتی بڑے تعجب کی بات ہے اگر حکیم صاحب کسی بیماری مین فرمائین کہ چار وقت کا فاقہ کرو نہین تو مر جاؤگے

حضرت چار وقت کی جگہ احتیاطاً پانچ وقت کا فاتحہ خوشی سے کرنے کو طیار و مستعد ہو جاوینگے
افسوس خدا کا حکم حکیم کے حکم کے برابر بھی نہوا افسوس حیوۃ اُخرویہ کی قدر حیوۃ دنیویہ کے برابر بھی نہوئی
یا اللہ ہمارے بھائیوں کو نیک سمجھ نصیب فرما اور نفس و شیطان کے غلبہ کو اُن سے دفع فرما تقسیم روزہ
تین طرح پر ہے فرض رمضان شریف کا اور نذر کا اور کفارہ کا اور قضا کا اور بدل ہدی کا نفل جسمین
شش عید ذی الحجہ کے نو دن یوم عاشورا شعبان کی پندرھوین معین ہین اور باقی غیر معین ممنوع
عید بقر عید تین روز بقر عید کے بعد فصل ابی امامہ سے روایت ہی کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ حج
صلے اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کے لیے یہ چیزین حج سے مانع نہون کھلی محتاجی یا ظالم بادشاہ یا
کوئی بیماری جس سے جا نہ سکے اور پھر وہ حج نہ کرے تو اسکو اختیار ہے خواہ یہودی ہو کر مرے یا
نصرانی ہو کر روایت کیا اسکو دارمی نے ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے حج کرنے والا اور عمرہ کرنیوالے اللہ تعالی کے مہمان ہین اگر یہ لوگ اللہ تعالی سے دعا کرتے ہین وہ
قبول فرماتے ہین اور اگر یہ لوگ استغفار کرتے ہین وہ مغفرت فرماتے ہین روایت کیا اس کو
ابن ماجہ نے اور ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو
شخص حج کرنے کو یا عمرہ کرنے کو جہاد کرنے کو گھر سے نکلا پھر وہ راہ ہی مین مرگیا تو اللہ تعالے
اسکے لیے ثواب حاجی اور معتمر اور غازی کا لکھتے ہین روایت کیا اسکو بیہقی نے شعب الایمان مین ف
روپیہ والے اکثر حج مین بھی کوتاہی کرتے ہین کوئی اپنے کاروبار کا بہانہ کرتا ہی کوئی سمندر سے حج نہ جانیوالون کے حیلہ حوالے
ہول کھاتا ہی کوئی بدوون کو ملک الموت سمجھتا ہی صاحبو یہ تمام حیلے بہانے محض اسوجہ سے
ہین کہ حج کی وقعت دل مین نہین حاضری دربار خداوندی کو ضروری نہین سمجھتے اللہ تعالے
کی محبت سے دل خالی ہی ورنہ کوئی چیز بھی سد راہ نہوتی ادنی سے مثال عرض کرتا ہون اگر ملکہ
معظمہ اپنے پاس سے خرچ راہ بھیجکر آپ کی طلبی کا ایک اعزازی فرمان آپکے پاس بھیجین قسم کھا کر
فرمائیے آپ جواب مین یہ فرمائینگے کہ صاحب میرے مکان مین کوئی کاروبار دیکھنے والا نہین
مین نہین آسکتا یا مجھے تو سمندر سے ڈر لگتا ہے اسلیے معذور ہون یا راہ مین فلان مقام پر
لوٹ مار ہوتی ہے مین جانا خلاف احتیاط سمجھتا ہون جناب عالی کوئی حیلہ کرنے کو دل نچاہیگا
تمام ضرورتین اور عذر چولھے مین ڈالدوگے اور نہایت شوق و مسرت سے جس طرح بن پڑیگا

افتان وخیزان دوڑے جاؤگے اور ساری شکلین آسان نظر آئین گی بات یہ ہے کہ ارادہ
سے تمام کام سہل ہو جاتے ہین اور جب ہمت اور ارادہ ہی پست کر دو تو آسان کام بھی شکل نظر
آتے ہین بالخصوص بدوون کا بدنام کرنا بالکل ہی ناواقفیت ہی جو لوگ حج کر آکے ہین اور کسیقدر
حالات واقعیہ کی تحقیق کا شوق بھی اِن کے دلمین ہی وہ خوب جانتے ہین کہ بدوون کی کوئی نئی حالت
نہین ہی اور نہ کوئی نیا واقعہ پیش آتا ہی جو اتفاق ہندوستان مین پیش آتے ہین اور جو اسباب انکو
پیش آنیکے ہین وہی اتفاقات و اسباب ہان ہین یہان گاڑی بانون کو دیکھ لیجیے کہ انکو ذرا
بات چیت سے کھانے پینے تمباکو سے ذرا خوش رکھیے غلام بن جاتے ہین اور اگر سختی کیجیے گالی
دیجیے کہین گاڑی الٹ دین گے کہین پریشان کرینگے علی ہذا باوجود اس انتظام شدید کے بارہا
تھوڑی ہی میدان مین اسٹیشن سے شہر کو آتے ہوے حادثے ہو جاتے ہین وارداتین ہوتی ہین
ایسا ہی وہان سمجھ لیجیے بلکہ وہان کی حالت کے اعتبار سے تو کچھ بھی نہین ہوتا کیونکہ وہان کوئی
چوکی نہین پہرہ نہین پھر واقعات کی کمی بالکل تعجب ہے اور جسقدر رہوتا ہی وہ بھی مسافرین کی
بے انتظامی و بے احتیاطی سے ہوتا ہی ورنہ ہر طرح سے سلامتی ہے عافیت ہی اکثر لوگون کو ان
واقعات کی سختی معلوم ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اجنبی ملک اجنبی زبان اس لیے برداشت نہین ہوتی
اور سب گفتگو کے بعد مین کہتا ہون اچھا اب کچھ ہوتا ہی پھر کیا ہوا ایک کسی کے عشق مین آدمی
تمام ذلت و کلفت گوارا کرتا ہی کیا خدا کی محبوب کا اتنا بھی حق نہین ہے ای دل آن بہ کہ
خراب از مے گلگون باشی ٭ بے زر و گنج بصد حشمت قارون باشی ٭ در رہِ منزل لیلی کہ خطر ہاست
بجان ٭ شرط اول قدم آنست کہ مجنون باشی ٭ **نصیحت** حجاج کو چند امور کا لحاظ رکھنا ضرور ہے
اوّل سفر مین خصوصًا جہاز پر نماز قضا نکرین۔ بڑی بیوقوفی ہے کہ ایک فرض کے لیے اتنے فرض ترک کیے
جائین۔ دوم سفر مین نہ کسی سے تکرار کرین نہ کسی پر اعتماد۔ سوم مطوف ایسے شخص کو مقرر کرین جو
مسائل حج بخوبی جانتا ہو اور امین اور خیر خواہ ہو چہارم خرچ کافی لیجاوین اور خرچ کرنے مین بخل
کرین کہ طرح طرح کی مصیبت جھیلنی پڑے نہ اسراف کرین کہ محتاج ہو کر پریشان ہون۔ پنجم قافلہ سے
باہر ہرگز کسی وقت نجائین ششم بدوون کو کہ قلیل پر قانع ہو جاتے ہین خوش رکھین ہفتم اِس سفر کو
سفر عشق سمجھین **فصل** حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رمضان شریف

کے عشرہ اخیرہ کا اعتکاف فرمایا کرتے تھے یہانتک کہ اللہ تعالیٰ نے آپکو وفات دی پھر آپکی بیبیاں
اعتکاف کرتی تھین آپکے بعد روایت کیا اسکو بخاری و مسلم نے ابن عباس سے روایت ہی کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معتکف کی حق مین فرمایا کہ وہ تمام گناہون سے رکا رہتا ہی اور اسکو نیکیون کا
اتنا ثواب ملتا ہی جیسے کہ تمام نیکیان کرنیوالے کو روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے **ف** فائدہ اعتکاف سے
بقول اہل تحقیق یہ ہی کہ شب قدر کو اسمین تلاش کیا جاے کیونکہ اکثر احادیث کے موافق یہ شب قدر
عشرہ اخیرہ مین ہوتی ہے اور اسکی بڑی فضیلت آئی ہی چنانچہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ
رمضان شریف کا مہینا داخل ہوا تو حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ مہینا
تمہارے پاس آگیا ہی اور اس مین ایک شب ہے جو ہزار مہینون سے بہتر ہے یہی شب قدر ہی جو اس
سے محروم رہا وہ تمام خیر سے محروم رہا اور اسکی خیر سے وہی محروم رہیگا جو بالکل محروم ہی ہو روایت
کیا اسکو ابن ماجہ نے بعض لوگ اعتکاف کے یہی معنی سمجھتے ہین کہ دس روز تک مسجد مین مقید رہے
چاہے وہان بیٹھکر دنیا بھر کے خرافات مین مشغول رہے ایسا اعتکاف تو محض صورت بے معنی ہی
مغز اعتکاف کا ذکر و فکر و مشغولی عبادت اور توبہ و استغفار و انتظار صلوۃ وغیرہا امور مین اپنی
اوقات ان امور مین مشغول رکھنا چاہیے اور طاق راتون مین شب قدر کا غالب احتمال ہی جسقدر
ممکن ہو اسمین شب بیداری کرے اور یہ ضرور نہین کہ تمام شب جاگے خواہ زبان بھی لڑکھڑانے رکوع سجدہ
مین سہو بھی ہوتا جائے نیند کے جھوکے سے گر گر بھی پڑے اگر ایسی حالت ہو تو تھوڑی دیر کے
لیے سو رہنا چاہیے شریعت کا حکم یہ نہین ہی کہ اپنے کو ہلاک کر ڈالو بلکہ اصلی منشا یہ ہی کہ غفلت و
کاہلی و اعراض و نسیان نہونا چاہیے اُدھر کی دھن لگی رہے اور اپنی کوشش بھر کوتاہی نکرے اور تکان
کیوقت بے تکلف آرام کرے ایسا آرام بھی عبادت سے درجہ مین کم نہین ہے **فصل** ابو سعید سے
روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تھوڑے ہی دنون مین ایسی حالت ہو جائیگی کہ مسلمان
کا سب سے بہتر مال بکریان ہونگی جنکے پیچھے پھرتا ہو پہاڑون کے چوٹیون پر اور بارش کی موقعون
پر اپنے دین کو لیے ہوے بھاگا پھرتا ہو فتنون سے روایت کیا اسکو بخاری نے - عمرو بن العاص سے
روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ہجرت منہدم کر دیتی ہے ان گناہون کو جو
اس سے پہلے ہو چکے ہین روایت کیا اسکو مسلم نے **ف** اگر کسی شہر مین یا کسی محلہ مین یا کسی

ترغیب اعتکاف

ترغیب عزلت

مجمع مین دین کے ضائع ہونیکا اندیشہ ہو وہان سے بشرط قدرت علیحدگی واجب ہی البتہ اگر یہ شخص عالم مقتدا ہی اور لوگون کو اس سے دینی حاجت واقع ہوتی ہے تو ان مین رہ کر صبر کرے اور اگر کوئی اسکو پوچھتا ہی نہین نہ اسکو انکی اصلاح کی امید ہے تو بھی بہتر ہے کہ ان سے علیحدہ ہو جائے **فصل** حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص نذر کرے کہ اللہ تعو کی اطاعت کریگا تو اطاعت کرنا چاہیے اور جو نذر کرے کہ اللہ تعالی کی نافرمانی کریگا تو نافرمانی نہ کرے روایت کیا اسکو بخاری نے یعنی جو نذر موافق شرع کے ہو اسکو پورا کرے اور جو خلاف شرع ہو اسکا پورا کرنا جائز نہین مثلا کسی نے منت مانی کہ میرا بیٹا اچھا ہو جائے تو ناچ کا جلسہ کرونگا یہ بیہودہ نذر ہی اس کا پورا کرنا جائز نہین **ف** اسیطرح اس زمانے مین بہت سے امور مکروہ و بدعت کی نذر مانی جاتی ہی عوام بالخصوص مستورات مین زیادہ مبتلا ہین امام حسین کا فقیر بنانا کسی کے نام کی چوٹی رکھانا یا بالی پہنانا کسی مزار پر غلاف بھیجنا شیخ سدو کا بکرا کرنا خدا کی رات کرنا جیسی آج کل ہوتی ہی مشکل کشا کا روزہ رکھنا اور بہت سی واہی تباہی باتین مشہور و معروف ہین جن کی شریعت مین کچھ بھی اصل نہین بلکہ کلیاً یا جزئیاً ممانعت آئی ہی بڑے تعجب کی بات یہ ہی کہ بعض لکھے پڑھے لوگ ان رسوم کے حامی و ناصر ہین بالخصوص شیخ سدو کے بکرے کو حلال و طیب سمجھنے والے تو بکثرت ہین صاحبو قرآن مجید مین صاف لفظ وما اہل بہ لغیر اللہ موجود ہے اہلال عربی لغت ہی کتب لغت مین دیکھنا چاہیے حلت و حرمت مسئلہ فقہیہ ہی کتب فقہ درمختار وغیرہ مین ملاحظہ فرمانا چاہیے اور اہلال کی بعض تفاسیر مین جو ذبح کے ساتھ تفسیر کی ہی باعتبار عادت اس زمانے کے ہی بعض آیات مین جو تحریم سے نہی آئی ہی وہ بمعنی ارتکاب سبب حرمت ہی نہ اعتقاد حرمت

فائدہ **فصل** فرمایا اللہ جل شانہ نے واحفظوا ایمانکم یعنی سنبھالا کرو اپنی قسمون کو حفظ قسم مین کئی چیزین آگئین اول یہ کہ غیر اللہ کی قسم نہ کھائے چنانچہ ابن عمر سے روایت ہی کہ سنا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص غیر اللہ کی قسم کھائے وہ مشرک ہو جاتا ہے مراد شرک عملی ہی یعنی یہ مشرکون کا فعل ہی اکثر آج کل بیٹے کی باپ کی قسم کھایا کرتے ہین اس سے بہت احتیاط چاہیے یا بعض لوگ یون قسم کھاتے ہین کہ اگر مین جھوٹا ہون تو ایمان مجکو نصیب نہ ہو اس کی بھی سخت ممانعت آئی ہی حدیث مین ہی کہ اگر جھوٹا ہی تب تو ایمان جاتا رہا اور اگر سچا ہی تب بھی صحیح

وفا نذر

بعض مروجہ نذرین

وسلامت سلام کی طرف نہ آویگا روایت کیا اسکو ابو داؤد نے دوسرے یہ کہ اللہ کی قسم کھا دے تو سچ قسم کھاوے چنانچہ ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ خدا کی قسم مت کھاؤ مگر جس حالت مین سچی ہو روایت کیا اسکو ابو داؤد نے اور نسائی نے تیسرے یہ کہ زیادہ قسم نہ کھاوے اسمین اللہ تعالی کے نام کی بیحرمتی ہی اللہ تعالی نے سورہ نون مین حلّاف کو اوصاف ذمم مین فرمایا ہی چوتھے یہ کہ اگر شرع کے موافق کسی امر پر قسم کھائی ہے تو اوسکو پورا کرے اور اگر خلاف شرع ہی مثلا کسی گناہ پر قسم کھائی ہی کہ فلان پر ظلم کرونگا یا کسی کا حق تلف ہوتا ہی مثلاً قسم کھائی کہ باپ یا بھائی یا کسی اور مسلمان سے نہ بولونگا یا فلان حقدار کو کچھ ندونگا ایسی قسم کو توڑ ڈالے چنانچہ ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی بات پر قسم کھاوے اور پھر دوسری بات اُس سے اچھی نظر آوے تو اپنی قسم کا کفارہ دیدے اور اس کام کو کرے روایت کیا اسکو مسلم نے پانچوین یہ کہ کسیکا حق مارنے کیواسطے پھیر اور پیچ کی قسم نکھائے البتہ اگر اسپر ظلم ہوتا ہو تو جائز ہے مثلاً تمھارے ذمہ زید کا کچھ روپیہ آتا ہے تو تم قسم اس طرح کھانا چاہو کہ جھوٹی بھی نہو اور روپیہ بھی ندینا پڑے مثلاً یون کہو کہ میرے پاس تمھارا روپیہ نہین ہی دوسرا شخص تو یہ سمجھے کہ ان کے ذمہ روپیہ نہین ہے اور تمھارا مطلب یہ ہو کہ اسوقت ہماری جیب مین نہین ہی یہ حیلہ گناہ ہی البتہ اگر کوئی ظالم چور ڈاکو تمھارے گھر کا دفینہ خزینہ بجبر دریافت کرے اسوقت ایسی تاویل سے قسم کھالینا کہ میرے پاس تو ایک اد ّھی بھی نہین ہے مجھے کیون تنگ کرتے ہو جائز ہے بلکہ اکثر علمائے محققین کے نزدیک ایسے وقت مین صریح جھوٹ بھی جائز ہے ابو ہریرہ راوی ہین کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ قسم کھانیوالے کی نیت پر قسم واقع ہوتی ہے روایت کیا اسکو مسلم نے **فصل** کفارہ کئی قسم ہے کفارہ یمین کفارہ قتل کفارہ ظہار کفارہ رمضان یہ سب قسمین قرآن وحدیث مین مذکور ہین کفارہ یمین کفارہ قسم کو کہتے ہین یعنی اگر قسم ٹوٹ جاے تو یا دس مسکین کو کھانا دو وقت پیٹ بھر کر کھلا دیوے یا انکو ایک ایک جوڑا کپڑا دیدے یا ایک غلام آزاد کرے اُن تینون مین اختیار ہے جو چاہے ادا کرے جب ان تینون امر سے عاجز ہو اور قدرت نرکھتا ہو اُسوقت تین روزے لگاتار رکھے اکثر لوگ تین روزونپر ٹال دیتے ہین اگرچہ کھانا کھلانے کی استطاعت رکھتے ہون یہ جائز نہین اس سے کفارہ ادا نہوگا

اور اگر دس مسکین کو فی مسکین نصف صاع گیہوں جو ۸۰ کے سیر سے پونے دو سیر ہوتے ہیں یا اسکے دام دیدے تب بھی بجائے کھلانے کے ہی **کفارۂ قتل** اگر بھول چوک سے کوئی خون ہو جائے تو اس میں علاوہ دیت یعنی خون بہا کے جسکے احکام و مقدار کتب فقہ میں مذکور ہیں ایک غلام کا آزاد کرنا واجب ہی اور اگر اسپر قدرت نہو تو دو ماہ کے متواتر روزے رکھے یہ توبہ کی تکمیل کے لیے ہے۔

کفارۂ ظہار اگر بیوی کو اپنے محرمات ابدیہ میں سے کسی کے عضو محرم کے ساتھ تشبیہ دی جاوے اسکو ظہار کہتے ہیں وہ عورت اسپر حرام ہوتی ہی جبتک کہ کفارہ نہ دے کفارہ اس کا یہ ہے کہ اول ایک غلام آزاد کرے اگر اسکی استطاعت نہو تو دو ماہ لگاتار روزے رکھے اگر اسپر بھی قدرت نہو تو ساٹھ مسکین کو دو وقت پیٹ بھر کھانا کھلاوے اب وہ عورت بدستور حلال ہو جاوے گی

کفارۂ رمضان کوئی روزہ قصداً بلا عذر افطار کر دیا جائے تو علاوہ قضا کے کفارہ بھی دینا پڑے گا اور یہ کفارہ اور اسکی ترتیب بالکل مثل کفارۂ ظہار کے ہے۔

تنبیہ جن روزوں میں لگاتار ہونا شرط ہی اگر ایک روزہ بھی خواہ بعذر یا بلا عذر درمیان میں چھوٹ جائے تو از سر نو پھر سلسلہ شروع کرنا پڑیگا البتہ عورت کے لیے حیض کا آجانا عذر مقبول ہی مگر شرط یہ ہی کہ پاک ہوتے ہی فوراً شروع کردے اگر پاک ہونے کے بعد ایک روز بھی غفلت ہوگی تو پھر از سر نو شروع کرنا پڑے گا اور نفاس عذر نہیں ہی یعنی بعد فراغ نفاس پھر از سر نو سلسلہ شروع کرنا پڑیگا **فصل** ارشاد فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اللہ تعالی اور روز قیامت پر یقین رکھتا ہو وہ حمام میں بے لنگی باندھے نجائے روایت کیا اسکو ترمذی نے اور معاویہ بن حیدہ سے روایت ہی کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے چھپانے کا بدن ہم کس موقع پر چھپاویں اور کس موقع پر ویسے ہی چھوڑ دیں آپنے فرمایا کہ اپنے ستر کو محفوظ رکھو بجز بی بی کے یا لونڈی کے انھوں نے سوال کیا کہ کبھی ایک شخص دوسرے کے پاس رہتا ہی یعنی ہر وقت ایک جگہ رہنے سے محافظت مشکل ہی آپ نے فرمایا کہ اگر تمسے یہ بات ہو سکے کہ اسکو کوئی نہ دیکھے تو ایسا ہی کرو انھوں نے سوال کیا کہ کبھی آدمی تنہائی میں ہوتا ہی آپنے فرمایا تو پھر اللہ تعالی سے حیا کرنا مناسب ہے روایت کیا اسکو ترمذی نے

ف یہ جو فرمایا کہ بے لنگی باندھے حمام مین نجاوے وجہ اُسکی یہ ہی کہ حمام مین کئی کئی آدمی یکجا غسل کرتے ہین اسلیے پردہ واجب ہی اور لونڈی سے جو بے پردہ ہونیکی اجازت دی اس سے مراد وہ لونڈی نہین جو ہندوستان مین اکثر بڑے گھرونمین موجود ہین کیونکہ یہ تو شرعی قاعدہ سے آزاد ہین نہ انسے جبرًا خدمت لینا جائز نہ انسے خلوت اور صحبت کی اجازت بالکل اجنبی آزاد عورت کی مثل ہین نوکرون کی طرح اُنسے برتاؤ کرنا چاہیے خدمت بھی رضامندی سے (خواہ تنخواہ پر رضامند ہون یا کھانے کپڑے پر) ہونا چاہیے اور اُنکو اختیار ہی جس سے چاہین نکاح کرین جب چاہین جہان چاہین چلی جائین انپر کوئی بس نہین ہی اور حدیث مذکور سے یہ بھی معلوم ہوا کہ تنہائی مین بھی بلا ضرورت برہنہ ہونا خواہ کل بدن سے یا بعض بدن سے جسکا چھپانا مجمع مین واجب ہی جائز نہین ہی اللہ تعالی سے اور ملائکہ سے حیا کرنا چاہیے کتب فقہ مین بدن چھپانے کے مسائل بہ تفصیل لکھے ہین یہان اسقدر سمجھ لینا ضرور ہی کہ مرد کو ناف سے گھٹنے تک بدن ڈھانکنا ضروری ہی اور عورت کو سر سے پانون تک ہان جسکو نامحرم کے روبرو کسی ضرورت سے سامنے آنا پڑتا ہو اسکو چہرہ اور دونو ہاتھ گٹے تک اور دونون پانون ٹخنے کے نیچے تک کھولنا جائز ہے اس صورت مین اگر بدنگاہ سے کوئی دیکھیگا وہ گنہگار ہوگا اِسپر کوئی الزام نہین لیکن اور تمام بدن موٹے کپڑے سے اور اس مین بھی بہتر یہ ہے کہ یہ کپڑا سفید اور سادہ ہو مکلف نہو ڈھکا ہونا چاہیے خوشبو وغیرہ بھی نامحرم کے روبرو لگاکر نہ آنا چاہیے زیور جہانتک ممکن ہو چھپا ہوا ہو بہت باتین بالخصوص بے تکلفی اور لطف کی باتین غیر محرم سے نکرے خلاصہ یہ ہی کہ جو چیز بضرورت جائز ہے وہ زائد از ضرورت ممنوع ہی اے مردو اور اے بیبیو ان باتون کی خوب احتیاط رکھو دیکھو اللہ اور رسول تمپر بہت شفیق ہین جس چیز سے منع کیا ہی اسکے ماننے سے سراسر تمہارا ہی فائدہ ہی اس زمانہ مین نہ بدن کا پردہ ہی نہ آواز کا پھر دیکھو طرح طرح کی خرابیان پیدا ہوتی ہین اللہ تعالی توفیق دین

فصل زید بن ارقم سے روایت ہی کہ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہ قربانی کیا چیز ہے آپنے فرمایا سنت ہی تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی انھون نے عرض کیا کہ پھر ہمکو اسمین کیا ملتا ہی آپنے فرمایا ہر بال کے عوض ایک نیکی انھون نے عرض کیا اور اون والے جانور مین یا رسول اللہ آپنے فرمایا اسمین بھی ہر بال کے عوض مین ایک نیکی روایت کیا اس کو احمد اور ابن ماجہ

نے ف اور بہت احادیث فضائل قربانی مین وارد ہین اور گوشت پوست قربانی کا خواہ اپنے کام مین لائے خواہ کسیکو ہدیۃً یا صدقۃً دے مالک کو اختیار ہی لیکن فروخت کر کے اپنے کام مین لانا جائز نہین اور اگر فروخت کیا تو اُسکا مصرف مثل زکوۃ کے ہے اسیطرح جو اس مالک کا نائب و وکیل ہو اسکو بھی اس قاعدہ کا لحاظ رکھنا چاہیے۔ اکثر مدارس اسلامیہ مین قربانی کی کھال کے دامون کو مہتمم جہان مدرسہ مین ضرورت ہوتی ہی صرف کر ڈالتا ہی یہ بے احتیاطی ہی صرف مصارف زکوۃ مین اُسکو صرف کرنا چاہیے

فضیلت تکفین اور اسمین عمدگی کا حکم

فصل جابر رضہ سے روایت ہی کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی تم مین اپنے بھائی کو کفن دے تو اچھا کفن دے روایت کیا اسکو مسلم نے ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کسی مسلمان کے جنازے کے ساتھ چلے بسبب ایمان اور طلب ثواب کے اور برابر اُسکے ساتھ رہے یہان تک کہ اُسپر نماز پڑھی اور اُس کی دفن سے فارغ ہو جائے تو وہ شخص دو قیراط ثواب لے کر لوٹے گا ایک ایک قیراط اُحد کے پہاڑ کے برابر ہے اور جو شخص اُس پر نماز پڑھے اور قبل دفن چلا آئے تو اُسکو ایک قیراط ملے گا روایت کیا اُسکو بخاری و مسلم نے ف اکثر لوگ جنازہ کی نماز اور اُسکے ساتھ مقبرہ تک جانے مین کاہلی کرتے ہین اور بہت بڑے اجر سے محروم رہتے ہین اس سستی کا یہان تک نتیجہ ہوتا ہی کہ بعض جنازے کیساتھ چار آدمی مصیبت سے ملتے ہین اگر مقبرہ دور ہوا اُنکو وہان تک پہنچانا موت ہوتا ہی صاحبو یہ سب مسلمانون کے ذمہ حق ہی اسمین کوتاہی کرنے سے کوئی اکیلا گنہگار نہو گا سب ہی دار و گیر ہوگی ف جو دعائین جنازہ کی نماز مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوئی ہین ہم اُنکو نقل کیے دیتے ہین کہ اُنکا پڑھنا جنازہ پر موجب اتباع سنت اور فائدہ بخش میت اور سبب فزونی ثواب مصلی ہی

فضیلت تکفین و صلوٰۃ و دفن

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ وَارْحَمْہُ وَعَافِہٖ وَاعْفُ عَنْہُ وَاَکْرِمْ نُزُلَہٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَہٗ وَاغْسِلْہُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّہٖ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا نَقَّیْتَ الثَّوْبَ الْاَبْیَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْہُ دَارًا خَیْرًا مِّنْ دَارِہٖ وَاَھْلًا خَیْرًا مِّنْ اَھْلِہٖ وَزَوْجًا خَیْرًا مِّنْ زَوْجِہٖ وَاَدْخِلْہُ الْجَنَّۃَ وَاَعِذْہُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ ف دیگر اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ

توفیتہ منا فتوفہ علی الایمان اللھم لا تحرمنا اجرہ ولا تفتنا بعدہ

دیگر

اللھم ان فلان بن فلان فی ذمتک وحبل جوارک فقہ من فتنۃ القبر و عذاب النار وانت اھل الوفاء والحق اللھم اغفر لہ وارحمہ انک انت الغفور الرحیم

دیگر

اللھم انت ربھا وانت خلقتھا وانت ھدیتھا الی الاسلام وانت قبضت روحھا وانت اعلم بسرھا وعلانیتھا جئنا شفعاء فاغفر لہ

ادائے دین

فصل عبداللہ بن عمرو بن العاص رضؓ سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی راہ مین مارا جانا سب چیز کا کفارہ ہو جاتا ہے۔ مگر دین روایت کیا اسکو مسلم نے ف صاحبو شہادت سے بڑھکر کیا چیز ہے جب دین اس سے بھی معاف نہوا اور کس عمل سے معاف ہوگا اس سے دین کی بڑی سختی معلوم ہوتی ہے اکثر لوگ اسکا خیال نہین کرتے اس مقدمہ مین کئی بدپرہیزیان ہوتی ہین۔ سب سے پہلے بلا ضرورت کسیکا مدیون ہو جانا اکثر ایسے ہی ہوتا ہے کہ فضولیات کے لیے قرض لیا جاتا ہی بہت کم ایسا اتفاق ہوتا ہی جو مصیبت کے مارے قرض لیتے ہون اور مصیبت زدون کو ملتا کب ہی اکثر مالدار اہل جائداد کو ملتا ہے تو فرمایئے اُسپر کیا بلا نازل ہوئی ہے کہ خواہ مخواہ بیٹھے بٹھلائے قرض دار ہوا اور قرضداری بھی یا تو کسی شادی مین برباد کرنے کو یا کوئی عالیشان محل تیار کرنے کو یا رسوم غمی مین جو اکثر خلاف عقل اور خلاف شرع ہین اڑانیکو غرض نام آوری کے کامون مین صرف کرنے کو قرض ہوتا ہے پھر خدا کے فضل سے نام بھی نصیب نہین ہوتا اور اگر نام بھی ہوا تو اسکی کیا قیمت ہی اور پھر کل کو اُس سے بڑھکر جو بدنامی ہوگی اُسکی کچھ پروا نہین۔

قرض و دین کے نقصان

دوسری بدپرہیزی یہ کہ اپنے زیور یا جائداد کو محفوظ رکھنا اور دوسرون سی قرض لینا اکثر سودی قرض ملتا ہی چند روز مین دوگنے چوگنے ہوکر وہ تمام زیور اور جائداد برباد ہو جاتی ہی اور خسارہ اور گناہ رہا گھاتے مین بس اگر ایسی ہی ضرورت ہی تو ہرگز موجود چیز کی محبت نکرو خدا تعالیٰ پھر عطا فرماینگے اپنی راحت و عافیت کے مقابلہ مین زیور و جائداد کیا بلا ہی تیسری بدپرہیزی

صدق المعاملہ

یہ کر لیکر بے فکر ہو جاتے ہین یہ نہین کہ اسکا خیال رکھین تھوڑا تھوڑا ادا کرتے رہین اپنی بعض غیر ضروری مصارف کو روک کر اپنی آمدنی مین سے پس انداز کر کے کچھ کچھ ہو بچائی رہین بدنام ہوتے ہین ذلیل ہوتے ہین نادہند مشہور ہو جاتے ہین اعتبار جاتا رہتا ہی لوگ معاملہ کرنے ہوئے ڈرتے ہین ۔ اور سب سی طرہ یہ کہ مواخذہ آخرت سر پر البتہ جو سخت ضرورت مین قرض لے اور ادا کی پوری فکر ہو حدیث مین آیا ہے کہ اللہ تعالی ایسے دین کے ذمہ دار ہین خواہ دنیا مین ادا کرا دین یا آخرت مین صاحب حق کو راضی کر دین **فصل** ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تاجر سچا امانت دار ہمراہ ہوگا انبیاء اور صدیقین اور شہداء کے روایت کیا اسکو ترمذی اور دارمی اور دار قطنی نے حکیم بن حزام سے روایت ہی کہ اگر بایع و مشتری سچ بولین اور اپنے اپنے مال کے عیب و صواب کو ظاہر کر دین ان دونون کے لیے بیع مین برکت ہوتی ہے اور اگر پوشیدہ رکھین اور جھوٹ بولین مٹا دی جاتی ہے برکت اُن دونون کے معاملہ کی روایت کیا اسکو بخاری و مسلم نے عبد اللہ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے طلب کرنا کسب حلال کا فرض ہے بعد فرض معہود (نماز روزہ وغیرہ) کے روایت کیا اسکو بیہقی نے شعب الایمان مین رافع بن خدیجؓ سے روایت ہی کہ آپ سے پوچھا گیا یا رسول اللہ کونسی کمائی سب سی زیادہ پاک ہی آپ نے فرمایا دستکاری اور وہ تجارت جو دغا فریب سے خالی ہو روایت کیا اسکو احمد نے جابرؓ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین داخل ہوگا جنت مین وہ گوشت جو بڑھا ہو حرام سے اور جو گوشت حرام سے بڑھا ہو اُسکے لائق تو دوزخ ہی ہے روایت کیا اسکو احمد اور دارمی نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین جابرؓ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالی کی رحمت ہو اُس شخص پر کہ نرم ہو بیچنے کے وقت اور خرید کرنیکے وقت اور اپنا حق مانگنے کیوقت روایت کیا اسکو بخاری نے **ف** ان احادیث سے کئی باتین معلوم ہوئین ۔ اوّل یہ کہ کسب حلال فرض ہی یعنی جسکے لئے کوئی طریق حلال معاش کا بجز کسب کے نہو دوسرے یہ کہ سب کمائیون مین بہتر دو چیزین ہین دستکاری اور تجارت یعنی غریبون کے لیے دستکاری اور مالدارون کے لیے تجارت تیسرے یہ کہ معاملہ مین صدق و امانت کا لحاظ رکھین

دغا فریب نکرین ورنہ اسمین برکت نہین ہوتی چوتھے یہ کہ معاملات مین زیادہ تنگی نکیا کرین کہ ایک ایک کوڑی پر رال ٹپکاتے پھرین یا ذرا سے مطالبہ کیلئے دوسرے کی جان کھا جاوین آدمیت اور مروت بھی کوئی چیز ہے۔ پانچوین یہ کہ حرام خوری کا انجام آتش دوزخ ہی معاملات فاسدہ و باطلہ کی تفصیل کتب فقہ و علماء سے تحقیق کر لینا ضرور ہے دو چار کے نام جو کثرت سی پھیل رہی ہین لکھی دیتا ہون کسی چیز پر کئی آدمیون کا ملکر چیٹھی ڈالنا سود لینا دینا اسمین بنک اور ڈاکخانہ کا منافع بھی آگیا ابھی مال اپنے قبضہ مین نہین آیا فقط بیچک آنے پر معاملہ کر لینا تصویر دار کتاب یا موضوع قصہ جسمین ہے نبی یا اہلبیت و صحابہ کیطرف نسبت ہو چھاپنا سنار یا صراف وغیرہ سے چاندی یا سونیکا زیور کم و بیش چاندی یا سونے سے یا ادھار خرید نا بیچنا۔ روپیہ کے کچھ پیسے اب لیکر کچھ دوسری وقت لینا فصل فرمایا اللہ تعالی نے اور مت چھپاؤ گواہی کو اور جو چھپاویگا گواہی کو سو اسکا دل گنہگار ہوگا زید بن خالد رضی سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تمکو خبر دون سب سے اچھے گواہ کی یہ وہ شخص ہی جو گواہی دیدے قبل اسکے کہ اس سے درخواست کیجاوی روایت کیا اس کو مسلم نے ف اس آیت و حدیث سی معلوم ہوا کہ گواہی کا چھپانا درست نہین بلکہ اگر ایک شخص کا حق ضایع ہو رہا ہے اور اس شخص کو گواہ نہین ملتے اور ہمکو اس واقعہ کا مشاہدہ اور اطلاع ہی اور اس شخص کو یہ بات معلوم نہین کہ یہ میرے واقعہ سے واقف ہین ایسی وقت مین خود گواہی دینے کو مستعد ہو جانا چاہیے اُسکی درخواست کا انتظار نکرے کیونکہ اسکو ہمارا شاہد ہونا معلوم نہین اسوجہ سی درخواست نہین کرتا البتہ اگر بعد ہمارے جتلا دینے کے پھر وہ ہماری گواہی نہ چاہے تو خواہ مخواہ عدالت مین خود حاضر ہوکر گواہی دینا ضرور نہین اور یہ حکم سچی گواہی کا ہی اور جھوٹی گواہی جیسا آج کل بکثرت رائج ہی بڑا گناہ ہی خریم بن فاتک سی روایت ہی کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھی جب آپ فارغ ہوے سو کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ جھوٹی گواہی کو شرک کے برابر قرار دیا گیا ہے (یعنی قرآن مجید مین) آپ نے اسکو تین بار فرمایا پھر آپ نے یہ آیت پڑھی فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ الخ یعنی بچو تم پلید چیز سے یعنی بتون سے اور جھوٹ بات سے روایت کیا اسکو ابوداؤد نے اس آیت مین شرک اور قول زور کو ایک جگہ لائے ہین اس سے معلوم ہوا کہ دونون مین کچھ مناسبت ہی اسی طرح جھوٹا مقدمہ جھوٹی نالش دائر کرنا یا جھوٹا حلف کرنا

نہایت وبال عظیم ہی ابی ذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص دعوی کرے ایسے حق کا جو واقع مین اسکا نہو سو وہ شخص ہم مین سے نہین رہا اور اسکو چاہیے کہ اپنا ٹھکانا جہنم مین بنالے روایت کیا اسکو مسلم نے اور ابو امامہؓ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص قطع کرے حق کسی مسلمان آدمی کا (یہ قید اتفاقی ہے حق محترم سب کا برابر ہی) اپنی حلف سے سو بہ تحقیق واجب کرے گا اللہ تعالی اسکے لیے دوزخ کو اور حرام کرے گا اُس پر جنت کو کسی شخص نے عرض کیا کہ اگرچہ وہ تھوڑی چیز ہو یا رسول اللہ آپ نے فرمایا اگرچہ پیلو کی لکڑی ہی کیون نہو روایت کیا اسکو مسلم نے اسیطرح جھوٹے مقدمہ کا وکیل بننا بھی حرام ہی اللہ تعالی نے فرمایا ہے وَلَا تَكُنْ لِلْخَائِنِينَ خَصِيمًا الی آخرہ **فصل** ارشاد فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اے جماعت جوانون کی جو شخص تم مین بی بی کو رکھ سکے (یعنی نان ونفقہ بھی ہو اور صحبت پر بھی قادر ہو) تو وہ نکاح کرلے کیونکہ اُس سے نگاہ نیچی رہتی ہی اور شرمگاہ محفوظ رہتی ہے روایت کیا اسکو بخاری ومسلم نے **ف** اور جس شخص کو قدرت یا حاجت نہو اُسکو نکاح کرنا ضرور نہین **فصل** ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شروع کرو اُس شخص سے جو تمہارے عیال مین ہو روایت کیا اسکو بخاری ومسلم نے اور ارشاد فرمایا سب سے افضل وہ دینار ہی جسکو آدمی اپنی عیال پر خرچ کرے روایت کیا اسکو مسلم نے اور ارشاد فرمایا کافی ہی آدمی کو گنہگار ہونے کے لیے یہ کہ ضائع کردے اس شخص کو جسکا قوت اسکے ذمہ ہی روایت کیا ابوداؤد نے **ف** اگر آدمی کے پاس زیادہ مال نہو تو غیرون کی نسبت عیال کا زیادہ حق ہی ایسی سخاوت شرعًا محمود نہین کہ اپنے تو ترستے رہین دوسرون کو بھرتا رہی البتہ اگر سب کی خدمت کرسکتا ہے تو سبحان اللہ اس سے بہتر کیا ہے **ف** اور غلام نوکر خدمتگار بھی عیال کے حکم مین ہین اُنکی مدارات ومواساۃ بھی ضرور ہی کسی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مین خادم سے کسقدر معاف کیا کرون فرمایا ہر روز ستر مرتبہ روایت کیا اسکو ترمذی نے مراد یہ کہ ہر بات مین اُسپر سختی کرنا اور اس سے تنگ ہونا نہ چاہیے جس آدمی سے بہت سی راحت پہنچتی ہی اگر ایک آدھ تکلیف بھی ہو جائے صبر کرے اور اُسکو معذور سمجھے **فصل** ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالی کا راضی ہونا والد کے راضی ہونے مین ہی اور اللہ تعالی کی ناخوشی والد

کی ناخوشی مین ہی روایت کیا اسکو ترمذی نے ابن مسعودؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ سب سی بڑھکر
عمل کونسا ہی فرمایا نماز پڑھنا اپنے وقت پر انھون نے عرض کیا کہ پھر کونسا عمل آپ نے فرمایا ماں
باپ کی خدمت کرنا انھون نے عرض کیا کہ پھر کونسا عمل آپنے فرمایا جہاد کرنا اللہ تعالی کی راہ مین
روایت کیا اسکو بخاری و مسلم نے ف اور بہت سی آیات واحادیث اس باب مین وارد ہین آجکل
اس مین بہت کوتاہی کیجاتی ہی اللہ تعالی صحیح سمجھ اور نیک توفیق عطا فرمائین ۔ فصل فرمایا رسول (تربیت اولاد)
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کی تین لڑکیان ہون کہ انکو علم وادب سکھلاوے اور ان کی
پرورش کرے اور ان پر مہربانی کرے اس کے لیے ضرور جنت واجب ہو جاتی ہے روایت کیا اسکو
بخاری نے ادب مین اور بخاری نے ادب مین ابن عمرؓ سے روایت کیا ہی کہ جیسا تمہارے
والد کا تمپر حق ہی اسیطرح تمہاری اولاد کا بھی تمپر حق ہی ف چونکہ اولاد سے طبعی محبت ہوتی ہے
اس لیے اس حق کے بیان کرنے مین شریعت نے زیادہ اہتمام نہین فرمایا اور لڑکیون کو چونکہ حقیر (صلہ رحم)
سمجھتے ہین اسلیے انکی تربیت کی فضیلت بیان فرمائی فصل ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے جنت مین داخل نہوگا جو شخص ناتہ دارونسے بدسلوکی کرے روایت کیا اسکو بخاری (اطاعت آقا)
ومسلم نے فصل ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غلام جب خیر خواہی کرے اپنے آقا کی اور
اچھی طرح بجالاوے عبادت اپنے پروردگار کی سو اسکو دوہرا ثواب ملیگا روایت کیا اسکو بخاری (حکومت مین عدل کرنا)
نے فصل ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات آدمی ہین جنکو اللہ تعالی قیامت کے دن
عرش کا سایہ عطا فرماوینگے ۔ ایک انمین سے حاکم عادل ہی روایت کیا اسکو بخاری ومسلم نے
فصل ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تمکو پانچ چیزون کا حکم کرتا ہون جنکا (اتباع جماعت)
اللہ تعالی نے مجکو فرمایا ہے سننا ماننا اشاعت دین کرنا ہجرت کرنا جماعت کے ساتھ رہنا کیونکہ جو
شخص جماعت سے ایک بالشت بھی نکلا اُس نے اسلام کا حلقہ اپنی گردن سے نکال پھینکا مگر یہ کہ پھر جماعت
مین چلا آوے روایت کیا اسکو ترمذی اور نسائی نے ف یعنی عقائد واعمال مین جماعت اہل حق کی
متابعت کرے اور علامت اہل حق ہونے کی یہ ہے کہ وہ جماعت کتاب وسنت کے موافق چلتے ہون
اور موافقت کتاب وسنت کی کھلی علامت سلف صالحین کے ساتھ تشبہ ہی جسقدر صحابہ
وتابعین کے ساتھ مشابہت ہوگی اس کو کتاب وسنت سے زیادہ موافقت ہوگی۔

اطاعت حکام

فصل فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مین تمکو وصیت کرتا ہون کہ اللہ تعالی سے ڈرتے رہو اور کہنا سنو اور مانو اگرچہ حبشی غلام ہی کیون نہو روایت کیا اس کو ابو داؤد نے
ف اگرچہ حبشی غلام قاعدہ شرعیہ سے امام وخلیفہ نہین ہو سکتا مگر شرع مین جسطرح امام خلیفہ کی اطاعت واجب ہی اسی طرح سلطان کی بھی یعنی جسکو تسلط وشوکت حاصل ہو جاوی اور مسلمان اُسکے سایۂ حمایت مین امن وعافیت سے رہ سکین سو سلطان ہونے کے لیے وہ شرائط نہین جو امامت و خلافت کے لیے ہین البتہ اسلام شرط ہی لقولہ تعالی وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ الآیۃ اور اگر کافر حاکم سے معاہدہ ہو جاوے اس معاہدہ کا پورا کرنا واجب ہی لقولہ تعالی وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ الخ البتہ اگر شرعی ضرورت اس عہد کے توڑنے کی ہو تو اُس کو اول اطلاع اس معاہدہ کے اُٹھ جانے کی کردے لقولہ تعالے فَانْبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَآءٍ- ورنہ غدر کا سخت گناہ ہے لقولہ تعالی اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَآئِنِيْنَ-

اصلاح باہمی

فصل فرمایا اللہ تعالی نے اگر دو جماعتین مسلمانون مین سے لڑنے لگین تو اصلاح کر دو اُنکے درمیان پھر بھی اگر ایک زیادتی کرے دوسرے پر تو اُس سے لڑو جو زیادتی کرتا ہی یہان تک کہ لوٹ آوے خدائے تعالی کی طرف- فقط
اس سے دو باتین معلوم ہوئین ایک تو یہ کہ اول لڑائی کرنے والون مین صلح کی کوشش کرو دوسرے یہ کہ اگر پھر بھی ایک ظلم پر کمر باندھے تو مظلوم کو تنہا مت چھوڑ دو بلکہ اسکی مدد کرو اور ظالم کے ظلم کو دفع کرو-

اعانت کار خیر

فصل فرمایا اللہ تعالی نے ایک دوسرے کی مدد کرو نیک کام اور تقوی پر- ف اس زمانے مین اگر کوئی شخص نیک کام کرنے کو کھڑا ہوتا ہے لوگ اُسکا سارا بوجھ اُسی کے ذمے ڈال دیتے ہین اور اُسکا شخصی کام سمجھتے ہین کوئی اسکی بات تک نہین پوچھتا اس آیت سے تاکید معلوم ہوئی کہ سب کو اسکی مدد حسب قدرت اور جس طرح ممکن ہو کرنا ضرور ہے-

امر بالمعروف ونہی عن المنکر

فصل فرمایا اللہ تعالی نے تم لوگون مین ایک ایسی جماعت ہونی چاہیے کہ نیکی کیطرف بلاتے ہون اور اچھی بات کا حکم کرین اور بری بات سے روکین اور یہی لوگ ہین فلاح پانیوالے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص تم مین سے کوئی برائی دیکھے اسکو اپنے ہاتھ سے مٹا دینا چاہیے اور اگر یہ قدرت نہو تو زبان سے منع کرے اور اگر یہ بھی نہو سکے تو اپنے دل سے اُسکو برا جانے اور یہ ایمان کا

بہت ہی کمزور درجہ ہی روایت کیا اس کو مسلم نے ف اس سے معلوم ہوا کہ امر بالمعروف و
نہی عن المنکر بقدر استطاعت واجب ہی جو ہاتھ سے مٹا سکے جیسے حاکم گھر کا مالک کسی مجمع کا افسر وہ
ہاتھ سے مٹا دے جو زبان سے روک سکے جیسے واعظ ناصح یا جسکی بات چلتی ہو وہ زبان سے کہے
ورنہ خاموشی بہتر ہے فتنہ و فساد سے کیا فائدہ بس دل سے اسکو برا جانے اور اگر دل سے بھی نفرت
نہو تو ایمان کا خدا ہی حافظ ہے واجب تو اتنا ہی ہی باقی اگر کسی شخص کو ہمت ہو اور باوجود خوف
کے پھر بھی تمام مصائب و تکالیف کی برداشت کر سکے تو بہت بڑی اولوالعزمی ہے۔
قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَاصْبِرْ عَلٰی مَا اَصَابَكَ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۔ اقامت حدود
فصل ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم کرنا ایک حد کا اللہ تعالیٰ کی حدود میں سے
بہتر ہے چالیس دن کی بارش سے اللہ تعالیٰ کے ملک میں روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے اور
ارشاد فرمایا قائم کیا کرو حدود اللہ کو اپنوں میں اور غیروں میں اور نہ پکڑے تمکو اللہ کی راہ میں کسی
ملامت کرنیوالے کی ملامت روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے ف حدود وہ سزائیں ہیں جو شریعت میں
بعض معاصی پر مقرر ہیں انمیں کسی کی رعایت جائز نہیں وہ مثل نماز روزہ کی فرض ہیں اسمیں
تصرف کرنا جیسے نماز روزہ میں تصرف کرنا اور جن افعال پر سزا مقرر نہیں اسمیں سزا دینا تعزیر
ہے یہ حاکم کی رائے پر ہے۔ اسمیں کمی کرنا کسی مصلحت سے رعایت و درگذر کرنا جائز بلکہ بعض مواقع
پر بہتر ہے جیسا کہ ایک حدیث میں مذکور ہی فصل اشاعت دین کرنا اور اسکے فضیلت میں بکثرت اشاعت دین
احادیث وارد ہیں فصل ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان نہیں جس شخص ادائے امانت
میں صفت امانت داری نہیں روایت کیا اسکو احمد نے اور طبرانی نے ایک حدیث نقل کی
ہی کہ خیرخواہی کرو علم میں کیونکہ علم میں خیانت کرنا مال میں خیانت کرنے سے سخت ہی۔ یعنی کسی قرض دینا
کو علم میں دھوکا مت دو غلط بات مت بتلاؤ جو نہ آتی ہو کہدو کہ ہم نہیں جانتے۔
فصل ابن ماجہ میں حدیث ہی کہ صدقہ دینے سے دس گنا ثواب ملتا ہی اور کسیکو قرض دینے سے
اٹھارہ گنا ثواب ملتا ہی۔ فقط وجہ اسکی ایک تو یہ ہی کہ صدقہ تو بدون حاجت بھی مانگ لیا جاتا
ہی اور قرض حاجتمند ہی مانگتا ہی۔ دوسرے یہ کہ صدقہ دیکر بے فکری ہو جاتی ہی قرض دیکر اسکی طرف
التفات اور تعلق لگا رہتا ہی اور دیر میں وصول ہونے سے خصوصاً جب اپنی حاجت کے وقت وصول ہو سخت

کلفت ہوتی ہے اسوجہ سے اسکا ثواب زیادہ ہی۔ نکتہ اٹھارہ مین یہ ہی کہ اصل مین اسکا ثواب صدقہ سے مضاعف ہی یعنی صدقہ مین ایک روپیہ کا ثواب برابر دس روپیہ کے ملتا ہے تو اسمین ایک ایک کی جگہ دو دو ملتے ہین تو کل بیس روپیہ ہوئے لیکن چونکہ اس نے اپنا روپیہ وصول کر لیا دو روپیہ اس مین سے گھٹ کر اٹھارہ رہ گئے واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔

مدارات ہمسایہ

فصل فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر یقین رکھتا ہو اپنے پڑوسی کو نہ ستائے روایت کیا اسکو بخاری و مسلم نے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احسان کرو اپنے پڑوسی سے ہو جاؤ گے تم ایمان والے روایت کیا اسکو ترمذی نے اور ایک حدیث مین وارد ہی کہ یہ بات حلال نہین کہ خود پیٹ بھر کر کھا لیوے اور پڑوسی بھوکا پڑا رہی

حسن معاملہ

فصل فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تاجر لوگ قیامت کے روز فاجر ہو کر اٹھائے جاوینگے مگر جسنے اللہ کا خوف کیا اور پاک معاملہ کیا اور سچ بولا روایت کیا اسکو ترمذی نے۔ ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ ایک شخص نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر تقاضا کسی حق کا کیا اور بہت سختی کی آپکے صحابہؓ نے اسکی تنبیہ کا ارادہ کیا آپ نے فرمایا اسکو کچھ مت کہو اس لیے کہ حق دار کو کہنے کا حق ہی اور اس کے لیے ایک اونٹ خرید دو لوگون نے عرض کیا کہ اسکے اونٹ سے اچھا ملتا ہے

انصاف در ادائے حق

آپ نے فرمایا وہی خرید کر دو بس بیشک تم سب مین اچھا وہ شخص ہی کہ دوسرے کا حق اچھی طرح ادا کرے روایت کیا اسکو بخاری و مسلم نے **ف** صاحبو آپ نے حضور کی خوش معاملگی دیکھی آپ سے کوئی ذرا تقاضا کرتا ہی تو مزاج بگڑ جاتا ہے افسوس بدنام کنندۂ بزرگان ہم ہی لوگ ہین

تدبیر اندر مال حلال

فصل ارشاد فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے ناپسند کیا ہی مال کا ضائع کرنا روایت کیا اسکو شیخین نے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِیرًا یعنی مال کو اڑاؤ مت **ف** مال حلال کی قدر کرنا چاہیئے اسکو یہ یاد نہ کرے مال پاس رہنے سے نفس کو اطمینان رہتا ہے ورنہ پراگندہ روزی پراگندہ دل چنانچہ حدیث شریف مین وارد ہی کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون پر ایک ایسا زمانہ آئیگا کہ اسمین کوئی چیز کام نہ آئیگی بجز دینار و درم کے روایت کیا اسکو احمد نے یعنی جسکے پاس روپیہ ہوگا وہ حرام کسب سے حرص سے حسد سے دین فروشی سے سوال و ذلت سے امرا کے دروازون پر جانے اور انکی خوشامد کرنے سے ظالمون کے ظلم و ستم سے اپنے

دین وعلم کو برباد وخوار کرنے سے بدولت مال کے بچا رہیگا اس لیے ہاتھ تھام کر خرچ کرنا چاہیے فضولیات مین خرچ نکرے گو مباح ہی کیون نہو اور غیر مشروع مین خرچ کرنا تو صریح حرام ہی اُسکا ذکر ہی کیا خصوصًا جو لوگ اہل تعلق ومجبوس اسباب ہین اُن کو تو یہ امر بہت ضروری ہی بلکہ جسقدر آمدنی ہو اسمین سے جتنا ممکن ہو پس انداز کرتا رہے محتاجی بیری قحط وسختی کے زمانہ مین کام آوے اسمین کوئی گناہ نہین اگر اچھی نیت ہو تو ثواب ہی جیسا وارد ہی نِعْمَ الْمَالُ الصَّالِحُ لِلرَّجُلِ الصَّالِحِ

فصل

شیخین نے روایت کیا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کے حقوق مسلمان پر پانچ ہین (ان مین دو یہ فرمائے) سلام کا جواب دینا اور چھینکنے والے کو جواب دینا ف قرآن مجید مین ہی کہ جب تم کو کوئی سلام کرے تو اُس سے اچھا جواب دو یا ویسا ہی لوٹا دو اس سے معلوم ہوا کہ سلام کی جواب مین سر ہلا دینا یا ہاتھ اُٹھا دینا کافی نہین اسیطرح سلام کا صیغہ حدیث شریف مین ہے السلام علیکم یا اسکے قریب قریب الفاظ آئے ہین - آداب بندگی کورنش یہ سب بدعت سیئہ ہی خیر اگر کوئی سلام کے لفظ سے بہت ہی برا مانے تو اُس کو حضرت سلامت یا تسلیم یا تسلیمات کہنے تک گنجائش معلوم ہوتی ہے چھینکنے والے کا جواب یہ معنی کہ جب کوئی چھینک لے کر الحمد للہ کہے تو اُسکے جواب مین یرحمک اللہ کہنا چاہیے -

فصل فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لاضرر ولاضرار نہ ایک طرف سے ضرر پہنچنا چاہیے نہ دونون طرف سے روایت کیا اسکو دارقطنی نے اور ارشاد فرمایا آپنے مسلمان تو وہ شخص ہی جسکی زبان اور ہاتھ سے لوگ بچے رہین روایت کیا اسکو بخاری نے ف دوسری حدیث سے مسلمانونکو پہلی حدیث سے عام مخلوق کو ضرر پہنچانے کو منع فرمایا - گو وہ زبانی ضرر ہو مثلاً کسیکو گالیان دینا غیبت وشکایت کرنا یا ہاتھ سے مارنا ظلم کرنا -

فصل عقبہ بن عامر رض سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جتنی چیزین لہو ولعب کی ہین سب بیہودہ ہین مگر ایک تو کمان سے تیر پھینکنا دوسرے گھوڑے کو سدھانا تیسرے اپنی بیوی سے ملاعبت کرنا یہ تینون کھیل فائدہ کے ہین روایت کیا اسکو ترمذی نے ف یعنی اکثر دل بہلانے کی چیزین وقت عزیز کے ضائع کرنیوالی اور لغو ہین مگر یہ تینون چیزین یا جو اِن کی مثل ہو جسمین کوئی

ستعدبہ فائدہ ہو اُن کا مضائقہ نہین یہان سی شطرنج گنجفہ چوسر اور ہزارون لغویات کا حال
معلوم ہوسکتا ہے بلکہ اُن کے آثار مذمومہ مین اگر غور کرکے دیکھا جائے تو باطل سی بڑھکر
کسی اور لقب کے مستحق ہین اور جو فائدے اسمین بیان کیے جاتے ہین عقلاء کے نزدیک باد در مشت
سے زیادہ اُنکی وقعت نہین ہے۔

فصل ایک حدیث شریف مین آیا ہے کہ ایک شخص چلا جاتا تھا راہ مین کوئی خار دار شاخ
پڑی دیکھی اُسکو ہٹا دیا تھا کہ چلنے والون کو تکلیف نہ پہونچے اللہ تعالی نے اسکی قدر کی اسکو
بخش دیا شیخین کی حدیث مین اسکو تمام شعب الایمان مین ادنیٰ فرمایا ہے اور اسی پر
بفضلہ تعالی خاتمہ ہو گیا شعب ایمان کے بیان کا

دعا و شکر

یا الٰہی صدقہ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ اس رسالہ کو جسطرح اپنے فضل سے اتمام کو
پہونچایا اسیطرح شرف قبولیت سے مشرف بھی فرمائیے اور مسلمانون کے حق مین اسکو مفید و نافع
کیجئے کہ اس کو سمجھکر اور عمل کرکے اپنے ایمان کو کامل بنا دین اور سب کے طفیل و برکت سے اس نا کارہ کو ایمان
کامل بخشکر اس رسالہ کو وسیلۂ نجات و ذریعہ اپنے قرب و رضامندی کا کیجیے ع این دعا از من و از
جملہ جہان آمین باد و بحمد اللہ سبحانہ و تعالی قد وقع الفراغ من تسویدہا الذی ہو تبییضہا لخمس عشر خلون
شہر اللہ المحرم الحرام یوم الخمیس ۱۳۱۵ھ من الہجرۃ فی بلدۃ الکانفور بمدرسۃ جامع العلوم الملحقۃ بجامع
البلدۃ صانہما اللہ تعالی عن النصب والہموم ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم وتب علینا انک انت
التواب الرحیم ولا تواخذنا ان نسینا او اخطأنا ربنا ولا تحمل علینا اصرا کما حملتہ
علی الذین من قبلنا ربنا ولا تحملنا ما لا طاقۃ لنا بہ واعف عنا و
اغفر لنا وارحمنا انت مولانا فانصرنا علی القوم
الکافرین سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون
وسلام علی المرسلین والحمد للہ
رب العلمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ضمیمۂ مفیدہ

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْثِرُوْا ذِکْرَ ہَاذِمِ اللَّذَّاتِ یَعْنِی الْمَوْتَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
چونکہ تکمیل ایمان کی اعمال صالحہ واخلاق فاضلہ سے ہوتی ہی جیساکہ رسالہ ہذا مین مذکور ہوا
اور تحصیل ان اعمال واخلاق کی بوجہ نسیان آخرت وحُبِّ دنیا کے دشوار ہورہی ہی اسلیے
اس مرض کا علاج حدیث مذکور مین یہ فرمایا گیا کہ تم موت کو زیادہ یاد کیا کرو اس سے سب
کام بنجاتے ہین اور ظاہر ہے کہ موت کی یاد وہی ہے کہ اسکے سب اگلے پچھلے حالات متعلقہ پیش
نظر کیے جاوین اس لیے اس مضمون کا ایک قصیدہ سلیس حضرت شیخ سعدیؒ کے کلام سے
نقل کرتے ہین کہ اس کو گاہ گاہ مطالعہ کرکے سفر آخرت مین چست وچالاک ہون

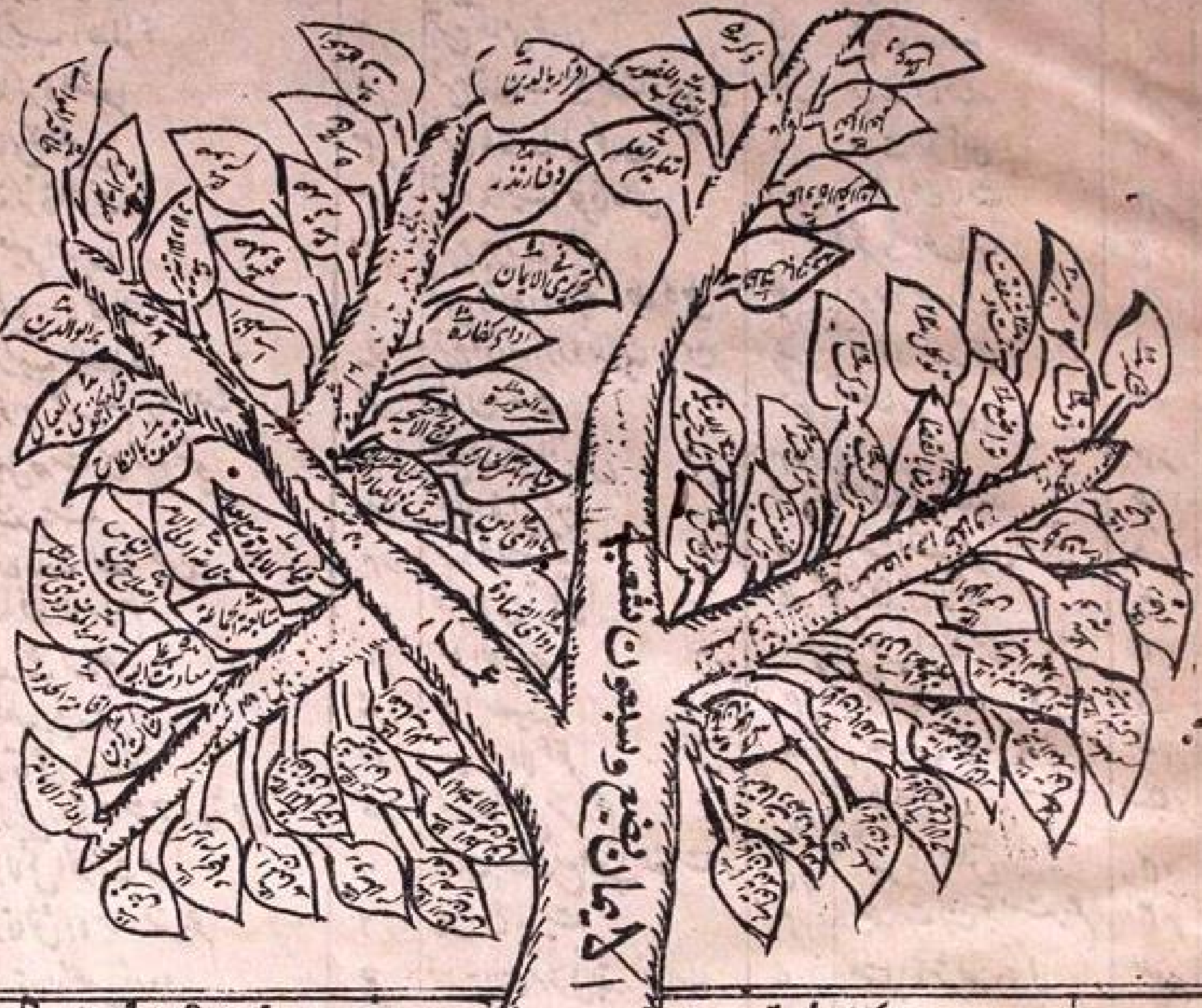
قصیدہ

روزے کہ زیرِ خاک تن ما نہان شود	۱	آنہا کہ کردہ ایم یکایک عیان شود
یارب بہ فضل خویش ببخشاے بندہ را	۲	آن دم کہ عازم سفر آن جہان شود
بیچارہ آدمی کہ اگر خود ہزار سال	ق ۳	مہلت بیابد از اجل وکامران شود
ہم عاقبت چو نوبتِ رفتن بدو رسد	۴	با صد ہزار حسرت ازینجا روان شود
فریاد ازان زمان کہ تنِ نازنین ما	۵	بربستر ہوان عجب نژند و ناتوان شود
اصحاب را چو واقعۂ ما خبر کنند	۶	ہر دم کسے برسم عیادت روان شود
وانکس کہ مشفق ست دلش مہربان ماست	۷	در جستن دوا بہ بر این و آن شود
وانگہ کہ چشم بر رُخ ما افگند طبیب	۸	در حال ما چو فکر کند بدگمان شود
گوید فلان کشراب طلب کن کہ سود نیست	۹	ما را بدان امید بسے در زیان شود
شاید کہ یک دو روز دگر ماند عمر او	۱۰	وان یک دو روز بر سر سود و زیان شود
یاران و دوستان ہمہ در فکر عاقبت	۱۱	کاحوال بر چگونہ و حال از چسان شود

١٢ تا آن زمان که چهره بگردد ز حال خویش | وان رنگ ارغوانی ما زعفران شود
١٣ وان رنج درد جود بنوعی اثر کند | کز لاغری بسان یکی ریسمان شود
١٤ در ورطهٔ هلاک فتد کشتی وجود | نیز از عمل بماند دلی بادبان شود
١٥ آمد شه ملائکه در وقت قبض روح | چون بنگریم دیدهٔ ما خون فشان شود
١٦ باید که در چشیدن آن جام زهرناک | شیرینی شهادت ما در زبان شود
١٧ یارب مدد ببخش که ما را در آن زمان | قول زبان موافق قول جنان شود
١٨ ایمان ما ز غارت شیطان نگاه دار | تا از عذاب و خشم تو جان در امان شود
١٩ فی الجمله روح و جسم ز هم مفترق شود | مرغ از قفس بر آید و در آشیان شود
٢٠ جان ار بود پلید شود در زمین فرو | ور پاک باشد او بر آسمان شود
٢١ آواره در سرای بیفتد که خواجه مرد | وز بام و زیر خانه پر آه و فغان شود
٢٢ از یک طرف غلام بگرید بهای های | وز یک طرف کنیز بزاری کنان شود
٢٣ دُرِّ یتیم گوهر یک دانه را ز اشک | جزع دو دیده پر ز عقیق یمان شود
٢٤ تابوت و پنبه و کفن آرند و مرده شوی | اوراد و ذکر آن ز کران تا کران شود
٢٥ آرند نعش تا بلب گور و هر که هست | بعد از نماز باز سر خان و مان شود
٢٦ هر کس رود به مصلحت خویش و جسم ما | محبوس و مستمند در آن خاکدان شود
٢٧ پس منکر و نکیر بپرسند حال ما | دین جمله حکمها ز پی امتحان شود
٢٨ گر کرده ایم خیر و نماز و خلاف نفس | آن خاکدان تیره بما گلستان شود
٢٩ ور جرم و معصیت بود و فسق کار ما | آتش در و فتد بلحد هم دخان شود
٣٠ یک هفته یا دو هفته کم و بیش صبح و شام | با گریه دوست همدم و همداستان شود
٣١ حلوا سه چار صحن شب جمعه چند بار | بهر ریا بخانهٔ هر گورخوان شود
٣٢ وان همسر عزیز که از عده دست داشت | خواهد که باز بستهٔ عقد فلان شود
٣٣ میراث گیر کم خرد آید به جستجوی | پس گفتگوی بر سر باغ و دکان شود
٣٤ نامی ز ما بماند و اجزای ما تمام | در زیر خاک باغم و حسرت نهان شود

وانگاہ چند سال برین حال بگذرد	۳۵	آن نام نیز گم شود و بے نشان شود
وان صورتِ لطیف شود جملہ زیر خاک	۳۶	وان جسم زورمند کفے استخوان شود
از خاک گور خانۂ ما خشت ہا زنند	۳۷	وان خاک و خشت دستکش گل گران شود
دوران روزگار بسا بگذرد بسے	۳۸	گاہے شود بہار و دگر گہ خزان شود
تا روز رستخیز کہ اصنافِ خلق را	۳۹	تنہا ز ہر عرض قرین روان شود
حکم خدائے عز و جل کائنات را	۴۰	در فصل ہر فصیلہ بہ کلی روان شود
از گفتن و شنیدن و از کردہائے بد	۴۱	در موقفِ محاسبہ یک یک عیان شود
میزان عدلِ نصب کنند از برائے خلق	۴۲	یک سر سبک بر آید و یک سر گران شود
ہر کس نگہ کند بہ بد و نیک خویشتن	۴۳	آنجا یکے غمین و یکے شادمان شود
بندند باز بر سر دوزخ پل صراط	۴۴	ہر کس ازو گذشت مقیم جنان شود
وانکس کہ از صراط بہ لرزید پائے او	۴۵	در خواری و عذاب ابد جاودان شود
اشرار را حرارت دوزخ کند قبول	۴۶	و ابرار را عنایت حق سائبان شود
پس روئے ہمچو ماہ ز خجلت شود سیاہ	۴۷	پس قد ہمچو تیر ز ہیبت کمان شود
بس شخص بینوا کہ ورا از علو قدر	۴۸	عشرت سرائے جنت اعلی مکان شود
بس پیر مستمند کہ در گلشن مراد	۴۹	بوئے بہشت بشنود و نوجوان شود
مسکین اسیر نفس و ہوا کاندران مقام	۵۰	با صد ہزار غصہ قرین ہوان شود
ہر سگے کہ از برائے مطیعان کشد خدا	۵۱	عاصی چگونہ بر سر آن برگ خوان شود
حزم دلے کہ در حرم آبا د امن و عیش	۵۲	حق را بجان لطف و کرم میہمان شود
این کار دولت است ندانند کسے یقین	۵۳	سعدی یقین بجنت خلدت چسان شود

تمام شد



ضرب الله مثلا کلمۃ طیبۃ کشجرۃ طیبۃ

اصلها ثابت وفرعها فی السماء

ان کے علاوہ جملہ علوم وفنون کی کتابین ہمارے کارخانہ سے بصیغہ ویلو روانہ ہون گی

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
ابوداود محشی عربی	ص/	انوار سہیلی مصطفائی	عـه/	تذکرة الاولیا اردو	عمر/ ۱۲/
اخلاق محسنی فارسی	۶/	بوستان فارسی انتظامی	۱۰/	خلاصة التفاسیر کامل	عـه
ابن خلدون عربی	۸/	بدیع الزمان ہمدانی عربی	۵/	تاریخ فرشتہ مقالہ دوم	۵/
ابن ہشام عربی	۸/	بہشتی زیور کامل فی حصہ	۳/	تاریخ فرشتہ مقالہ دوم اردو	۵/
انشاء خلیفہ مترجم اردو	۳/	بہشت گلزار ۱۴ و ۵	۱/	تحفۃ الاخیار	۴/
ارشاد الطالبین قاضی ثناء اللہ		بحر الاسرار مترجم عربی اردو	۶/	تفسیر موضح القرآن	سے/
صاحب فارسی	۱۲/	تاریخ الخلفا عربی	عـه/	تفسیر عزیزی تبارک الذی	عـه/
ارژنگ چین	۱۲/	تفسیر عزیزی پارہ عم	۱۴/	ترتیب الاطفال	۱۲/
اخوان الصفا عربی	۰/	تاریخ تیموری	۱۲/	تسہیل الفرائض عربی	۵
بقدر نقصان	عمر/	تفسیر مرادیہ رزاقی	۱۲/	تسہیل الفرائض اردو	۵

نام کتاب	قیمت
تقویۃ الایمان	۱۰/
ترتیب الصلوٰۃ	۴/
تذکرۃ الشعرا	۵/
تاریخ ابلیس	۳/
تذکرۃ الموت	۱/
تعلیم الدین	۶/
تکمیل الایمان	۲/
ترکیب الصلوٰۃ	۱/
جواہر خمسہ ہر پنج حصہ	عہ
چہل حدیث مع شرح تسخیر	۔
چند پند	۴/
حکایات الصالحین	۴/
حافظ الاسلام	۱۰/
حدیث اربعین	۱۰/
خطبہ پکیٹ	۔/
دقائق الحقائق	۶/
دلائل الخیرات مترجم دو ترجمہ	عہ
دلائل الخیرات خورد	۶/
دقائق الاخبار مترجم	۶/
درۃ الناصحین اردو	عہ
دیوان حافظ مترجم اردو	عا/
دیوان حضرت علی عربی	۸/
دیوان مراد	۱۰/
درود اکبر	۔/
دیوان متنبی مع شرح	عہ/
دستور [illegible]	۴/
ذکر الشہادتین	۴/
ذخیرہ کرامت حصہ اول	۸/
ذخیرہ کرامت حصہ دوم	۱۲/
رفاہ المسلمین	۳/
زواجر ہندی	۴/
زلیخا انتظامی	۸/
زاد الآخرۃ فارسی	۱۰/
زلیخا مترجم اردو	۱/
سراجی	۱/
سکندر نامہ	۱۳/
سراج الرقیم	۱۰/
سکندر نامہ مترجم اردو	عہ

نام کتاب	قیمت
شرح سلم ملا مبین عربی	۱۰/
شرح جامی عربی	عا/
شرح تہذیب مع تحفہ شاہجہانی	۱۲/
شرح مائۃ عامل کلاں	۸/
شرح ہدایت النحو فارسی	۱۰/
شرح جزری	۲/
شرح وقایہ اردو چہار جلد کامل	۸/
شرح وقایہ اردو جلدین اولین	۴/
شان رحمت	
شرح میزان المنطق	۴/
صلوٰۃ الرحمن	۶/
صراط المستقیم	۵
صراح مع قراح	عا
علم الفرائض	۲/
علم الصیغہ	۴/
علاج الاعظم	۔/
عقائد نسفی مترجم	۰/
غیاث اللغات مع منتخب اللغات و	عا
چراغ ہدایت	۴/
فتوح الشام عربی بقدر نصاب	۷/
فضیلۃ الذکر	۳/
فیوض رحمانی	۵
قیامت نامہ فارسی	۱/
قصہ زنگبار	۲/
قلیوبی عربی	عہ/
قرآن شریف مترجم رزاقی	للعہ
قرآن نقل نظامی رزاقی	۴/
کاغذ رسمی	
ایضاً کاغذ گندہ	عا/
قصص الانبیا کلاں	عہ/
قرآن دو ترجمہ بر حاشیہ	۷
تفسیر جلالین و تفسیر عباسی کاغذ عمدہ	
قصائد ابن فارض مترجم مع شرح فارسی اردو	۱۴/
گلستان انتظامی	۷/
بلوغ العرش	۔/
کافیہ مع شرح سید شریف	۶/

نام کتاب	قیمت
کلید مثنوی شرح مثنوی نصف دفتر	عہ ۲
کلیات امدادیہ	۸/
لباب الاخبار	۴/
لغات القرآن	۶/
منتخب الحکایات	۴/
مخزن الحساب	۴/
مولود سعدی	۱/
مولود سعیدی	۱/
مفتاح النجی	۱/
مطول	۱۲/
مفتاح الصلوٰۃ	۵/
منیۃ المصلی عربی	۸/
مشارق الانوار	عہ ۸
منتخب النفائس	۱۴/
مختصر معانی	عہ ۹
مصباح الصلوٰۃ	۵/
مظاہر حق	عـ۵/
مجموعہ منطق	۴/
منبہات ابن حجر مترجم	۳/
مشکوٰۃ شریف عربی	للعہ
منتخب اللغات	۱۴/
مجموعہ خطب دوازدہ ماہی مترجم	۱۰
مجموعہ خطب دوازدہ ماہی مولوی محمد اسمٰعیل صاحب	۱۲
مجموعہ خطب دوازدہ ماہی عربی	۴/
مفید القاری	۴/
مرآۃ الحور	۳۰/
مفصل محشی	عہ
مسائل موتے	۲/
مجموعہ فتاوی مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب اردو	عا/
مجالس الابرار مترجم	للعہ
نفحۃ الیمن بقدر نصاب	۸/
نظم دلکشا	۱/
وصیۃ النبی	۲/
ہدایۃ النحو	۴/
ہفت ہیکل مع ترجمہ سورۃ	۱/